بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلسہ سالانہ نمبر

17/24 ذیقعدہ 1426 ہجری
20/27 فتح 1384 ہش 20/27 دسمبر 2005
Postal Reg. No. PB/ 0154 /2003/ to 2005

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 54 شمارہ 51-52
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن بذریعہ بحری
ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام
پیاروں کے ساتھ ہوں

اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

اے مسرور یقیناً میں
تیرے ساتھ ہوں

(الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - تذکرہ)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک نزول در قادیان پر

حاضرین جلسہ و قارئین بدر
کی خدمت میں ہدیۂ تبریک

یا امیر المؤمنین اھلاً و سھلاً ومرحبا آیۂ فتح مُبین اھلاً و سھلاً ومرحبا

قدرت ثانیہ کے دور خامس کا مبارک آغاز

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22/اپریل 2003 کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلا خطاب فرمانے کے لئے تشریف لاتے ہوئے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلا خطاب فرماتے ہوئے

پہلا خطاب فرمانے کے بعد بیعت عام لیتے ہوئے

بیعت کا ایک اور منظر

بیعت کے بعد دعا کراتے ہوئے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض اہم شخصیات سے ملاقات

صدر مملکت بینن ہز ایکسیلینسی جنرل ماتھیو کریکو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ

غانا کے صدر مملکت ہز ایکسیلینسی John Ajyekum Kufuor حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

بورکینا فاسو کے صدر اور وزیر اعظم کی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

جلسہ سالانہ نمبر

24/17 ذیقعدہ 1426 ہجری
27/20 فتح 1384 ہش 27/20 دسمبر 2005
Postal Reg. No. PB/0154/2003/to 2005

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو

ارشاد باری تعالیٰ......

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِى لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O (النور)

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو، اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ O وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۤءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ O وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (ال عمران ایت ۱۰۳ تا ۱۰۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے۔ اور ہرگز نہ مرومگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شائد تم ہدایت پا جاؤ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاۤءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاۤءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَاشَاۤءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَاۤءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ (مسند احمد صفحہ 273/4 مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المؤمنین کا مبارک نزول در قادیان

اھلاً و سھلاً و مرحبا

ہندوستان کے احمدیوں کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اس وقت قادیان دارالامان میں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار سے سیراب ہو رہے ہیں آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کر رہے ہیں اور آپ کی ربانی باتوں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وہ مبارک خلیفہ ہیں جن کا نام لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بشارت دی تھی ''انی معک یا مسرور'' کہ اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ الہام ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حق میں ہے اور آپ وہ مبارک وجود ہیں جن کے متعلق الہاماً معیت خداوندی کا وعدہ ہے پس ان دنوں یہ مبارک وجود ہم میں موجود ہے۔ جس کو قرب الٰہی کا شرف حاصل ہے اور خدا والوں کی صحبت اور ان کا قرب یقیناً انسان کو خدا والا بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی مقربین کے متعلق ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یایھا الذین آمنو اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کی صحبت اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے طفیل اس الہام کی برکات ہمیں بھی نصیب ہو جائیں اور ہم میں سے ہر ایک خوشنودی خداوندی کا حقدار ہو جائے آمین۔ آج سے ٹھیک 14 سال قبل سرزمین قادیان پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود ہوا تھا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ تشریف آوری قادیان دارالامان میں کسی بھی خلیفہ وقت کی چوالیس سال کے طویل عرصہ بعد ہوئی تھی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تقسیم ملک کے وقت سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قادیان سے ہجرت ایک ایسا دلگداز واقعہ تھا جس کے نتیجہ میں قادیان دارالامان سُونا سُونا ہو گیا تھا اور یہاں کے در و دیوار دن رات اُس مبارک وجود کی یاد میں تڑپتے تھے۔ تین صد تیرہ درویشان قادیان یہاں موجود تھے اور وہ اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح قادیان کی عزت و سربلندی اور اس کے وقار کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں آہستہ آہستہ درویشان کی شادیاں ہوئیں بھارت کے دیگر علاقوں میں ان کے جسمانی تعلقات قائم ہوئے اور پھر بھارت میں بھی جماعتیں سرگرم ہوئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دن رات کی دُعاؤں اور آپ کی راہنمائی سے قادیان میں رونق کے دن بحال ہونے لگے لیکن پھر بھی خلیفہ وقت کی جسمانی عدم موجودگی کا احساس ہر وقت درویشان کرام اور بھارت کی جماعتوں کے دلوں میں کسی کانٹے کی طرح چبھتا رہتا تھا یہاں تک کہ تقسیم ملک کے 18 سال بعد 1965ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور سرزمین قادیان کے اہالیان جو پہلے ہی خلیفہ وقت کی جدائی میں تڑپ رہے تھے آپ کی وفات سے سخت بے چین و حزین ہو گئے اُدھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا آپ کے بابرکت دور خلافت کے سترہ سال میں بھی اہل ہند نے اپنے محبوب خلیفہ کی آمد کا بڑی بے چینی سے انتظار کیا بالآخر خلافت ثالثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو 1982ء میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر عطا فرمائے۔ آپ کے دور میں پاکستان میں جاری جماعت احمدیہ کی مخالفانہ مہم پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی پاکستان کے حکمران جماعت کی روز افزوں ترقی سے گھبرا کر خلیفہ وقت پر تشدد کرنے اور اس کی روحانی آواز کو بند کرنے کے مکروہ منصوبے بنانے لگے۔ اِدھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے سامان کئے، باوجود شدید مخالفت کے معجزانہ طور پر آپؒ بحفاظت لندن ہجرت فرما گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت پر بشری تقاضوں کے تحت اہل قادیان و اہل ہندوستان اور بھی بے چین ہوئے انہیں دن رات ایک طرف پاکستان کے احمدی بھائیوں کی تکلیفیں ستانے لگیں اور دوسری طرف وہ اس غم سے بے حال ہوئے جاتے تھے کہ خلیفۃ المسیح بجائے نزدیک ہونے کے اُن سے اور بھی دور ہو گئے۔ پہلے تو کبھی کبھار ویزے کی سہولت ملنے پر سفر کی نزدیکی کی وجہ سے ربوہ جا کر حضور انور کے دیدار ہو جاتے تھے اب لندن کون جائے گا خیر انہی بشری خیالات میں گم سم دن گزرنے لگے لیکن بھارت کے احمدیوں کو کیا معلوم تھا کہ بظاہر نظر آنے والے ان ناپسندیدہ حالات میں بھی خدا کی خیر و برکت پوشیدہ ہے۔ پھر 1984ء کے بعد مزید چھ سال گزرے اور پھر آیا 1991 کا سال۔ جی ہاں وہی سال جس سے ٹھیک ایک سو سال قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا تھا اور جس کے نتیجہ میں شدید مخالفت ہوئی لیکن اس مخالفت کی پروانہ کرتے ہوئے خدا کے اس پیارے مسیح و مہدی نے اسی سال دارالامان میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا اعلان فرمایا۔

بھارت کی جماعتوں کو کیا معلوم تھا کہ وہ 1991ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور جلسہ سالانہ کی صد سالہ جوبلی اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ منائیں گے قادیان میں حضور رحمہ اللہ کی آمد کے اعلانات ہونے شروع ہوئے انتظار کی گھڑیوں میں مزید بے چینی پیدا ہوئی وہ بے چینی جو خوشیوں اور اُمیدوں میں لپٹی ہوئی تھی جو عزم و وفا سے بھری ہوئی تھی اور جو دن رات دُعاؤں سے معمور تھی ہر ذی نفس سوچتا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا اعلان تو ہو گیا ہے لیکن کیا ایسا ہو بھی پائے گا کیا یہ خواب پورا ہو جائے گا انہی دُعاؤں میں بالآخر 16 دسمبر 1990ء کا وہ مبارک دن آیا جبکہ چوالیس سال کے بعد خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پھر سے اہل ہند کی سرزمین پر پڑے حضور دہلی تشریف لائے اور پھر 19 دسمبر کو بذریعہ ریل قادیان پہنچے۔ 19 دسمبر کا دن وہ دن تھا جس روز پہلی بار قادیان دارالامان میں ریل کی آمد ہوئی تھی اور اس سے ایک روز قبل 18 دسمبر 1928ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور حضور رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ آپ بذریعہ ریل ہی قادیان تشریف لائیں گے چنانچہ 19 دسمبر کو مغرب و عشاء کے درمیانی وقت حضور رحمہ اللہ قادیان تشریف لائے تب اہالیان قادیان و ہندوستان کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے نتیجہ میں حضور پرنور کو ہم سے دور نہیں بلکہ نزدیک تر کر دیا تھا۔ اتنا نزدیک کہ پھر آپ سے ہماری ملاقات ہوگئی نہ صرف ملاقات بلکہ بے شمار ترقیات کی منازل کو ہم نے طے کیا ہم پہلے چلتے تھے پھر تیزی سے دوڑنے لگے اور دوڑ میں بھی ہماری رفتار کئی گنا بڑھ گئی لاکھوں سعید روحیں جماعت میں شامل ہوئیں اور قادیان و ہندوستان کے حالات تیزی سے بدلنے لگے اور ہم نے ہر میدان میں ترقیات کے ریکارڈ قائم کئے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان تشریف آوری کو 14 سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس دوران 19 اپریل 2003ء کو آپ کی وفات ہوگئی اور قدرت ثانیہ کے مظہر خامس سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن فرما دیا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے آپ کے متعلق آپ کی خلافت سے قریباً سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ ''انی معک یا مسرور'' (الہام 1907ء) اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں۔ پس خلافت خامسہ میں ہم لوگوں کو یہ عظیم خدائی بشارت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق نام لیکر یہ خوشخبری عطا فرمائی ہے کہ آپ کو ہر آن خدا تعالیٰ کی معیت حاصل رہے گی۔ ضمناً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے الہامات جہاں عظیم بشارات کے حامل ہوتے ہیں وہاں ان میں یہ امر بھی پنہاں ہوتا ہے کہ مخالفین کی مخالفتیں اشرار کی شرارتیں اور جماعت کو حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کے نتیجہ میں حاسدین کے حسد پیچھا تو کریں گے لیکن چونکہ ہمارے پیارے امام کو خاص طور پر معیت الٰہی نصیب ہے اس لئے اللہ تعالیٰ مخالفین کے تمام منصوبوں کو ناکام و نامراد کر دے گا اور اس میں ہم متبعین کیلئے بھی بشارت و نصیحت ہے کہ ہم اس خلیفہ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس کی کامل پیروی و اطاعت کو اپنی زندگیوں کا نصب العین بنالیں جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی معیت ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں ہی ہم کو بھی معیت الٰہی کا شرف حاصل ہوگا اور اسی کے نتیجہ میں ہی ہم کو مستقبل میں ذاتی اور جماعتی ترقیات بھی حاصل ہوں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے تیسرے سال ہی ارادہ فرمایا کہ آپ جلسہ سالانہ 2005 پر قادیان تشریف لا کر پیاسی روحوں کو آب بقا پلائیں گے۔ حضور انور کا یہ ارادہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ انشاء اللہ قادیان و ہندوستان پر اس بار جو روحانی سورج طلوع ہونے والا ہے اس کی کرنیں جلد جلد تمام دنیا کو اپنے نور سے بھر دیں گی۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

یہ خاص نمبر جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کی خوشی میں اپنی استعداد کے مطابق آپ کے اڑھائی سالہ دور سعید کی عظیم کامرانیوں پر مشتمل ایک جھلک کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ امید ہے قارئین کو یہ نمبر پسند آئے گا ایک بار پھر ہم اپنے محبوب امام کو دل کی گہرائیوں سے اھلاً و سھلاً و مرحباً عرض کرتے ہوئے بھارت کی تمام خوش قسمت جماعتوں کو تحفۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(منیر احمد خادم)

مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں

اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللّٰہ لا غلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کیساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اِس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

الوصیت

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا

﴿منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہے شکر ربِ عزّوجلّ خارج از بیاں — جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے — چلنے لگی نسیم عنایات یار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے — پھل اس قدر پڑا کہ میووں سے لد گئے
لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں — جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے — اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا — اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں — مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو — کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو — اس یار کیلئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا — گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا — میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
کچھ ایسا فضل حضرت ربّ الوریٰ ہوا — سب دشمنوں کے دیکھ کے اوساں ہوئے خطا
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا — میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر — کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی — مرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا — اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

میں ساری جماعت کو دُعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مرزا مسرور احمد صاحب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ "**تو ہماری جگہ بیٹھ جا**" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے

امیر المومنین حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانشینی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بتاریخ 12 ستمبر 1997ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 12 دسمبر 1997ء میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی آئندہ جانشینی کا عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ذکر فرما دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ہم قارئین بدر کے ازدیاد ایمان کیلئے حضور رحمہ اللہ کے مذکورہ خطبہ جمعہ مطبوعہ بدر 16/23 اپریل 1998ء سے وہ اقتباس ذیل میں درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (ادارہ)

"اب میں اس مضمون کو جاری رکھنے سے پہلے **حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب** کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے وہاں بھی مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولیوشن کے طور پر بھی پھیلائی گئی ہے، ان تفاصیل میں مَیں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر چسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں، یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں**۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلا شبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی بیحد انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل دیئے اور میں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مراد نہ ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ الہامات میں مَیں بھی داخل ہوں۔ وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے عَمَّرَهُ اللهُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ، اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔ خلافِ توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی۔

پھر فرمایا "اَمَّرَهُ اللهُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان الہامات کے جو ترجمے تذکرہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگا دیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے 'اُس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا'، یعنی مال و دولت دے گا۔ "اَمَّرَهُ اللهُ" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، "اَمَّرَهُ اللهُ" کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہٖ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریحات دوسرے الہامات کی روشنی میں اس ترجمے کو جو تذکرے کے نیچے چھپا ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا کہا۔ مولوی دوست محمد صاحب جو ماشاء اللہ اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۵ء میں جب تذکرے کی اشاعت پر ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے وہ عبارت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشئے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشئے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی یا مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے ربوہ سے معلوم کروا لیا ہے۔ واقعۃً یہی بات درست ہے۔ دراصل اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ جن سے بچنا محال تھا اور دوسرے دن اٹھ کر نہ صرف یہ کہ کھانا پینا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی مکھن اور گھی کی غذا، رات کو حملہ ہوا ہے، صبح اٹھ کر کہا کہ مجھے مکھن کے پراٹھے پکا کر کھلاؤ اور واقعۃً پراٹھے کھایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اترتے ہیں کہ "عَمَّرَهُ اللهُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہٖ صادق آتی ہیں۔

پھر "اَمَّرَهُ اللهُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جا سکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس (۴۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر مقامی بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے سرانجام دیا۔ "وہ بادشاہ آیا" کے الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہونگے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

خلافت کے عاشق اور فدائی، اور میں جو اُن کے سامنے ایک چھوٹا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی نظام میں ماریں بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے وفا کے ساتھ ایستادہ ہوئے ہیں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور کے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق، تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں، رد کرنے کے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا سن کر۔ بارہا میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا، نہ بھائی دیکھا، نہ عزیز دیکھا۔ اگر وہم گزرا کہ خلافت کے متعلق یہ غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کر دیا۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں پورا نہیں ہوا جو یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق الہامات بیٹے کے لئے پورے ہوا کرتے ہیں۔ اب یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں، اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق بعینہٖ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔

پس یہ سارے الہامات اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کر دی ہیں ان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ **یہ آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔** اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔

یہاں پچھلے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کرتا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا لمبا سفر کیا، نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ انگلستان دیکھتے ہوئے کہا مجھے تو اب یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ انگلستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمنی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا، ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ یہاں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ پڑتا تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کرتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ پس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ **مگر وہ شخص جس کے متعلق الہامات دنیا میں باقی رہے ہوں اس کا جانا بھی ایک فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں، اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔** پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بار بار مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بار بار دیکھتا ہوں، میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ بچے نہیں تم نے دیکھے، فائزہ سے کہا، جو خلیفہ کے ساتھ پھرتے ہیں، ادھر اُدھر دوڑے پھرتے ہیں، ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ وقت کا خلیفہ ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک حملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی پھر نجات ملی۔

بے حد بہادر انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق، اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ، خوف، اور بچوں کو کمتا خیال رکھیں۔ اگر کوئی تاخیر ہو جائے کہیں سے آنے میں مثلاً ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آنا چاہئے تھا مگر دیر میں آیا تو بے انتہا گھبراہٹ تھی، ٹہلتے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو، کسی مہلک حادثے کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے۔ ناظر اعلیٰ بھی اور اپنے بچے مسرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر اسی طرح باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی انانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح، غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی پر اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیارا۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے "تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کے حالات و خدمات قبل از خلافت

☆ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 15 ستمبر 1950ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم و محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔

☆ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں۔

☆ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔

☆ 1967ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔

☆ 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکنامکس میں حاصل کی۔

☆ 31 جنوری 1977ء کو آپ کی شادی مکرمہ سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ مرحومہ و مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ 2 فروری کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

☆ آپکو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی مکرمہ امۃ الوارث فاتح صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب نواب شاہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب حال متعلم لندن سے نوازا ہے۔

☆ 1977ء میں وقف کر کے نصرت جہاں سکیم کے تحت اگست 1977ء میں غانا روانگی۔

☆ غانا میں 1977ء تا 1985ء بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا 2 سال، ایسارچر 4 سال، اور پھر 2 سال احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا کے مینیجر رہے۔ آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

☆ 1985ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور 17 مارچ 1985ء سے نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔
18 جون 1994ء کو آپکا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہو گیا۔
10 دسمبر 1997ء کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر ہوئے۔ اور تا انتخاب خلافت اس منصب پر مامور رہے۔
اگست 1998ء میں صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے۔

☆ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت بھی خدمات بجالاتے رہے۔

☆ 1994ء تا 1997ء چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ اسی عرصہ میں آپ صدر تزئین ربوہ کمیٹی بھی تھے۔ آپ نے گلشن احمد نرسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز بنانے کیلئے ذاتی کوشش اور نگرانی فرمائی۔

☆ 1988ء تا 1995ء ممبر قضا بورڈ رہے۔

☆ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سال 77-76ء میں مہتمم صحت جسمانی، 85-84ء میں مہتمم تجنید سال 86-85ء تا 89-88ء مہتمم مجالس بیرون اور 90-89ء میں نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان رہے۔

☆ انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت و صحت جسمانی 95ء اور قائد تعلیم القرآن 95ء تا 97ء رہے۔

☆ 1999ء میں ایک مقدمہ میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ 30 اپریل کو گرفتار ہوئے اور 10 مئی کو رہا ہوئے۔

☆ 22 اپریل 2003ء کو لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات آپکے بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہونے کا اعلان ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 53 سال ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور اشاعت دین کے کاموں میں روح القدس کی تائید سے نوازے۔ آمین۔ (منقول از www.alislam,org 23.4.03)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ　　　　ھـو النـاصـــر

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے

بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے

خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام)

جان سے پیارے احباب جماعت!　　　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا رب کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا‘‘۔ (الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرما دیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کرسکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا‘‘۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام　خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس　　　(لندن۔ ۱۱ رمئی ۲۰۰۳ء)

خلافت حقہ اسلامیہ

تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برموقعہ جلسہ سالانہ 1956

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (النور)

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور کئی خلفاء راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اے خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھنے والے مومنو! (چونکہ یہاں خلافت کا ذکر ہے۔ اس لئے منوا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہوسکتا ہے۔ پس یہ آیت مبائعین کے متعلق ہے غیر مبائعین کے متعلق نہیں کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے) اور اے خلافت حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کیلئے کوشش کرنے والو! تم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم ان کیلئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کیلئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا میں جاری رکھے گا اور اگر ان پر کوئی خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کر کے امن کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی اُن سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید کو دنیا میں قائم کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ یعنی مشرک مذاہب کی تردید کرتے رہیں گے اور اسلام کی توحید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔

خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے، اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا۔ میں اگر پیشگوئی کرتا تو مجھ پر الزام ہوتا کہ میری پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی۔ بلکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافہ ہو گے اور اس کے مطابق عمل کرو گے تو پھر میں خلافت کو تم میں قائم رکھوں گا پس اگر خلافت تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافہ نہیں رہو گے کافر بالخلافہ ہو جاؤ گے اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے۔

خلافت حقہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ خلافت حقہ اسلامیہ اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافت موسویہ یہود یہ دو حصوں میں تقسیم تھی، ایک دور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا۔ اور ایک دور حضرت عیسیٰؑ سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دور ہیں ایک دور رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع ہوا اور اس کی ظاہری شکل حضرت علیؓ پر ختم ہو گئی اور دوسرا دور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاء اللہ یہ دور قیامت تک رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافہ قائم رہا اور خلافت کے قیام کیلئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ما کانت نبوۃ قط الاتبعتھا خلافۃ (جامع الصغیر للسیوطی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی غیر قومیں آ کر مسلمانوں پر حکومت کریں گی جو زبردستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسے ہی خلافت پھر جاری کر دی جائے گی۔ (مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے۔ ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی کہ کچھ ان میں سے موسیٰؑ کے تابع نبی بنائے اور کچھ ان میں سے بادشاہ بنائے۔ اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے وہ اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ عیسائی اس کیلئے انتخاب کرتے ہیں اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں۔ جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ پھر ان سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ کما استخلف الذین من قبلھم۔

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا یعنی جس طرح موسیٰؑ کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا میں خلافت قائم کر دوں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعودؑ آ جائے گا تو جس طرح مسیح ناصریؑ کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدیؐ سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدی مسیح کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجنے لگ گئے۔ مگر محمدی مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی ہے بلکہ خود قران کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا۔ اور میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا۔ جیسا کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی تبھی وہ انعام پائے گی۔ اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا ہزارواں حصہ بھی انجیل میں نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیح ناصریؑ کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے۔ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔

(تذکرہ طبع اول صفحہ 232)

اے مسیح موعودؑ اور اس کی ذریّت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گزار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصری کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قران کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے۔ رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے پھر ملکاً عاضاً ہوگا پھر ملک جبریہ ہوگا اور اس کے بعد خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی۔

(مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی سنت میں الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت)

یعنی اگر تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آوے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دیکھ لو گو جھوٹی خلافت ہی سہی 1900 سال سے وہ اسکو لئے چلے آ رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت کو ابھی 48 سال ہوئے تو کئی بلیاں چھیچھڑوں کی خوابیں دیکھنے لگیں۔ اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

"تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو۔" (الوصیت)

سو تم کو بھی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو۔ کہ اے اللہ ہم کو مومن بالخلافت رکھیو۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تا کہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں گرا دیں۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

یہ جو میں نے "قدرت ثانیہ" کے معنی خلافت کے کئے ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:

حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے

مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی............ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے'' (بدر جون 8ء)

یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے کہ معتمدین میں سے وہ اس موقعہ پر موجود تھے اور انہوں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بیعت کی سو ان لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کرلیا کہ یہ جو ''قدرت ثانیہ'' کی پیشگوئی تھی یہ خلافت کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیت میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ تم قدرت ثانیہ کیلئے دعائیں کرتے رہو اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ مطابق حکم ''الوصیت'' ہم نے بیعت کی پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ الوصیت میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ خلافت کے متعلق تھی اور قدرت ثانیہ سے مراد ''خلافت'' ہی ہے۔ پس حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق خلافت احمدیہ کا اقرار کرلیا پھر حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ اول کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے 99% افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کر لینا اس بات کا مزید ثبوت ہوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ ''خلافت احمدیہ'' کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

آئندہ انتخاب خلافت کے متعلق طریق کار

چونکہ اس وقت حضرت خلیفہ اوّلؓ کے خاندان میں سے بعض نے اور اُن کے دوستوں نے خلافت احمدیہ کا سوال پھر اٹھایا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس مضمون کے متعلق پھر روشنی ڈالوں اور جماعت کے سامنے ایسی تجاویز پیش کروں جن سے خلافت احمدیہ شرارتوں سے محفوظ ہو جائے۔

میں نے اس سے پہلے جماعت کے دوستوں سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلیفہ وقت کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ دوسرا خلیفہ چنے مگر موجودہ فتنہ نے بتادیا ہے کہ یہ طریق درست نہیں کیونکہ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ہم خلیفہ ثانی کے مرنے کے بعد بیعت میاں عبدالمنان کی کریں گے اور کسی کی نہیں کریں گے اس سے یہ پتہ لگا کہ ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ صرف دو تین ہی آدمی اگر کسی کی بیعت کرلیں تو وہ خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے یہ بھی پتا لگا کہ جماعت میں خلفشار پیدا ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ خلفشار پیدا کرنے والا غلام رسول 35 جیسا ہی آدمی ہو اور خواہ وہ ڈاہڈا جیسا گمنام آدمی ہی ہو۔ وہ دعویٰ تو یہی کریں گے کہ خلیفہ چنا گیا ہے۔ سو جماعت احمدیہ میں پریشانی پیدا ہو گی۔ اس لئے وہ پرانا طریق جو طول عمل والا ہے میں اس کو منسوخ کرتا ہوں اور اس کے بجائے میں اس سے زیادہ قریبی طریقہ پیش کرتا ہوں بے شک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلیفے شہید بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے اور خلافت ختم بھی کی جاسکتی ہے۔

جس طرح حضرت حسنؓ کے بعد خلافت ختم ہوگئی۔ جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مشروط ہے کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت پر ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کیلئے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسنؓ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے۔ اس لئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ امام حسنؓ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا اور باوجود خلافت کے ختم ہو جانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ وہی صورت اب بھی ہوگی۔ اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کیلئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی۔ جس طرح عیسائیوں میں پوپ کی شکل میں اب تک قائم ہے۔ گو وہ بگڑ گئی ہے میں نے بتادیا ہے کہ اس کے بگڑنے کا احمدیت پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ مگر بہرحال اس فساد سے اتنا پتہ لگ جاتا ہے کہ شیطان ابھی مایوس نہیں ہوا۔ پہلے تو شیطان نے پیغامیوں کی جماعت بنائی۔ لیکن بیالیس سال کے انتظار کے بعد اس باسی کڑھی میں پھر اُبال آیا اور وہ بھی لگے مولوی عبدالمنان اور عبدالوہاب کی تائید میں مضمون لکھنے اور ان میں سے ایک شخص محمد حسین چیمہ نے بھی ایک مضمون شائع کیا ہے کہ ہمارا نظام اور ہمارا اسٹیج اور ہماری جماعت تمہاری مدد کیلئے تیار ہے شاباش! ہمت کرکے کھڑے رہو۔ مرزا محمود سے دبنا نہیں۔ اس کی خلافت کے پردے چاک کرکے رکھ دو۔ ہماری مدد تمہارے ساتھ ہے۔ کوئی اس سے پوچھے کہ تم نے مولوی محمد علی صاحب کو کیا مدد دے لی تھی۔ آخر مولوی محمد علی صاحب بھی تمہارے لیڈر تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بھی لیڈر تھے۔ ان کی تم نے کیا مدد کرلی تھی جو آج عبدالمنان اور عبدالوہاب کی کرلو گے۔ پس یہ باتیں محض ڈھکو نسلے ہیں۔ ان سے صرف ہم کو ہوشیار کیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مطمئن نہ ہو جانا اور یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ چونکہ خلافت قائم کیا کرتا ہے اس لئے کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔ تمہارے زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ سے زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفنگے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کرکے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے۔ پس اسلامی طریق پر جو کہ میں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کیلئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ شوریٰ انتخاب کرے بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظر ثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زائد کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہئے کہ صحابیت کا سرٹیفکیٹ دے دیں اور جامعۃ المبشرین کا پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت ہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا اُمیر مل کر اس کا انتخاب کریں۔

اسی طرح نظر ثانی کرتے وقت میں یہ امر بھی بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری کے امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں۔ اسی طرح ایسے تمام مبلغ جو ایک سال تک غیر ملک میں کام کر آئے ہیں اور بعد میں سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو۔ ایسے مبلغوں کی لسٹ شائع کرنا مجلس تحریک کا کام ہوگا۔ اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم سے کم ایک سال کام کیا ہو۔ ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔

مگر شرط یہ ہوگی کہ اگر وہ موقعہ پر پہنچ جائیں۔ سیکرٹری شوریٰ تمام ملک میں اطلاع دے دے کہ فوراً پہنچ جاؤ۔ اس کے بعد جو نہ پہنچے اس کا اپنا قصور ہوگا اور اس کی غیر حاضری خلافت کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ نہ یہ عذر سنا جائے گا کہ وقت پر اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ پہنچیں سیکرٹری شوریٰ کا کام ان کو لانا نہیں ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ ایک اعلان کر دے اور اگر سیکرٹری شوریٰ کہے کہ میں نے اعلان کر دیا تھا تو وہ انتخاب جائز سمجھا جائے گا ان لوگوں کا یہ کہہ دینا یا ان میں سے کسی کا یہ کہہ دینا کہ مجھے اطلاع نہیں پہنچ سکی۔ اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ نہ قانوناً نہ شرعاً یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کیلئے قابل قبول ہوگا اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے۔ میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائیگا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا۔ اسلئے اسے ڈرنا نہیں چاہئے۔

جب مجھے خلیفہ چنا گیا تھا سلسلہ تو کے بڑے بڑے لیڈر سارے مخالف ہو گئے تھے اور خزانہ میں کل اٹھارہ آنے تھے اب تم بتاؤ۔ اٹھارہ آنے میں ہم تم کو ایک ناشتہ بھی دے سکتے ہیں؟ پھر خدا تعالیٰ تم کو کھینچ کر لے آیا اور یا تو یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر صرف بارہ سو آدمی جمع ہوئے تھے اور یا آج کی رپورٹ یہ ہے کہ ربوہ کے آدمیوں کو ملا کر اس وقت جلسہ مردانہ اور زنانہ میں پچپن ہزار تعداد ہے۔ آج رات کو 43 ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ بارہ ہزار ربوہ والے ملا لئے جائیں تو 55 ہزار ہو جاتا ہے۔ پس عورتوں اور مردوں کو ملا کر اس وقت ہماری تعداد 55 ہزار ہے۔ اس وقت بارہ سو تھی۔ یہ پچپن ہزار کہاں سے آئے؟ خدا ہی لایا۔ پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہو جائے گا تو منان وہاب اور پیغامی کیا چیز ہیں؟ اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ (نعرہائے تکبیر) جماعت احمدیہ کو حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اولاد سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ کو خدا کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی اور دنیا میں کسی شریر کو جو کہ خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔

اب یہ دیکھ لو ابھی تم نے گواہیاں سن لی ہیں۔ کہ عبدالوہاب احراریوں کو مل کر قادیان کی خبریں سنایا کرتا تھا۔ اور پھر تم نے یہ بھی سن لیا ہے کہ کس طرح پیغامیوں کے ساتھ ان لوگوں کے تعلقات ہیں۔ سو اگر خدانخواستہ ان لوگوں کی تدبیر کامیاب ہو جائے تو اس کے معنے یہ تھے کہ بیالیس سال کی لڑائی کے بعد تم لوگ احراریوں اور پیغامیوں کے نیچے آجاتے تم بظاہر اس کو چھوٹی بات سمجھتے ہو لیکن یہ چھوٹی بات نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے اگر خدانخواستہ ان کی سکیم کامیاب ہو جاتی تو جماعت احمدیہ مبائعین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی اور اس کے لیڈر ہوتے مولوی صدرالدین اور عبدالرحمٰن مصری۔ اور ان کے لیڈر ہوتے مولوی داؤد غزنوی اور عطاء اللہ شاہ بخاری۔ اب تم بتاؤ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور داؤد غزنوی اگر تمہارے لیڈر ہو جائیں تو تمہارا دنیا میں کوئی ٹھکانہ رہ جائے۔

تمہارا ٹھکانہ تو تبھی رہتا ہے جب مبائعین میں سے خلیفہ ہو۔ اور قرآن مجید نے شرط لگائی ہے منکم کی یعنی وہ مبائعین میں سے ہونا چاہئے۔ اس پر کسی غیر مبائع یا

احراری کا اثر نہیں ہونا چاہئے۔ اگر غیر مبائع اور احراری کا اثر ہو تو پھر وہ نہ منکم ہو سکتا ہے اور نہ خلیفہ ہو سکتا ہے۔
پس ایک تو میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جب بھی وہ وقت آئے آخر انسان کے لئے کوئی دن آنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابھی میں نے حوالہ سنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی موت کی خبر دی اور فرمایا۔ پریشان نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ دوسری قدرت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ سو دوسری قدرت کا اگر تیسرا مظہر وہ ظاہر کرنا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ ہر انسان نے آخر مرنا ہے مگر میں نے بتایا ہے کہ شیطان نے بتا دیا ہے کہ ابھی اس کا سر کچلا نہیں گیا۔ ابھی وہ تمہارے اندر داخل ہونے کی امید رکھتا ہے۔ پیغام صلح کی تائید اور محمد حسین چیمہ کا مضمون بتاتا ہے کہ ابھی مارے ہوئے سانپ کی دُم ہل رہی ہے۔ پس اس کو مایوس کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آئندہ یہ نہ رکھا جائے کہ ملتان اور کراچی اور حیدرآباد اور کوئٹہ اور پشاور سب جگہ کے نمائندے جو پانسو کی تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں وہ آئیں تو انتخاب ہو بلکہ صرف ناظروں اور وکیلوں اور مقررہ اشخاص کے مشورہ کے ساتھ اگر وہ حاضر ہوں خلیفہ کا انتخاب ہوگا۔ جس کے بعد جماعت میں اعلان کر دیا جائے گا اور جماعت اس شخص کی بیعت کرے گی اس طرح وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ ایسا وہ مومنوں کے ہاتھ سے کرتا ہے۔ درحقیقت خلافت کوئی ڈنڈے کے ساتھ تو ہوتی نہیں۔ مرضی سے ہوتی ہے اگر تم لوگ ایک شخص کو دیکھو کہ وہ خلاف قانون خلیفہ بن گیا ہے اور اس کے ساتھ نہ ہو تو آپ ہی اس کو نہ آمدن ہوگی نہ کام کر سکے گا۔ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ چیز اپنے اختیار میں رکھی ہے لیکن بندوں کے توسط سے رکھی ہے۔ اگر صحیح انتخاب نہیں ہوگا تو تم لوگ کہو گے کہ ہم تو نہیں مانتے۔ جو انتخاب کا طریق مقرر ہوا تھا اس پر عمل نہیں ہوا۔ تو پھر وہ آپ ہی مٹ جائے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے اسے خلیفہ بنایا تو تم فوراً اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاؤ گے جس طرح 14ء میں رائے بدلنے پر مجبور ہو گئے تھے اور جوق در جوق دوڑتے ہوئے اس کے پاس آؤ گے اور اسکی بیعتیں کرو گے مجھے صرف اتنا خیال ہے کہ شیطان کیلئے دروازہ نہ کھلا رہے۔ اس وقت شیطان نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹوں کو چنا ہے جس طرح آدمؑ کے وقت میں اُس نے درخت حیات کو چنا تھا۔ اس وقت بھی شیطان نے کہا تھا کہ آدم! میں تمہاری بھلائی کرنا چاہتا ہوں میں تم کو اس درخت سے کھانے کو کہتا ہوں جس کے بعد تم کو وہ بادشاہت ملے گی جو کبھی خراب نہیں ہوگی اور ایسی زندگی ملے گی جو کبھی ختم نہیں ہوگی سو اب بھی لوگوں کو شیطان نے اسی طرح دھوکا دیا ہے کہ لو جی! حضرت خلیفہ اول کے بیٹوں کو ہم پیش کرتے ہیں۔ گو آدم کو دھوکہ لگنے کی وجہ موجود تھی۔ تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں کیونکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں کو تباہ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کا دعویٰ یہی ہے کہ یہ اپنے خاندان میں خلافت رکھنا چاہتے ہیں۔ خلافت تو خدا اور جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا اور جماعت احمدیہ بنو فارس میں خلافت رکھنے کا فیصلہ کریں تو یہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹے کون ہیں جو اس میں دخل دیں۔ خلافت تو بہرحال خدا تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے اختیار میں ہے اور خدا اگر ساری جماعت کو اس طرف لے آئے گا تو پھر کسی کی طاقت نہیں کہ کھڑا ہو سکے۔ پس میں نے یہ رستہ بتا دیا ہے۔ لیکن میں نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے جو عیسائی طریقہ انتخاب پر غور کرے گی۔ کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ (النور 13)

جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا اسی طرح تم کو بنائے گا سو میں نے کہا عیسائی جس طرح انتخاب کرتے ہیں اس کو بھی معلوم کرو۔ ہم نے اس کو دیکھا ہے گو ابھی پوری طرح تحقیق نہیں ہوئی وہ بہت سادہ طریق ہے۔ اس میں جو بڑے بڑے علماء ہیں ان کی ایک چھوٹی سی تعداد پوپ کا انتخاب کرتی ہے اور باقی عیسائی دنیا اسے قبول کر لیتی ہے۔ لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے ہی میں نے چند قواعد تجویز کر دیئے ہیں جو اس سال کی مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے تا کہ کسی شرارتی کیلئے شرارت کا موقعہ نہ رہے۔ یہ قواعد چونکہ ایک ریزولیشن کی صورت میں مجلس شوریٰ کے سامنے علیحدہ پیش ہوں گے اس لئے اس ریزولیشن کے شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پرانے علماء کی کتابیں پڑھیں تو ان میں بھی یہی لکھا ہوا پایا ہے کہ تمام صحابہؓ اور خلفاء اور بڑے بڑے ممتاز فقیہہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ خلافت ہوتی تو اجماع کے ساتھ ہے لیکن یہ وہ اجماع ہوتا ہے کہ یتیسر اجتماعھم (رسالۃ الخلافۃ صفحہ 11 مصنفہ شیخ رشید رضا مصری بحوالہ المنہاج للنووی) جن ارباب حل وعقد کا جمع ہونا آسان ہو۔ یہ مراد نہیں کہ اتنا بڑا اجتماع ہو جائے کہ جمع ہی نہ ہو سکے۔ اور خلافت ہی ختم ہو جائے بلکہ ایسے لوگوں کا اجتماع ہوگا جن کا جمع ہونا آسان ہو۔ سو میں نے ایسا ہی اجتماع بنا دیا ہے جن کا جمع ہونا آسان ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ پہنچے تو میں نے کہا ہے کہ اس کی غلطی سمجھی جائے گی۔ انتخاب بہرحال تسلیم کیا جائیگا۔ اور ہماری جماعت اس انتخاب کے پیچھے چلے گی۔ مگر جماعت کو میں یہ حکم نہیں دیتا بلکہ اسلام کا بتایا ہوا طریقہ بیان کر دیتا ہوں تا کہ وہ گمراہی سے بچ جائیں۔

ہاں! جہاں میں نے خلیفہ کی تجویز بتائی ہے وہاں یہ بھی شریعت کا حکم ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یا جن لوگوں کے متعلق پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ یا جس کو خود تمنا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو وہ مقام نہ دیا جائے تو حضرت خلیفہ اوّل کی موجودہ اولاد بلکہ بعض پوتوں تک نے چونکہ پروپیگنڈہ میں حصہ لیا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹوں یا اُن کے پوتوں کا نام ایسے انتخاب میں ہرگز نہیں آسکے گا ایک تو اس لئے کہ انہوں نے پروپیگنڈہ کیا ہے اور دوسرے اس لئے کہ اس بنا پر ان کو جماعت سے خارج کیا گیا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواب بھی بتاتی ہے کہ اس خاندان میں صرف ایک ہی پھانک خلافت کی جانی ہے اور ''پیغام صلح'' نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس سے مراد خلافت کی پھانک ہے۔ پس میں نفی کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی اولاد کی۔ اور اُن کے پوتوں تک کی یا ایسے تمام لوگوں جن کی تائید میں پیغامی یا احراری ہوں یا جن کو جماعت مبائعین سے خارج کیا گیا ہو۔ اور اثبات کرتا ہوں منکم کے تحت آنے والوں کا یعنی جو خلافت کے قائل ہوں چاہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی ذریت ہوں یا روحانی ذریت ہوں۔ تمام علماء سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی رُوحانی ذریت ہیں۔ اور جسمانی ذریت تو ظاہر ہی ہوتی ہے ان کا نام خاص طور پر لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اپنے بیٹوں کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ اب روحانی ذریت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس لاکھ ہے اور جسمانی ذریت میں سے اس وقت صرف تین فرد زندہ ہیں۔ ایک داماد کو شامل کیا جائے تو چار بن جاتے ہیں۔ اتنی بڑی جماعت کے لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے کوئی خلیفہ ہو اس کا نام اگر یہ رکھا جائے کہ میں اپنے فلاں بیٹے کو کرنا چاہتا ہوں تو ایسے قائل سے بڑا گدھا اور کون ہو سکتا ہے۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت جسمانی کے چار افراد اور دس لاکھ اس وقت تک کی ریت روحانی کو خلافت کا مستحق قرار دیتا ہوں (جو ممکن ہے میرے مرنے تک دس کروڑ ہو جائے) سو جو شخص کہتا ہے کہ اس دس کروڑ میں سے جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں کسی کو خلیفہ چن لو۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے نہایت احمقانہ دعویٰ ہے۔ میں صرف یہ شرط کرتا ہوں کہ منکم کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی خلیفہ چنا جائے اور چونکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی نسل نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ پیغامیوں کے ساتھ ہیں اور پیغامی اُن کے ساتھ ہیں اور احراری بھی ان کے ساتھ ہیں اور غزنوی خاندان جو کہ سلسلہ کے ابتدائی دشمنوں میں سے ہے۔ اُن کے ساتھ ہے اس لئے وہ منکم نہیں رہے۔ ان میں سے کسی کا خلیفہ بننے کیلئے نام نہیں لیا جائے گا۔ اور یہ کہہ دینا کہ ان میں سے خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یہ اس بات کے خلاف نہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو ان کے منہ سے وہ باتیں جو خلافت کے خلاف ہیں کہلوائیں کس نے؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کے منہ سے وہ باتیں کیوں کہلواتا؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کی یہ باتیں مجھ تک کیوں پہنچا دیتا جماعت تک کیوں پہنچا دیتا۔ یہ باتیں خدا کے اختیار میں ہیں۔ اس لئے ان کے نہ ہونے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور جماعت احمدیہ مبائعین میں سے کسی کا خلیفہ ہونا بھی بتاتا ہے کہ خدا خلیفہ بناتا ہے۔ دونوں باتیں یہی ثابت کرتی ہیں کہ خدا ہی خلیفہ بناتا ہے۔ بہرحال جو بھی خلیفہ ہوگا وہ منکم ہوگا۔ یعنی وہ خلافت احمدیہ کا قائل ہوگا اور جماعت مبائعین میں سے نکلا ہوا نہیں ہوگا۔ اسلئے میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ جو بھی خلیفہ چنا جائے وہ کھڑے ہو کر یہ قسم کھائے کہ میں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کیلئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ اور اگر میں بدنیتی سے کہہ رہا ہوں یا اگر میں دانستہ ایسا کرنے سے کوتاہی کروں تو خدا کی مجھ پر لعنت ہو۔ جب وہ یہ قسم کھا لے گا تو پھر اس کی بیعت کی جائے گی اس سے پہلے نہیں کی جائیگی۔ اسی طرح منتخب کرنے والی جماعت میں سے ہر شخص حلفیہ اعلان کرے کہ میں خلافت احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبائعین میں سے خارج ہو یا اس کا تعلق غیر مبائعین یا غیر احمدیوں سے ثابت ہو۔ غرض پہلے مقررہ اشخاص اس کا انتخاب کریں گے اس کے بعد وہ یہ قسم کھائے گا کہ میں خلافت احمدیہ حقہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں ان کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں جیسے پیغامی یا احراری وغیرہ باطل پر سمجھتا ہوں۔

اب ان لوگوں کو دیکھ لو۔ ان کیلئے کس طرح موقعہ تھا میں نے مری میں خطبہ پڑھا اور اس میں کہا کہ صراط مستقیم پر چلنے سے سب باتیں حل ہو جاتی ہیں۔ یہ لوگ بھی صراط مستقیم پر چلیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ پیغامی میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ حضرت خلیفہ اوّل کی ہتک کر رہا ہے۔ یہ اعلان کر دیں کہ پیغامی جھوٹے ہیں ہمارا پچھلا بیس سالہ تجربہ ہے کہ پیغامی ہتک کرتے چلے آئے ہیں اور مبائعین نہیں کرتے رہے مبائعین صرف دفاع کر [illegible] رہے ہیں۔ مگر با[illegible]جود اس کے ان کو توفیق نہیں ملی۔ [illegible]ں معافی نامے چھاپ رہے ہیں۔ [illegible] نے یہ اعلان کیا تو ہمارا اڈہ جو غیر مبائعین کا ہے، [illegible]مارا اڈہ جو احراریوں کا ہے وہ ٹوٹ جائے گا سو اگر اڈہ بر[illegible]کی فکر نہ ہوتی تو کیوں نہ یہ اعلان کرتے۔ مگر یہ اعلان [illegible]ی نہیں کیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے سنایا کہ عبد المنان نے ان سے کہا ہم اس لئے لکھ کر نہیں بھیجتے کہ پھر جرح ہوگی کہ یہ لفظ کیوں نہیں لکھا۔ وہ لفظ کیوں نہیں لکھا۔ حالانکہ اگر دیانت داری ہے تو بیشک جرح ہو حرج کیا ہے جو شخص حق کے اظہار میں جرح سے ڈرتا ہے تو اس کے صاف معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ حق کو چھپانا چاہتا ہے اور حق کے قائم ہونے کے مخالف ہے۔

غرض جب تک شوریٰ میں معاملہ پیش ہونے کے بعد میں اور فیصلہ نہ کروں اوپر کا فیصلہ جاری رہے گا۔

تمہیں خوشی ہو کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت چلی تھی واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر بھی اسی طرح چلے گی۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ میرا نام عمر نہیں بلکہ محمود ہے۔ مگر خدا کے الہام میں میرا نام فضل عمر رکھا

گیا اور اس نے مجھے دوسرا خلیفہ بنا دیا جس کے معنے یہ تھے کہ یہ خدائی فعل تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت بالکل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی خلافت کی طرح ہو۔ میں جب خلیفہ ہوا ہوں تو ہزارہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے خواب دیکھی تھی کہ میں حضرت عمرؓ کی بیعت کر رہا ہوں تو جب میں آیا تو آپ کی شکل مجھے نظر آئی۔ اور دوسرے میں نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ ان کے بائیں طرف سر پر ایک داغ تھا۔ میں جب انتظار کرتا ہوا کھڑا رہا آپ نے سر کھجلایا اور پگڑی اٹھائی تو دیکھا وہ داغ موجود تھا۔ اس لئے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں پھر ہم نے تاریخیں نکالیں تو تاریخوں میں بھی مل گیا کہ حضرت عمرؓ کو بائیں طرف خارش ہوئی تھی۔ اور سر میں داغ پڑ گیا تھا۔ سو نام کی تشبیہ بھی ہوگئی اور شکل کی تشبیہ بھی ہوگئی۔ مگر ایک تشبیہ نئی نکلی ہے وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اِس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب اپنی عمر کا آخری حج کیا تو اس وقت آپ کو یہ اطلاع ملی کہ کسی نے کہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت تو اچانک ہوگئی تھی یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے آپ کی بیعت کر لی تھی۔ پس صرف ایک یا دو بیعت کر لیں تو کافی ہو جاتا ہے اور وہ شخص خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں خدا کی قسم اگر حضرت عمرؓ فوت ہو گئے تو ہم صرف فلاں شخص کی بیعت کریں گے۔ اور کسی کی نہیں کریں گے۔ جس طرح غلام رسول نمبر 35 اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ خلیفہ ثانی فوت ہو گئے تو ہم صرف عبد المنان کی بیعت کریں گے۔ دیکھ لو یہ بھی حضرت عمرؓ سے مشابہت ہوگئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ ہم اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ فلاں شخص کی کریں گے۔ اس وقت بھی غلام رسول نمبر 35 اور اس کے بعض ساتھیوں نے یہی کہا ہے جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے یہ نہیں کیا جیسے مولوی علی محمد اجمیری نے شائع کیا تھا کہ آپ پانچ وکیلوں کا ایک کمیشن مقرر کریں جو تحقیقات کرے کہ بات کونسی سچی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک وکیل کا کمیشن مقرر نہیں کیا۔ اور کہا میں کھڑے ہو کر اس کی تردید کروں گا۔ بڑے بڑے صحابہؓ اُن کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا حضور یہ حج کا وقت ہے۔ اور چاروں طرف سے لوگ آئے ہوئے ہیں ان میں بہت سے جاہل بھی ہیں ان کے سامنے اگر آپ بیان کریں گے تو نہ معلوم کیا کیا باتیں باہر مشہور کریں گے۔ جب مدینہ میں جائیں تو پھر بیان کریں چنانچہ جب حضرت عمرؓ حج سے واپس آئے تو مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر کہا کہ اے لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت تو اچانک واقعہ تھا۔ اب اگر عمرؓ مر جائے تو ہم سوائے فلاں شخص کے کسی کی بیعت نہیں کریں گے پس کان کھول کر سن لو کہ جس نے یہ کہا تھا کہ ابوبکرؓ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی اس نے ٹھیک کہا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس جلد بازی کے فعل کے نتیجہ سے بچا لیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص ابوبکرؓ کی مانند نہیں جس کی طرف لوگ دور دور سے دین اور روحانیت سیکھنے کیلئے آتے تھے۔ پس اس وہم میں نہ پڑو۔ کہ ایک دو آدمیوں کی بیعت سے بیعت ہو جاتی ہے۔ اور آدمی خلیفہ بن جاتا ہے کیونکہ اگر جمہور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص نے کسی کی بیعت کی تو نہ بیعت کرنے والے کی بیعت ہوگی اور نہ وہ شخص جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ ہو جائے گا بلکہ دونوں اس بات کا خطرہ محسوس کریں گے کہ سب مسلمان مل کر ان کا مقابلہ کریں اور ان کا کیا کرایا اکارت ہو جائیگا حالانکہ ابوبکرؓ کی بیعت صرف اس خطرہ سے کی گئی تھی کہ مہاجرین اور انصار میں فتنہ پیدا نہ ہو جائے مگر اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کر دیا۔ پس وہ خدا کا فعل تھا نہ کہ اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ کوئی ایک دو شخص مل کر کسی کو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

پھر علامہ رشید رضا نے احادیث اور اقوالِ فقہاء سے اپنی کتاب "الخلافۃ" میں لکھا ہے کہ خلیفہ وہی ہوتا ہے جس کو مسلمان مشورہ سے اور کثرت رائے سے مقرر کریں۔ مگر آگے چل کر وہ علامہ سعد الدین تفتازانی مصنف شرح المقاصد اور علامہ نووی وغیرہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا جمع ہونا وقت پر مشکل ہوتا ہے پس اگر جماعت کے چند بڑے آدمی جن کا جماعت میں رسوخ ہو کسی آدمی کی خلافت کا فیصلہ کریں اور لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں تو ایسے لوگوں کا اجتماع سمجھا جائے گا اور وہ سب مسلمانوں کا اجتماع سمجھا جائے گا اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ دنیا کے سب مسلمان اکٹھے ہوں اور پھر فیصلہ کریں اسی بناء پر میں نے خلافت کے متعلق مذکورہ بالا قاعدہ بنایا ہے۔ جس پر پچھلے علماء بھی متفق ہیں۔ محدثین بھی اور خلفاء بھی متفق ہیں۔ پس وہ فیصلہ میرا نہیں بلکہ خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور صحابہ کرام کا ہے۔ اور تمام علمائے اُمت کا ہے جن میں حنفی، شافعی، وہابی سب شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی سے مراد یہ ہے کہ جو بڑے بڑے کاموں پر مقرر ہوں جیسے ہمارے ناظر ہیں اور وکیل ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی مومنوں کی جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے وہ مراد ایسے ہی لوگوں کی جماعت ہے۔ نہ کہ ہرِ فرد بشر یہ علامہ رشید کا قول ہے کہ وہاں بھی یہ مراد نہیں کہ ہر فرد بشر بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے آدمی (الخلافۃ صفحہ 14) پس صحابہؓ احادیث رسولؐ اور فقہاء اُمت اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت مسلمانوں کے اتفاق سے ہوتی ہے مگر یہ نہیں کہ ہر مسلمان کے اتفاق سے بلکہ اُن مسلمانوں کے اتفاق سے جو مسلمانوں میں بڑا عہدہ رکھتے ہوں یا رسوخ رکھتے ہوں۔ اور اگر ان لوگوں کے سوا چند اوباش مل کر کسی کی بیعت کر لیں تو نہ وہ لوگ مبائع کہلائیں گے اور نہ جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ کہلائے گا۔

(الخلافۃ مصنفہ علامہ رشید رضا شامی ثم المصری صفحہ ۹ تا ۱۸)

اب خلافت حقہ اسلامیہ کے متعلق میں قرآنی اور احادیثی تعلیم بھی بتا چکا ہوں اور وہ قواعد بھی بیان کر چکا ہوں جو آئندہ سلسلہ میں خلافت کے انتخاب کیلئے جاری ہوں گے۔ چونکہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا نہ معلوم میں اس وقت تک رہوں یا نہ رہوں۔ اس لئے میں نے اُوپر کا قاعدہ تجویز کر دیا ہے تا کہ جماعت فتنوں سے محفوظ رہے۔

سی شکر ہزاراں کرنے آں

اسی شکر ہزاراں کرنے آں
لکھ حمد ثناواں کرنے آں
ہتھ جوڑ سلاماں کرنے آں
اج خوشیاں دی برسات ہوئی
دن عید تے شب شبرات ہوئی
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

ساڈا سوہنا سائیں سردار آیا
سانوں دین محبتاں پیار آیا
ئے گھر گھر وچ بہار آیا
دل نچدا بھنگڑے پاندا اے
بے قابو ہو ہو جاندا اے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیا نوں

ایہہ پاک مسیحؑ دی بستی اے
ایتھے مستی کھڑ کھڑ ہسدی اے
ایہہ بستی ہسدی وسدی اے
ایہوں امن دی دنیا کہندے نیں
ایتھے لوگ فرشتے رہندے نیں
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

ایتھوں نور دا چشمہ پھٹیا سی
ایتھوں فیض دا دریا وگیا سی
ایتھوں پیار دا بوٹا اگیا سی
تُسی اس بوٹے دے مالی او
تُسی اس بستی دے والی او
اساں درویشاں مسکیناں نیں
ناچیزاں خاک نشیناں نیں
اس بستی واس مکیناں نیں
ایہوں ریجاں نال سجایا اے
ایہدا مٹی گھٹا لاھیا اے
جی آیاں نوں جی آیا نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

اساں ورھیاں راہواں تکیاں نیں
اساں ہجر جدائیاں کٹیاں نیں
اساں سدھراں دل وچ رکھیاں نیں
رب یار دا میل کرایا اے
ساڈا ڈاہڈا مان ودھایا اے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیا نوں

ساڈی جاناں تے اولاداں دے
ساڈی عزتاں تے اوقاتاں دے
تُسی مالک ساڈیاں مالاں دے
جاں واری دل سوغاتاں نیں
تُسی آگئے او کیا باتاں نیں
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیا نوں

تُسی راکھے رب دے دین دے او
تُسی وارث شاہ نشین دے او
تُسی کامے عرش نشین دے او
تُسی شاہواں دے سردار وی او
تُسی حق سچی سرکار وی او
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیا نوں

سانوں ہور کسی دی لوڑ نہیں
سانوں کسی وی شے دی تھوڑ نہیں
تاڈے ورگا تے کوئی ہور نہیں
تُسی وارث ہو پڑدادے دے
تُسی مالک او ہر پاسے دے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سراکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیا نوں

مبارک احمد ظفر لندن

خطبہ جمعہ

وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے

وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا“

مسیح موعودؑ کی خلافت عارضی نہیں ہے بلکہ یہ دائمی خلافت ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 مئی 2004ء بمطابق 21 ہجرت 1383 ہجری شمسی بمقام بادکروز ناخ (جرمنی)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور : ۵٦)

ترجمہ:۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین پر خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ شرائط عائد کی ہیں کہ ان باتوں پر تم قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود خلافت راشدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں صرف تیس سال تک قائم رہی۔ اور اس کے آخری سالوں میں جس طرح کی حرکات مسلمانوں نے کیں اور جس طرح خلافت کے خلاف فتنے اٹھے اور جس طرح خلفاء کے ساتھ بیہودہ گوئیاں کی گئیں اور پھر ان کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد خلافت راشدہ ختم ہوگئی اور پھر ملوکیت کا دور ہوا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرما دیا تھا۔ اور اس ارشاد کے مطابق ہی تھا کہ اگر تم ناشکری کرو گے تو فاسق ٹھہرو گے اور فاسقوں اور نافرمانوں کا اللہ تعالیٰ مددگار نہیں ہوا کرتا تو بہرحال اسلام کی پہلی تیرہ صدیاں مختلف حالات میں اس طرح گزریں جس میں خلافت جمع ملوکیت رہی پھر بادشاہت ہی پھر اس عرصہ میں دین کی تجدید کے لئے مجدد بھی پیدا ہوتے رہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اس کا ویسے تو میں ذکر نہیں کر رہا لیکن جو بات میں نے کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو جو خوشخبریاں دی تھیں اور جو پیشگوئیاں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنی امت کو بتائی تھیں اس کے مطابق مسیح موعودؑ کی آمد پر خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا اور یہ خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دائمی رہنا تھا اور رہنا ہے انشاء اللہ۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر خدا جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بن گئے ہیں بلکہ اس کو ماننے والوں میں شامل ہیں اور اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ یعنی دونوں زمانے شان وشوکت والے ہوں گے۔

اس آخری زمانہ کی بھی وضاحت آنحضرت ﷺ نے خود ہی فرما دی کہ وہ کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپؐ نے اس کی آیت واخرین منهم لما یلحقوا بهم پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہؓ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہؓ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو حضور ﷺ نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد وہ زمانہ ہے جب مسیح موعودؑ کا ظہور ہوگا اور اس پر ایمان لانے والے اس کا قرب پانے والے اس کی صحبت پانے والے صحابہؓ کا درجہ رکھیں گے۔ پس جب ہم کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ زمانہ پانے کی توفیق عطا فرمائی جس کو آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ کا درجہ دیا ہے تو یہ بھی ضروری تھا کہ اس پیشگوئی کے مطابق خلافت علی منہاج النبوۃ بھی قائم رہے۔ یہاں یہ وضاحت کر دی ہے جیسا کہ پہلے حدیث کی روشنی میں میں نے کہا کہ مسیح موعودؑ کی خلافت عارضی نہیں ہے بلکہ یہ دائمی خلافت ہوگی۔ اب میں حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں اس آیت کی کچھ وضاحت کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانے کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا:

ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امناً

یعنی خوف کے بعد پھر ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰؑ کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو، وعدہ کے موافق منزلِ مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا“۔

”سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔

اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے" (اور یہ وعدہ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اس وقت تک ہے جو لوگ نیک اعمال بجالاتے رہیں گے وہ ہی خلافت سے چمٹے رہیں گے) "اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی"۔

اور فرمایا کہ " چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کئی کھڑے ہو جائیں بیعت کرنے کیلئے بلکہ مختلف اوقات میں ایسے آتے رہیں گے" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-307)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خوش خبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں کبھی نہیں دیکھ سکے گا ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی دیکھ سکیں گے۔ یہ کبھی نہیں ہوگا۔ دشمن نے بڑا شور مچایا۔ بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ من بعد خوفھم امنا

کا ہمیں نظارہ بھی دکھایا۔ اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، طبیعت کمزور ہو چکی ہے اور شاید اس طرح خلافت کا کنٹرول نہ رکھ سکے اور شاید وہ خلافت کا بوجھ نہ اٹھا سکیں اور انجمن کے بعض عمائدین کا خیال تھا کہ اب ہم اپنی من مانی کر سکیں گے کیونکہ عمر کی وجہ سے بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں نہ بھی پیش کریں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کو پتہ نہیں چلے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنہ کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔ آپ فرماتے ہیں

"چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اسلئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض

خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

فرمایا: کہ " مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے"۔

(بحوالہ الفرقان خلافت نمبر مئی جون 1967 صفحہ 28)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ " کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے۔ اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے"۔ (بحوالہ الفرقان خلافت نمبر مئی جون 1967 صفحہ 28)

پھر دنیا نے دیکھا کہ آپ کے ان پر زور خطابات سے اور جو آپ نے اس وقت انجمن پر بھی براہ راست ایکشن لئے۔ جتنے وہ لوگ باتیں کرنے والے تھے وہ سب بھیگی بلی بن گئے جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور وقتی طور پر کبھی کبھی ان میں ابال آتا رہتا تھا اور مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں جا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن انجام کار سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات ہوئی اس کے بعد پھر انہی لوگوں نے سر اٹھایا اور ایک فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی، جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کر لیا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر خلافت کا انتخاب ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی جماعت خلیفہ منتخب کرے گی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کو ختم کرنے کیلئے ان شور مچانے والوں کو انجمن کے عمائدین کو یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے کوئی شوق نہیں خلیفہ بننے کا تم جس کے ہاتھ پر کہتے ہو میں بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ جماعت جس کو چنے گی میں اسی کو خلیفہ مان لوں گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں کو پتہ تھا کہ اگر انتخاب خلافت ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہی خلیفہ منتخب ہوں گے اس لئے وہ اس طرف نہیں آتے تھے۔ اور یہی کہتے رہے کہ فی الحال خلیفہ کا انتخاب نہ کروایا جائے۔ ایک دو چار دن کی بات نہیں چند مہینوں کے لئے اس کو آگے ٹال دیا جائے آگے کر دیا جائے۔ اور یہ بات کسی طرح بھی جماعت کو قابل قبول نہ تھی۔ جماعت تو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا چاہتی تھی۔ آخر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس وقت بھی مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جماعت کے کیونکہ پڑھے لکھے لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور خزانہ ہمارے پاس ہے اس لئے چند دنوں بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا اور خوف کی حالت کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمنوں کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور ان کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں۔ پھر خلافت ثانیہ میں 1934ء میں ایک فتنہ اٹھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دبا دیا اور جماعت کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ ہم پتہ نہیں کیا کر دیں گے پھر 1953ء میں فسادات اٹھے۔ جب پاکستان بن گیا اس وقت دشمن کا خیال تھا کہ اب ہماری حکومت ہے۔ یہاں انگریزوں کی حکومت نہیں رہی۔ اب یہاں انصاف تو ہم نے ہی دینا ہے اور ان لوگوں کو انصاف کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا اس لئے اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ان سخت حالات اور خوف کی حالت سے ایسا نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ جو دشمن تھے وہ تو تباہ و برباد ہو گئے وہ تو ذلیل و خوار ہو گئے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی شان کے ساتھ پھر آگے قدم بڑھاتی ہوئی چلتی چلی گئی۔

غرضیکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔ کئی زبانوں میں آپ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔ بیرونی دنیا میں مشن قائم ہوئے۔ افریقہ میں یورپ میں مشن قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر اس زمانہ میں دفاتر کا بھی نظام اتنا نہیں تھا۔ خود مبلغین کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندوپاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔ پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، رد و بدل کی۔ اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔ پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے۔ انصار اللہ خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ آپ کی دور رس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلا دوں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنہ سے بچانا ہے۔ اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں اور آج جرمنی کی خدام الاحمدیہ بھی اس سلسلہ

میں اپنا اجتماع کر رہی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں جاری فرمائی۔ پھر تحریک جدید کا قیام ہے۔ جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا اس وقت آپ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقفِ جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں تبلیغ کے لئے تھا۔ اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی ہے۔ غرضیکہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کرسکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کو بھی پورا کرنے والے ہو گئے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:۔

’’جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو یکجا جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کیلئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے افسروں سے معاملہ کرنا ہے ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے۔ یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی اسی طرح سے خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولیدؓ جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابوبکرؓ ہوئے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا ہے۔ خدا نے جس کو چن لیا۔ اس کو چن لیا خالد بن ولیدؓ نے 603 آدمیوں کے ہمراہ 60 ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا۔ مگر خلیفہ عمرؓ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہان کو اس نے فتح کیا مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے کوئی نرم مزاج۔ کوئی متواضع کوئی منکسر مزاج ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے جس کو معاملات ایسے پیش آتے ہیں۔ (خطبات محمود ۵ جلد ۴ صفحہ 72-73)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی‘‘

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ 18)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکر لی اسکے اپنے ٹکڑے ہو گئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ خلیفہ ثانیؓ نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کیلئے قبول ہوگا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب اسکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے۔ اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی اسکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام اسکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936)

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشنوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں اسکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک رؤیا کے مطابق ہسپتال کھولے گئے۔ اسکول کھولے گئے۔ ہسپتالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو واقفین زندگی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کیلئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبہ سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے پھر اسکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلبہ اب تک پڑھ چکے ہیں۔ بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ اسکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک اسکول سے دوسرے اسکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ اسکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر ایک جذبہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تاکہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے اسکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کل ہی سیرالیون کی رہنے والی خاتون بچوں سمیت مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے یہاں تو خاندان میں اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ اسکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان اسکولوں سے تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں۔ 74 کا فساد ہوا۔ اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی۔ ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم انکو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے۔ جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے۔ گھروں کو آگیں لگا دی گئیں۔ دکانوں کو آگئیں لگا دی گئیں۔ کارخانوں کو آگیں لگا دی گئیں لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہو گئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہو گیا۔ باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا۔ بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟ انمیں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پر قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہاں میں تو اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے اللہ نے ان کو اس دنیا میں بھی بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی جو پاکستان میں رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں برکت دی کئی لوگ ملتے ہیں جن کے ہزاروں کے کاروبار تھے اب لاکھوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کے لاکھوں کے کاروبار تباہ کئے گئے تھے انکے کاروبار کروڑوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ اور آپ لوگ بھی جو یہاں نکلے۔ اسی وجہ سے نکلے۔ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے نکلنے کا موقعہ دیا کہ جماعت پر پاکستان میں تنگیاں اور سختیاں تھیں۔ اور یہاں آکر اگر نظر کریں پچھلے حالات میں اور اب کے حالات میں تو آپ کو خود نظر آجائے گا کہ آپ پہ اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہوئے ہیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کتنا آپ کو مضبوط کر دیا ہے۔ اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ لوگ اس کے آگے مزید جھکیں اور اس کے عبادت گزار بنتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی یہ بات پیدا کریں کہ سب کچھ جو تم فیض پا رہے ہو یہ اس سختی اور تنگی کا فیض ہے جو جماعت پہ پاکستان میں تھی۔ اور آج ہم اس کی وجہ سے کشائش میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک اعمال بجا لانے کی شرط قائم ہے اور ہر وقت قائم ہے۔

پھر خلافتِ رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ و فساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھا۔ دشمن نے جب وہ اسکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں 84 میں پھر ایک اور خوفناک اسکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل عضو معطل کی طرح کر کے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کر سکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا

ہوگی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی تو ظاہر ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جائے گی۔اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر پر اپنی تدبیر کو کیسے حاوی کیا۔ان کی ہر تدبیر کو کس طرح الٹا کے مارا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وہاں سے نکلنے کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چھپ کے نکلے۔کھلے طور پر نکلے اور سب کے سامنے نکلے اور کراچی سے دن کے وقت یا صبح شروع وقت کی ہی وہ فلائٹ تھی بہر حال وہاں کوشش بھی کی گئی کہ روکا جائے لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور وہ نہیں پہچان سکے۔جماعت کی اس سے بڑی سچائی کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مکہ سے جب ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی۔ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو، مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں (لوگ) جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر نا کام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔پہلے تو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں ہر گاؤں میں ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔غرضیکہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہا ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہوگی۔لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔پھر آپ کی وفات کے بعد دشمنوں کا خیال تھا کہ اب تو یہ جماعت گئی کہ گئی اب بظاہر کوئی نظر نہیں آتا کہ اس جماعت کو سنبھال سکے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے سب نے دیکھے۔بچوں نے بھی اور نوجوانوں نے بھی مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔حتیٰ کہ غیراز جماعت بھی کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب نے ہی یہ نظارے دیکھے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ ہر جگہ پہنچ رہے تھے۔لندن میں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک سکھ نے کہا کہ ہم بڑے حیران ہوئے آپ لوگوں کا یہ سارا نظام دیکھ کر اور پھر انتخاب خلافت کا سارا نظارہ دیکھ کر۔پاکستان میں ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس ایک غیراز جماعت بڑے پیر ہیں یا عالم ہیں وہ آئے (مریض تھے اس لئے آتے رہے) اور ساری باتیں پوچھتے رہے کہ کس طرح ہوا کیا ہوا اور پھر بتایا کہ میں نے بھی ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔

دشمن بھی وہ جس طرح کہتے ہیں نہ کھلے طور پر تو نہیں دیکھتے لیکن چھپ چھپ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔یہ سارے نظارے دیکھے اور ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگے کہ یہ ایسا نظارہ تھا جو حیرت انگیز تھا۔اور باتوں میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ کو پھر تسلیم کرنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔کہتے ہیں کہ یہ تو میں نہیں کہتا۔یہ مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ جماعت احمدیہ سچی نہیں ہے لیکن یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت آپ کے ساتھ ہے۔تو جب اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہو گئی پھر اور کیا چیز رہ گئی۔یہ آنکھوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہے اور دلوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہی ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں۔لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے۔جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:۔

”خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحبؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے۔نہ انسان۔اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں“ (انوارالعلوم جلد 2 صفحہ 11)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احمق جاہل اور بے وقوف ہوتا ہے“ پھر فرمایا کہ:

”اس کے یہ معنے ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے اس کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے اور اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں“۔ (الفرقان مئی جون 1967 صفحہ 37)

میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ میرا مولیٰ مجھ کو بس

کیا خدا کافی نہیں ہے، کی شہادت دیکھ لی

اس کی بیک گراؤنڈ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو کیا خدا کافی نہیں، کی شہادت الیس اللہ کی انگوٹھی ہے جو خلیفۃ المسیح کو ملتی ہے۔اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی تین انگوٹھیاں تھیں جو آپؑ کے تین بیٹوں کو ملیں اور جو مولیٰ بس کی انگوٹھی تھی (ایک انگوٹھی جس پر مولیٰ بس کا الہام کندہ تھا) وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی تھی اور یہ میں نے پہنی ہوئی ہے۔اس کے بعد میرے والد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملی اور ان کی وفات کے بعد میری والدہ نے مجھے دے دی۔میں تو اس کو بہت سنبھال کے رکھتا تھا۔پہنتا نہیں تھا لیکن انتخاب خلافت کے بعد میں نے یہ پہننی شروع کی ہے۔تو مولیٰ بس کے نظارے اور کیا خدا کافی نہیں ہے کے نظارے مجھے تو ہر لحہ نظر آتے ہیں کیونکہ اگر ویسے میں دیکھوں تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔وہ جاہے جتنا مرضی شور مچالیں جتنا مرضی زور لگالیں خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھالے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔افریقہ میں بھی میں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے۔جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوتے ہیں۔یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے یہ سب کیا ہے؟ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا دنیا دکھاوے کیلئے۔یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔جتنا مرضی کوئی چاہے زور لگالے عورتوں بچوں بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔تو یہ سب محبت ہی ہے۔جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کر سکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے۔وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے کسی کے کہنے پہ تو نہیں آ سکتے۔اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔پھر اس بچہ کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لیکر آئے ہو۔یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا ہے۔چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ایک بدفطرت اگر جاتا ہے تو جائے اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔وہ اپنے بد انجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔وہ آج بھی اپنے پیارے مسیحؑ کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔وہ آج بھی اپنے مسیحؑ سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے اپنی عاقبت خراب نہ کر لے پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سرزمین قادیان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطبہ جمعہ

ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام کو اپنے اندر بٹھائے رکھیں کہ

"اُٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو"

آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے یا ان کی نسلوں کی ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا جنہوں نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا۔

سب یہ بات یاد رکھیں کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں بلکہ خدا سے بھی ایسا تعلق قائم ہو جو ہر ایک کو نظر آئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 دسمبر 2005ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

قادیان ۱۶ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان آنے کے دوسرے روز مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو سٹیلائٹ رابطہ سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر کیا گیا۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج محض اللہ کے فضل سے اس کی دی ہوئی توفیق سے میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور نمائندہ کے طور پر مخاطب ہوں آج کا دن عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقعہ ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے گو کہ یہ الہام بڑی شان کے ساتھ کئی بار پورا ہو چکا ہے مختلف پہلوؤں سے لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اس بستی سے اس وعدے کو پورا کرنے کا نشان دکھایا ہے آج یہاں سے پہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے یہ ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور فضل فرماتے ہوئے انعام کے طور پر جماعت کو عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کا ایک عظیم الشان یہ ثمر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اس شان کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ذریعہ بناتا رہے۔ ہمارا کام ہے نیک نیتی کے ساتھ خالصۃً اللہ کے ہوتے ہوئے دعاؤں اور استغفار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔

فرمایا میں جب سے بھارت آیا ہوں میرے سے کئی دفعہ پوچھا گیا ہے کہ اب آپ قادیان جا رہے ہیں آپ کیا محسوس کرتے ہیں تو میرا ہمیشہ یہی جواب ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی ہے اور ہر احمدی کو اس سے خاص تعلق ہے ایک جذباتی لگاؤ ہے اور جوں جوں ہم قادیان کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں جذبات کی اس کیفیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے فرمایا ایک دنیا دار کا جذباتی تعلق بھی ایک وقتی جوش ہی اپنے اندر رکھتا ہے لیکن ایک احمدی کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانیت کا تعلق ہے آپ نے ہمیں روحانیت کے مدارج طے کرنے کی راستے دکھائے ہیں اس کا یہ جذبات میں تلاطم جذباتی کیفیت وقتی اور عارضی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہئے اس بستی میں داخل ہو کر جو روحانی بجلی کی لہر جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اسے سب احمدیوں کو باہر سے آنے والوں اور رہنے والوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لینا چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کی سب سے زیادہ یہ ذمہ داری ہے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کی خاک نے مسیح دوراں اور امام الزماں اور آنحضرتؐ کے عاشق صادق کے پاؤں دم بدم چومے آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے یا ان کی نسلوں کی ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا جنہوں نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا جو درویشان یہاں رہے ان میں سے اکثر جواب موجود ہیں ایسی عمر کو پہنچ چکے ہیں جس عمر میں صحت کی وجہ سے اتنی فعال زندگی گذارنے کا موقعہ نہیں مل سکتا یا قابل نہیں رہتے عمر کے ساتھ، پھر اب قادیان کی احمدی آبادی میں سے ایسے بھی ہیں جو مختلف جگہوں سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد اس لئے یہاں آئی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے دین کی خدمت کریں گے۔

فرمایا ایک احمدی جو یہاں آیا یا رہا میں یہی حسن ظن رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق ہی انہیں یہاں کھینچ لایا ہوگا اسلئے میں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اس بستی کا حق ایک احمدی پر یہی ہے اور ایک احمدی کا فرض جو اس بستی میں رہتا ہے یہ ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں درویشوں کی نسلیں بھی ہیں نئے آنے والے بھی ہیں سب یہ بات یاد رکھیں بلکہ خدا سے بھی ایسا تعلق قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے یہاں آنے والے لوگوں کو اور غیروں کو بھی نظر آئے اور وہ تب نظر آئے گا جب دعاؤں اور استغفار اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ ہر ایک میں پیدا ہوگی نیک نیتی سے کی گئی دعائیں اور استغفار یقیناً اللہ کے فضل کو سمیٹنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ایسے پاک اور نیک لوگوں کو اپنے نشان بھی دکھاتا ہے اور ان کو دینی لحاظ سے بھی اوپر لیکر جاتا ہے دنیوی ضروریات بھی پوری فرماتا ہے خود کفیل ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کی دنیاوی خواہشات بھی اگر اپنے پیدا کرنے والے سے صحیح تعلق ہو تو دنیوی خواہشات بھی دل میں کم ہو جاتی ہیں۔

فرمایا آج کل کے معاشرے میں ایک دوسرے کو دیکھ کر پھر آپس میں رابطے اور میڈیا کی وجہ سے دنیوی خواہشات انسان کو دنیا کی طرف زیادہ مائل کر دیتی ہیں۔ فرمایا نیک نیتی سے کی گئی دعائیں اور استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ بہت فضل فرماتا ہے خدا کرے کہ نہ صرف یہاں رہنے والے احمدیوں کے دلوں میں اللہ کا تقویٰ ہو بلکہ یہاں سے باہر جا کر دنیا کمانے والے بھی ایسے ہوں جن کو دیکھ کر دنیا خود بخود کہہ اٹھے کہ یہ حقیقت میں وہ لوگ نظر آتے ہیں جن میں مسیح پاک کی پاک بستی کی روحانی جھلک نظر آتی ہے، فرمایا یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اپنی حرکات وسکنات کے لحاظ سے اپنے چہرے کی سچائی کے لحاظ سے اپنے عمل کے لحاظ سے پاک دل ہونے کے لحاظ سے خود بخود یہ اظہار کر رہا ہو کہ وہ ایک روحانی ماحول سے اٹھ کر باہر آیا ہے یہاں کا رہنے والا کوئی احمدی کبھی نہ اپنوں اور غیروں کیلئے کسی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔

فرمایا یہاں نومبائعین بھی آتے ہیں وہ بھی آپ کے نمونے دیکھتے ہیں جو پرانے درویشوں کی اولادیں ہیں ان کے نمونے بہر حال ہر کوئی دیکھے گا اور یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ایسے لوگوں کی اولادیں ہیں جن کی تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی ہے اسلئے جو یہاں درویش رہے انہوں نے بڑی قربانیاں کیں اور اب بھی جو زندہ ہیں قربانیاں کر رہے ہیں لیکن اتنے فعال نہیں رہے اب ان کی اولادوں کا فرض ہے کہ اس مقام کو سمجھیں جس کی خاطر ان کے باپ دادا نے قربانیاں دیں۔

فرمایا نومبائعین یہاں آتے ہیں ان کی تربیت کیلئے بھی آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے سورہ فاتحہ کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ جب ہم یہ دعا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے گا ہمیں سیدھے راستے پر رکھے گا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کی توفیق ملے گی۔

حضور انور نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس کے فضلوں کا وارث

بننے کیلئے دنیا کی محبت ٹھنڈی کر کے دین میں آگے بڑھنے ایمان میں اضافے اور اللہ کے حکموں پر چلنے کیلئے ہمیں اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حقوق بتائے ہیں وہاں اپنے بندوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی ہے فرمایا بعض دفعہ اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے زیادہ مشکل ہو جاتے ہیں کئی دفعہ کئی لوگوں کے معاملات آتے ہیں بظاہر بڑے نیک نمازیں پڑھنے والے جماعتی اچھا کام کرنے والے لیکن حقوق العباد کا سوال آئے اپنا مفاد ہو تو بعض دفعہ غلط بیانی بھی کر جاتے ہیں دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں اسلئے اللہ کی عبادت بھی اللہ کے بندوں کے حقوق کے ساتھ مشروط ہے ظالم شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ اور اصل میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنا اس کی حقیقی عبادت ہے۔

فرمایا پس ظاہری نمازوں اور عبادتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا نظام جماعت کی پیروی کرنا ایماندارانہ طور پر اپنے کام سرانجام دینا اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے زمرے میں آتی ہیں۔ اسلئے ہر احمدی کو ہمیشہ اس فکر میں رہنا چاہئے کہ کبھی بھی کسی معاملے میں بھی کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو بہر حال انسان کی طبیعت میں کمزوری ہے اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو بہت سے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اسلئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کیلئے ہمیشہ دعاؤں اور استغفار اور اس کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے اور اس سے مدد طلب کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ استغفار کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم کسی غلطی کے سرزد ہونے کے بعد اس درد کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں استغفار کے ساتھ ایاک نستعین کے مضمون کو بھی سامنے رکھتے ہیں کمزوروں سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس سوچ کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگ رہے ہیں اور پھر اس کے ساتھ اس عہد پر قائم ہونے کی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں یہ غلطیاں نہیں دہرائیں گے۔

فرمایا بعض دفعہ لوگ غلطی کرتے ہیں انہیں معافی ہوتی ہے تو بعض دفعہ مشروط معافی ہوتی ہے تو اس پر خطوط کے سلسلہ شروع ہو جاتے ہیں یہاں کے نظام کے متعلق شکایت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے فرمایا پہلے ایسے لوگوں کو خود اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ان کی بستی میں وقت گذار کر پھر بھی ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر نظام جماعت نہیں خلیفۂ وقت نہیں بلکہ انکا معاملہ پھر خدا سے ہو جاتا ہے۔

فرمایا میری ان باتوں سے باہر کی دنیا یہ تاثر نہ لے لے کہ خدانخواستہ یہاں بگڑے ہوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اب پرانے درویشوں کے بعد نیکی و تقویٰ کے معیار بالکل ختم ہو گئے ہیں کسی بھی معاشرے میں اگر دو چار لوگ خراب ہوں تو برائی زیادہ نظر آ جاتی ہے اور جتنا شفاف معاشرہ ہوگا اتنا ہی اس میں برائی زیادہ نظر آئے گی جتنی سفید چادر ہوگی اتنا ہی داغ نمایاں نظر آئے گا اسلئے ہر احمدی کو اس لحاظ سے سوچنا چاہئے اور احتیاط کرنی چاہئے فرمایا میں اس اصول پر چلتا ہوں کہ برائیاں بڑھنے سے پہلے ہی سمجھانا چاہئے اس انتظار میں نہیں رہنا چاہئے کہ برائی پھیلے گی تو دیکھیں گے۔

فرمایا بہر حال یہاں کے احمدیوں میں اخلاص و وفا ماشاء اللہ بہت ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید بڑھاتا جائے لیکن جیسا کہ میں نے کہا تھا دنیا کی نظر اس بستی پر بہت زیادہ ہے اور بڑھتی جا رہی ہے فرمایا آج آپ براہ راست ساری دنیا کے سامنے ہیں اسلئے اتنا زیادہ آپ کو تقویٰ کا معیار اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے استغفار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا نیکی کرنے کی توفیق اسی وقت ملے گی جب استغفار ہوتا رہے گا۔ پودا اسی وقت پروان چڑھتا ہے جب اسے کھاد ملتی ہے استغفار انسان کیلئے کھاد کا کام دیتی ہے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ نیکیوں پر قائم رہنے دعاؤں پر توجہ دینے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے استغفار کرنے والے ہوں اور صرف منہ سے استغفار نہ کرتے ہوں بلکہ اس مضمون کو سمجھ کر ادا کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کو یہ واسطہ دیکر استغفار کرنے والے ہوں کہ اے اللہ ہم کمزور ہیں ترے مسیح موعودؑ کی اس بستی میں رہنے والے ہیں ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرما ہمیں اس بستی کا حق ادا کرنے والا بنا پہلے سے بڑھ کر تیرے مسیح کے پیغام کو سمجھنے والے ہوں اس کو آگے پہنچانے والے ہوں فرمایا پیغام کو آگے پہنچانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کے لئے سب سے بڑا ذریعہ آپ کا اپنا عملی نمونہ ہے جب تک آپ کے عملی نمونے اس قابل نہیں بنتے اس وقت تک دوسروں کو آپ متاثر نہیں کر سکتے۔ فرمایا آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی ہماری توجہ ہو نظام جماعت کے احترام کی طرف بھی ہماری توجہ ہو اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ تیری عبادت کی طرف بھی ہماری توجہ ہو ہماری توبہ و استغفار کو قبول فرما ہمیں ہر شر سے بچا نفس کے شیطان کو ختم فرما اور ہمیں ان نیکیوں اور اعلیٰ اخلاق پر قائم رہنے کی توفیق دے جن پر تو نے ہمیں ایک دفعہ قائم فرما دیا ہے ہماری کوتاہیاں کمزوریاں لغزشیں تیری ناراضگی کی وجہ بننے سے پہلے ہماری توبہ استغفار قبول کرتے ہوئے معاف فرما دے۔ ہمارے دل و دماغ ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس پیغام کو اپنے اندر بٹھائے رکھنے والے ہوں کہ ”اٹھو توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو“ اللہ کرے کہ مالک ہمیشہ ہم سے راضی رہے اور کبھی ہم سے ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس کی ناراضگی کا موجب بنے اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے آخر پر حضور نے دعا کی تحریک فرمائی کہ بہت سے احمدی میرے یہاں آنے کی وجہ سے مختلف ممالک سے آنے کے خواہش مند ہیں لیکن بعض جگہ پر دقتیں ہیں اللہ اسے دور فرمائے اور اپنے فضل سے ان کی اس پاک بستی میں آنے کی خواہش پورا فرمائے اور جس مقصد کیلئے آئے ہیں اور آنا چاہتے ہیں وہ مقصد حاصل کرنے والے ہوں۔

خلافت احمدیہ خامسہ

خورشید احمد پرbھاکر درویش قادیان

یہاں تختِ خلافت پر ہیں مسرورِ جہاں آئے
زہے قسمت کہ ملت کے مسیحا پاسباں آئے
ہوئے مسرور سب چہرے خوشی سے لُوء لُوء و لالہ
جہاں میں نور وہ چمکا ہے دنیا نور کا ہالہ
جشن پنجم خلافت کا منانے دیوتا آئے
جبش سے شہنشاہ آئے عجم سے اولیآء آئے
دیارِ مہدئ دوراں ہیں میرِ قادیاں پہنچے
مقامی لوگ لندن کے سبھی خورد و کلاں پہنچے
کسی کی نظر نے دیکھا ملائک آسماں پہنچے
نئے آغاز کی خاطر فتاح عالماں پہنچے
مرے آقا کے پاؤں میں شہنشاہ تاجور دیکھے
ہفت اقلیم کے لشکر بجنبش نامور دیکھے
میرے سینہ و دل میں ہیں پھڑکتے راز پوشیدہ
مبادا ضائع ہو جائیں دیوار دل ہے بوسیدہ
دِل خورشید ہے مضطر بظاہر آنکھ خوابیدہ
ہوئی باطن میں ہے روشن وہی بیدار وا دیدہ

محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ کو
عالمی فیڈریشن برائے امن عالم کی طرف سے امن کی سفیر کا اعزاز

عالمی فیڈریشن برائے امن عالم کی طرف سے مکرمہ و محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ کو امن کی سفیر کا اعزاز دیا گیا ہے آپ حضرت مولانا ابو العطا صاحب مرحوم و مغفور کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کی بیگم ہیں۔ آپ نے عالمی فیڈریشن کی خواتین کی کانفرنس میں اور خواتین کی بین المذاہب کانفرنس میں اسلام کی اعلیٰ امن پسند تعلیم کو پیش کیا اور ثابت کیا کہ آج دنیا میں امن صرف اور صرف اسلام کی بے نظیر تعلیم پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

آپ پہلی احمدی خاتون ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔

ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے
کی تقرر بطور Senator سینیٹر ورلڈ نیشنز کانگرس۔ امریکہ

ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب جن کو گزشتہ سال 21 ویں صدی کی عظیم شخصیات کے ایوارڈ اور میڈل سے نوازا گیا تھا اور قبل ازیں ملکہ برطانیہ کی طرف سے او بی ای کا اعزاز ملا تھا اب ورلڈ نیشنز کانگرس امریکہ کے سینیٹر منتخب ہوئے ہیں۔ ورلڈ نیشنز کانگرس ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جس کا یو این او کے ساتھ الحاق ہے اس کے اجلاسات میں ایسے عالمی مسائل پر غور کیا جاتا ہے جن کا تعلق امن عامہ انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ۔ غریب عوام اور غریب ممالک کی خوشحالی اور عالمی رواداری کو فروغ دینا ہے۔

حال ہی میں مکرم ایاز صاحب کو امریکہ کی یونائیٹڈ کلچرل کنونشن کی طرف سے انٹرنیشنل پیس پرائز ملا ہے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک کیلئے، آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے انڈیا انٹرنیشنل فرینڈ شپ سوسائٹی نے آپ کو عظمت ہند کے اعزاز سے نوازا ہے اور ساتھ سند امتیاز بھی دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات جماعت کیلئے مبارک کرے اور انسانیت کی مزید خدمات کی توفیق عطا کرتا رہے۔

خلافت کی اہمیت و برکات خلافت خامسہ کے حوالہ سے

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

مذہبی دنیا میں درخت اور شجر کی تمثیل وتشبیہ بہت پرانی ہے چنانچہ قرآن مجید بھی نہایت عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ روحانی سلسلہ کو ہر وقت شیریں پھل دینے والے پاکیزہ درخت سے تشبیہ دیتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے الم تر کیف ضرب الله مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء توتی اُکلها کل حین باذن ربها ویضرب الله الا مثال للناس لعلهم یتذکرون۔

ترجمہ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک کلمہ طیبہ کی ایک شجر طیبہ سے مثال بیان کی ہے اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اُس کی چوٹی آسمان میں ہے وہ ہر گھڑی اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ انسانوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

(سورہ ابراھیم آیت 25-26)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو شجرۂ طیبہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کرے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بہت بڑا درخت ہو جائے گا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

’’تم اے میرے عزیزو۔ میرے پیارو۔ میرے درخت وجود کی سر سبز شاخو...... جو خدا کی رحمت سے تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں شامل ہو۔

نیز فرماتے ہیں۔

یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اُس کو ہرگز ضائع نہیں کریگا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔

(روحانی خزائن جلد 17 اربعین نمبر 1 صفحہ 344)

اس تشبیہ وتمثیل کی تصدیق کے طور پر جماعت احمدیہ کے ایک معاند مولوی ظفر علی خان صاحب اپنے اخبار زمیندار میں 1926ء میں لکھتے ہیں۔

یہ جماعت ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔

یہ 79 سال قبل کی بات ہے اب اس کی شاخیں 181 ممالک میں پھیل گئی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شجرہ طیبہ کی بنیاد ایک بیج کی صورت ڈالی۔ اس کے شیریں پھل کے طور پر خلافت کا وجود عمل میں آیا۔ اس شیریں پھل سے ایک دنیا متمتع ہو رہی ہے۔

مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کے تنزل اور انحطاط کے وقت و آخرین منهم لما یلحقوا بهم کی روشنی میں اپنی بعثت ثانیہ کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا۔

لو کان الایمان عند الثریا لناله رجل اور رجال من ابناء الفارس (بخاری)

جب ایمان ثریا تک بلند ہو جائے گا تو اسے فارسی الاصل رجل یا رجال دوبارہ اُتار کر مسلمانوں کے دلوں میں قائم فرمائیں گے۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں’’ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اھل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اھل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کھڑے ہوں۔‘‘

(الفضل 8 ستمبر 1950)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے مطابق ہی آپ کے وصال کے بعد مورخہ 8 نومبر 1965 کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث اور آپ کی وفات کے بعد 9 جون 1982 کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ خلیفہ رابع اور آپ کی وفات کے بعد 21 اپریل 2003ء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ خامس منتخب ہوئے ہیں۔ یہ تمام خلفاء کرام اہل فارس میں سے رجال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کے شیریں پھل ہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے 8 ستمبر 1950 کو فرمودہ مذکورہ روح پرور خطاب کے چند روز بعد ہی قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب مورخہ 15 ستمبر 1950 کو پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا یعنی انی معک یا مسرور یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ نیز آگے فرمایا میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ صفحہ 742)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے مقدس و مبارک مقام پر مورخہ 21 اپریل 2003ء کو فائز ہوئے تھے۔ اسکے ٹھیک ایک سو سال قبل یعنی 21 اپریل 1903ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ۔

یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں۔ (تذکرہ صفحہ 482)

گویا کہ آپ کا خلافت پر فائز ہونا تقدیر الٰہی اور خدائی منشاء کے مطابق تھا آپ کی انقلاب آفرین بیعت کا نظارہ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں دکھایا گیا جو مذہبی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔

یہاں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ خلافت خامسہ کے انتخاب کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں عشاقانِ احمدیت و فدایانِ خلافت انتخاب کا نتیجہ جاننے کیلئے بے چین اور بے قرار ہو کر کھڑے تھے تو آپ نے سب سے پہلا حکم یہ دیا کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ آپ کا یہ فرمان کان میں پڑا تھا کہ وہ جم غفیر آناً فاناً اس طرح بیٹھ گیا کہ گویا کوئی اُٹھا ہی نہ ہو۔

یہ نظارہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی یاد دلاتا ہے کہ وہ جماعت جو ایک انگلی کے اشارے پر بیٹھ جائے اور ایک انگلی کے اشارے پر کھڑے ہو دنیا کی کوئی طاقت اُسے تباہ نہیں کر سکتی۔

ایک واجب الاطاعت اور مضبوط قیادت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی لیڈر مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے لکھا۔

’’تمام لوگ کسی ایک صاحب علم وعمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان وصداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن وسنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچون وچرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اُسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہاز کو گرفتار کر سکتی ہے۔

(مسئلہ خلافت صفحہ 314)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ اس عظیم اور واجب الاطاعت امامت وقیادت سے ہمیشہ متمتع اور مالا مال رہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ میں محفوظ و مامون محسوس کرتی ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور یہ جماعت پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا:

ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے اور اس کیلئے ہمیشہ دعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 2 مئی 2003ء)

جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کے مسند پر متمکن ہوئے اُس وقت سے عالمگیر جماعت کو عہد بیعت کی پابندی اور نظام سلسلہ کی اطاعت پر زور دیتے رہے ہیں۔ خلافت کی برکت حاصل کرنے کیلئے یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں۔

’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی طاعت درمعروف پر ہی بیعت لی ہے اور اب تک یہ سلسلہ شرائط میں بیعت کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے یہ خیال کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ عہد بیعت تھا اب نہیں یا اب اگر اس کو توڑیں گے تو گناہ کوئی نہیں ہوگا۔ یہ خیال ذہن سے نکال دیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی یہ سلسلہ قائم ہوا ہے اور اس لئے یہ اُسی کا تسلسل ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اطیعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم واصبروا ان الله مع الصابرین۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی بھی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس میں بتایا ہے کہ یاد رکھو تمہارے ایک ہونے کے لئے تمہیں ا[illegible] باندھ کر رکھنے کے لئے بنیادی چیز اللہ اور اُس [illegible] رسول کی اطاعت ہے۔ اسلئے اس پر قائم رہو۔ آپس میں نہ جھگڑو یہ حکم بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے حکموں میں سے ایک حکم ہے کہ مسلمان آپس میں لڑیں نہیں لیکن آج کل دیکھ لیں کیا ہو رہا ہے۔ (غیر احمدیوں کے) ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا گریبان پکڑا ہوا ہے ایک تنظیم دوسری تنظیم کے خلاف گالی گلوچ

کررہی ہے تو پیشگوئی فرمادی تھی کہ اس طرح کرنے سے تم بزدل بن جاؤ گے۔ اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔

چنانچہ آج کل دیکھ لیں اس کے عین مطابق نتیجہ نکل رہا ہے باوجود مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ہونے کے اور بے تحاشا تیل کا پیسہ ہونے کے رعب کوئی نہیں۔ دوسرے اپنی مرضی کے مطابق ان ممالک کو بھی چلاتے ہیں''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آگے فرماتے ہیں:۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے فرمادیا تھا۔ یہ وعدہ دیا ہوا ہے نصرت بالرعب۔ آپ کے رعب کے قائم رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ خود بھی مدد کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ خود ہی مدد کرے گا پس جو لوگ جماعت میں شامل رہیں گے جماعت کے نظام کی اطاعت کریں گے اُن کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ چمٹے رہنے کی وجہ سے انشاء اللہ رعب قائم رہے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت میں ہی برکت ہے اور اطاعت میں ہی کامیابی ہے''

(الفضل انٹرنیشنل لندن 10 ستمبر 2004ء)

خلافت احمدیہ کی ایک عظیم الشان برکت خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کہ ان کے لئے ان کے دین کو جو اُس نے (خدا تعالیٰ نے) پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ (النور آیت نمبر 56)

اس آیت کریمہ کی رو سے سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد باسعادت میں عالمی سطح پر امسال جو عظیم الشان کام ہوئے ہیں اُس کا ذکر لندن میں منعقدہ جلسہ سالانہ میں فرمایا ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش اس سال ہوئی ہے اور اس کی نعمتوں اور فضلوں کا نزول ہوا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دوران سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔ اس طرح اب تک 181 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئیں ان کی تعداد 985 ہے نئی جماعتوں کے قیام اور نفوذ میں ہندوستان سر فہرست ہے۔ یہاں 137 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال جماعت میں 319 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے 184 نئی تعمیر شدہ مساجد ہیں 135 بنی بنائی مساجد اماموں کے ساتھ ملی ہیں جبکہ گذشتہ سال 74 مساجد نئی تعمیر ہوئیں تھیں 88 بنی بنائی ملی تھیں گویا کہ حضور انور کے عہد سعید میں 481 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

1984 سے جبکہ ضیاء الحق نے اپنے سیاہ آرڈیننس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اُس وقت سے لیکر اب تک 13774 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ اس تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اس میں 11695 مساجد ایسی ہیں جو اماموں اور مقتدیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دی ہیں۔

ضیاء الحق کی حکومت نے 8 مساجد احمدیہ کو بلڈوزر کے ذریعہ شہید کیا تھا خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں 13774 مساجد دیں۔ گویا کہ ایک کے بدلہ میں 1722 گنا مساجد دی ہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں زیر تعمیر بہت ساری وسیع وعریض مساجد اور ان سے ملحق نئی خرید کردہ سینکڑوں ایکڑ زمین کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے بتایا کہ خدا کے فضل سے دوران سال تبلیغی مراکز میں 189 کا اضافہ ہوا ہے۔

گذشتہ سالوں کو شامل کرکے 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد 1587 ہو چکی ہے ہندوستان یہاں بھی سر فہرست ہے۔

حضور نے بتایا کہ اب تک تراجم قرآن کی تعداد 58 تھی امسال دو کا اضافہ ہوا ہے اس طرح خدا کے فضل سے قرآن کریم کے 60 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

21 زبانوں میں مزید تراجم ہو چکے ہیں اس وقت ان کی نظر ثانی ہو رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں قرآن مجید کی مختلف آیتوں کی جو تفسیر رقم فرمائی تھی وہ آٹھ جلدوں میں علیحدہ طور پر شائع ہوئی تھی امسال مزید چار جلدیں شائع ہوئیں ہیں۔ اسی طرح 18 زبانوں میں 58 کتب اور فولڈرز تیار کروائے گئے ہیں'' اسلامی اصول کی فلاسفی'' 53 زبانوں میں چھپ چکی تھی۔ اس وقت مزید چار زبانوں میں اس کا ترجمہ کروایا جارہا ہے۔ اس طرح الوصیت رسالہ 9 زبانوں میں چھپ چکا ہے مزید اس کا 21 زبانوں میں ترجمہ کروایا جارہا ہے۔ تفسیر کبیر کا عربی زبان میں چار جلدوں میں ترجمہ شائع ہو چکا تھا اب پانچویں جلد شائع ہو چکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ کی کتاب ہومیو پیتھی کا انگریزی زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ مختلف کتابوں میں سے اقتباسات لیکر تعلیم فہم قرآن کے نام سے ایک نہایت مفید کتاب شائع کی ہے۔

حضور نے بتایا کہ طاہر فاؤنڈیشن کے تحت بھی کچھ کام ہوا ہے گذشتہ سال خطبات طاہر کی جلد اول شائع ہوئی تھی جس میں 1982 کے خطبات شامل تھے اس وقت دوسری اور تیسری جلد شائع ہوئی ہیں جو 1983-84ء سالوں کے خطبات پر مشتمل ہیں۔ اس طرح حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شعبہ میں ہونے والے عظیم کاموں کا تفصیلی جائزہ لیکر بتایا حضور نے بتایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں 257 نمائشیں لگائی گئیں۔

الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مذکورہ تقریر میں اکناف عالم میں نہایت کامیابی سے چلنے والے تعلیمی مراکز۔ طبی مراکز۔ خدمت خلق وغیرہ مختلف اُمور کے بارے میں نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے اس عہد باسعادت میں عالمی سطح پر نہایت واضح رنگ میں خلافت احمدیہ کی برکات اور نعمتیں نازل ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت کے مسند پر متمکن ہوئے اسی کام کیلئے اپنی جماعت کو متوجہ فرماتے رہے ہیں۔ حضور اقدس نے اپنے اس عہد مبارک میں مغربی و مشرقی افریقن ممالک۔ جرمنی۔ امریکہ کینیڈا وغیرہ ممالک میں فرمودہ دوروں میں اپنی جماعت کو عبادات کی طرف خاص طور پر متوجہ فرماتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ان نہایت کامیاب اور بابرکت دوروں میں مختلف پروجیکٹس کی بنیادیں رکھیں۔ متعدد مساجد و مشن ہاؤسز وغیرہ عمارتوں کا افتتاح فرمایا۔ سب سے بڑھ کر اپنی جماعت کی تربیت اور عبادت کی طرف خاص طور پر توجہ فرمارہے ہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی شدید خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اگلے سال 1905 میں انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مؤمن نکلیں کہ کہا جاسکے کہ اُنہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

(یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور آپ کی خواہش کے احترام میں امسال سولہ ہزار سے زائد سعید روحوں کو وصیت کی توفیق ملی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک)

آخر میں حضور دعا کرتے ہیں کہ

''پس میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے (یعنی خلافت اور وصیت۔ ناقل) وابستہ رکھے جو ابھی تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لیکر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنی تمام تر ترقیات کیلئے خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُن کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 29 جولائی 2005ء صفحہ 2)

خدا تعالیٰ نے سچے مومنین کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ سمعنا واطعنا کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی۔ اطاعت کا پہلا قدم سننا ہے۔ پھر اطاعت ہے اگر ہم سننے کیلئے ہی تیار نہ ہوں تو پھر کس طرح اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

لہٰذا ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہے جب ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے تو دربار خلافت سے نکلنے والی ہر تحریک خدائی تحریک مان کر اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے قادیان میں ورود مسعود کی یادیں

(محمد حمید کوثر ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

قادیان کی بنیاد جناب مرزا ہادی بیگ صاحب مرحوم نے 1530ء میں رکھی۔ اُس وقت اس کا نام اسلام پور رکھا گیا، لجو تغیر و تبدل کے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے قادیان بن گیا۔ اس بستی نے اپنی عمر کے پونے پانچ سو سال میں اتنے انقلابات اپنی آغوش میں دیکھے ہیں کہ، شاید ہی کسی اور بستی نے دیکھے ہوں۔

یہی وہ بستی ہے جس میں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیون اور اولیاء امۃ کی پیش خبریوں کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی ولادت 13/فروری 1835ء کو ہوئی۔ اور یہاں سے ہی دشمنان اسلام کو، اسلام کے نابود کرنے کی سازش کا جواب ملنا شروع ہوا۔ اُن کو یہ احساس ہونے لگا کہ اُن کے خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکیں گے۔ بہر حال جماعت احمدیہ کے قیام کے بعد یہ بستی جو آہستہ آہستہ ایک شہر بن رہی تھی "مرکز احمدیت کے نام سے شہرت اختیار کرتی چلی گئی۔ یہاں کے اسکول کالج، ہسپتال، صنعت و کارخانوں کی شہرت سارے پنجاب میں تھی۔ یہ شہر ترقیات کی منازل بڑی تیزی سے طے کرتا جا رہا تھا کہ 1947ء کا خونی دور شروع ہوا۔ ملک کی تقسیم ہوگئی۔ ایک نیا ملک پاکستان دنیا کے نقشہ پر معرض وجود میں آگیا۔ سارے پنجاب میں قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ قادیان کے گرد و نواح بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔ بالآخر 30/اگست 1947ء کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ قادیان سے ہجرت فرما کر لاہور اور پھر ربوہ تشریف لے گئے۔ احمدیوں کا قادیان سے ہجرت کا یہ سلسلہ چند ماہ جاری رہا اور آخری قافلہ 16/نومبر 1947ء کو روانہ ہوا، اور قادیان میں کم و بیش تین سو تیرہ درویش باقی رہ گئے۔ ان درویشان کرام نے ایک طرف تو قادیان میں سکونت و قیام کا حق ادا کیا۔ اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام "داغ ہجرت" بھی قادیان سے ہجرت کے ذریعہ پورا ہوا، لفظ داغ میں شاید یہ اشارہ بھی تھا کہ یہ "داغ" جلد زائل نہیں ہوگا۔ جیسے زخموں کے مندمل ہونے کے بعد بھی داغ طویل عرصے تک باقی رہ جاتا ہے اُسی طرح ہجرت کے "داغ" کا عرصہ طویل ہو گا۔

چوالیس سال اور اٹھارہ دن کے طویل انتظار کے بعد 19/دسمبر 1991ء کو سات بجے شام وہ مقدس گھڑی آن پہنچی جب "حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ" نے سرزمین قادیان پر نزول فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ آپ کم و بیش 22 دن قادیان میں مقیم رہے۔ اس دوران 4/ سے 10/جنوری دہلی تشریف لے گئے۔ اور پھر قادیان تشریف لا کر اپنے بقیہ پروگرام کو مکمل فرمایا اور مؤرخہ 14/جنوری 1991ء کو اہل قادیان کو الوداع کہہ کر دہلی اور پھر لنڈن کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے قیام کے دوران جلسہ سالانہ کی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر جو خطابات فرمائے اُن میں سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

...قادیان آنے سے متعلق یہ پہلا سفر ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ جب دوبارہ خدا مجھے یہاں لے کے آئے گا اور آئندہ خلفاء کو بھی لے کے آئیگا اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان آئندہ خلفاء کی راہ میری ہمیشہ کی آمد سے ہموار کردی جائے گی یا یہ توفیق کسی اور خلیفہ کو ملے گی۔ لیکن یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان آخرین کا امام بنا کر بھیجا تھا۔ وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا۔ اور ضرور بالآخر خلافت احمدیہ اپنے اس دائمی مقام کو واپس لوٹے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان واپسی کے متعلق کثرت سے الہام بھی ہوئے اور رؤیا اور کشوف بھی دکھائے گئے۔ ایک دفعہ ایک غیر احمدی دوست میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ تقسیم ہند کے وقت تک میں احمدیت کی طرف بہت ہی مائل تھا بلکہ میں شوقیہ قادیان ان لوگوں میں بھی حاضر ہوا جو آخری دنوں میں یہاں خدمت کر رہے تھے۔ لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد میرا ایمان اٹھ گیا۔ کیونکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں کہیں یہ ذکر نہیں ملا کہ آپکو قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر "داغ ہجرت" سے آپکو یہ پیغام نہیں بھی ملا اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے مراد شاید آخری رحلت ہو۔ دنیا سے عقبیٰ کا سفر ہو۔ تو کبھی آپ نے یہ نہیں سوچا کہ قادیان سے جانے کا ذکر نہیں تو قادیان میں آنے کا کیوں اتنا ذکر ملتا ہے اور اس رنگ میں ملتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی بستی میں پیدا ہوئے یہاں بڑھے۔ یہاں نشو و نما پائی۔ یہی احمدیت کا مرکز بنا اور آپ کو الہام اللہ تعالیٰ ایسے کر رہا ہے جیسے آپ قادیان سے باہر ہیں۔ اور وعدے کر رہا ہے کہ ضرور لے کر آئے گا۔ یہ حیرت انگیز مضمون ہے تمام الہامات میں قادیان آنے کے الفاظ نہیں ملتے۔ قادیان جانے کے الفاظ ملتے ہیں۔ حالانکہ جو شخص قادیان بیٹھا رؤیا دیکھ رہا ہے اسکو یہ نظر آنا چاہئے تھا کہ میں باہر سے قادیان واپس آرہا ہوں۔ یعنی میرا مقام قادیان ہے اور میں واپس لوٹ رہا ہوں۔ یہ نظر آنا چاہئے ایک بھی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح اس نقشے کو نہیں کھینچا بلکہ یہ اظہار فرمایا کہ میں قادیان جا رہا ہوں اور رستے میں روکیں ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں آپکو آئندہ آنے والی خبریں عطا فرمائیں۔

ایک الہام تھا:

"مثنیٰ وثلاث ورباع" جسکا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دو دو تین تین چار چار مرتبہ لیکن اسکے ساتھ اردو میں یہ الہام ہوا۔ "اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔"

پس میں یقین رکھتا ہوں ایک ذرہ بھی مجھے اسمیں شک نہیں کہ اس جلسے پر میری اور دور دور سے قدوسیوں کی آمد اس الہام کی صداقت کی گواہ بن گئی۔ کیونکہ جو وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔ وہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس انتہائی عاجز اور ادنیٰ غلام کے حق میں پورا ہوا ہے۔ اور آپ بھی خوش نصیب ہیں جو اس وعدے کو پورا کرنے میں مددگار اور شریک اور ممد اور انصار بن کر یہاں پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور خدا کا ہم کیسے شکریہ ادا کریں۔ جس نے یہ سعادت ہمیں بغیر کسی ظاہری حق کے ہمیں عطا فرمائی۔ کوئی مخفی حق اسکے علم میں ہے تو وہی جانتا ہے میں تو جب اپنے حال پر نگاہ کرتا ہوں تو ہرگز اپنے آپ کو ان فضلوں کا مستحق نہیں پاتا اور خدا کی قسم اس میں کوئی جھوٹے عجز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں میں کون ہوں مجھے اپنی حیثیت کا علم ہے۔ ان فضلوں کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں اے خدا میں کیا کروں تیرے لئے کس طرح ان کے شکر کا اظہار کروں۔ اظہار بھی میرے بس میں نہیں شکر ادا کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے یہی وعدہ فرمایا تھا "اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔" جسکا مطلب ہے کہ پہلی واپسی عارضی ہونی تھی اور امن کے ماحول میں ہونی تھی۔ بعض احمدی باہر کے ملکوں میں پتہ نہیں کیسے ان خوابوں میں بسے رہے گویا جس طرح فوج کشی ہوتی ہے اس طرح بڑی زور سے احمدیت کی فوج نعوذ باللہ من ذالک قادیان پر حملہ آور ہوگی اور فتح حاصل کرے گی اور اس طرح وہ پرانی تاریخ انہی لفظوں میں دھرائی جائے گی۔ جیسے بعض دفعہ پہلے رونما ہوئی ہے۔ یہ سب فرضی باتیں ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کیا مقدر تھا اور وہ یہی مقدر تھا فرمایا "تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔ اب مضمون کو مثنیٰ وثُلاث ورُباع کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک بار نہیں۔ دو دو تین تین چار چار بار آنا ہوگا اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ظاہر ہوگی کہ جب خلافت احمدیت اپنے دائمی مرکز قادیان کو واپس پہنچے گی۔

26/جولائی 1904ء کو یہ رؤیا ہوا اور انبیاء کے رؤیا اور کشوف بھی وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس رؤیا کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ نے دیکھا کہ "ہم قادیان گئے ہیں۔" اب دیکھیں عجیب بات ہے قادیان رہتے ہیں اور دیکھا کہ قادیان گئے ہیں میں نے سب الہامات کا مطالعہ کیا ہے ایک بھی جگہ یہ نہیں لکھا کہ قادیان آئے ہیں بلکہ ہر جگہ گئے ہیں کا مضمون ہے جسکا مطلب ہے بہت لمبے عرصے سے باہر رہ رہے ہیں واپس آنے کی تمنا ہے پوری نہیں ہو رہی، دعائیں کرتے ہیں۔ اندھیرے رستے میں حائل ہیں اور پھر خدا توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ قادیان گئے ہیں۔

فرمایا:

"اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے کہا السلام علیکم اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے۔ خیر و عافیت سے آئے۔"

جب میں یہاں آیا تو بعض اسی قسم کی کثرت سے آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ السلام علیکم خیریت سے پہنچے۔ راضی خوشی آئے راضی خوشی کا لفظ تو مجھے یاد نہیں لیکن خیریت سے پہنچے اس قسم کے کلمات خیر بارہا عورتوں کی آواز میں میرے کان میں پہنچتے تھے۔ ہر دفعہ میری روح خدا کے حضور سجدے کرتی تھی۔ کہ خدا نے ہمیں وہ دن دکھایا جسکے وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آج سے تقریباً نوے برس پہلے کئے گئے تھے۔ بہت سے ایسے الہامات ہیں میں ان کا ذکر چھوڑتے ہوئے چند ایک کا ذکر کر دیتا ہوں۔

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"

یہ واقعہ بھی گذر چکا ہے اس سے پہلے صد سالہ جشن کے موقعہ پر بھی ہمیں یہی تمنا تھی۔ جائزے لئے گئے تو تمام طرف سے خود قادیان والوں نے بھی یہی لکھا کہ ابھی حالات سازگار نہیں ہیں اور حالات خطرناک ہیں۔ پنجاب میں بھی امن نہیں ہے اس لئے آپ نہ تشریف لائیں حالانکہ میری دلی خواہش

یہ تھی کہ میں آؤں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رؤیا بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:

"اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ" جس خدا نے قرآن کریم پر عمل کرنا تیرے لئے فرض قرار دیا ہے وہ لازماً تجھے اپنے معاد کی طرف اس آخری مستقل قیام گاہ کی طرف واپس لے کر آئے گا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوْ الْمَجْدِ وَالْعُلٰی پھر آپ کو الہام ہوا: وقل رب ادخلنی مدخل صدق اور کہہ کہ اے میرے رب مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکہ میں) داخل کر یہ ترجمہ جو ہے چونکہ لکھنے والے نے تفسیر صغیر سے لیا ہے اس لئے یہاں لفظ مکہ کا لکھا گیا ہے۔ قرآنی دعا میں نہ صرف یہ کہ مکہ کا ذکر نہیں بلکہ جس مقام کا ذکر ہے وہ کوئی ظاہری مقام نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک مرتبے کا ذکر ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہونا تھا۔ لیکن اس کی ذیل میں ظلی طور پر کے کا ذکر شامل ہے۔

مؤرخہ 28 دسمبر 1991ء کو اپنے اختتامی خطاب میں آپ نے تمام مذاہب کی مقدس کتب کے حوالہ جات پیش کئے، جس میں ایک خدا کی عبادت اور انسان کو انسان سے محبت کرنے کی تعلیم دی گئی تھی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے برصغیر میں بسنے والی اقوام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں آپ کی بزرگ کتابوں کے حوالے سے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وقت ہے کہ جلد ایک دوسرے سے محبت کے تعلق جوڑ لو اور نفرتوں کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ لو، ورنہ اس دنیا میں تم زندگی کے فیشن سے دور جا پڑو گے، ایسے انقلابات برپا ہو چکے ہیں جس کا میں نے آغاز میں ذکر کیا تھا۔ جن کے نتیجے میں مغربی طاقتیں ایک نئی شان کے ساتھ اور نئے یقین کے ساتھ اور ایسے عزم کے ساتھ دنیا پر قبضہ کرنے والی ہیں کہ جس کے بعد کمزور ملکوں کے تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ کس طرح ان سے وہ چھٹکارا حاصل کریں۔ یہ طاقتیں اگرچہ عوام کی مزاج کی پوری طرح مظہر ہوں یا نہ ہوں لیکن مغربی سیاست بحیثیت ایک سیاست کے اسی طرح ابھر رہی ہے اور انہی رستوں پر چل پڑی ہے کیونکہ بدنصیبی سے اس سیاست کی باگ ڈور آج امریکہ کے ہاتھ میں ہے اور امریکہ تکبر کے آخری مقام تک جا پہنچا ہے۔ جس کے بعد پھر تنزل کا آغاز شروع ہو جایا کرتا ہے... دیکھئے کہ ہم غریب ملکوں کے بجٹ زیادہ تر اپنے دفاع کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ دفاع کس کے خلاف، ایک اور غریب ملک کے خلاف اور وہ غریب ملک اپنے بجٹ کا زیادہ حصہ اپنے دفاع کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اور خطرہ ہر ایک کو دوسرے سے ہے۔ اس بے چینی کی حالت میں آپ کے عوام کیسے زندگی کے دن گزار سکتے ہیں، جس قوم کی دولت کی بھاری اکثریت ایک دوسرے کا خون چوسنے کے لئے آلات خریدنے میں خرچ ہو جائے۔ اس قوم کے غریب عوام کو کون خون دے گا۔ جب جنگیں ہوں گی تو غریب کا خون ہی ہے جو دوبارہ جنگوں میں جھونکا جائے گا۔ یہ سیدھی سی بات ہے یہ کھلا مسئلہ ہے۔ اسے کیوں آج قومیں نہیں سمجھتیں اسے کیوں آج قوموں کے سربراہ نہیں دیکھتے۔" (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 1991ء)

مؤرخہ 3 جنوری 1991ء کو آپ نے درویشان کرام کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"جہاں تک منصوبوں کا تعلق ہے ان کو تفصیل کے ساتھ سمجھا دیا گیا ہے کہ کس طرح منصوبے بنانے ہیں۔ کس طرح ان پر عمل درآمد کرنا ہے۔ ان کو یقین دلا دیا گیا ہے کہ اگرچہ ظاہری طور پر آپ غریب ہیں اور بڑے بڑے امید افزاء اور تمناؤں سے بھرپور منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتے لیکن کھلے دل کے ساتھ خوب منصوبے بنائیں اور بالکل پرواہ نہ کریں کہ ان پر کیا خرچ آتا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے غریب نہیں ہے۔ اور ساری عالمگیر جماعت احمدیہ آپ کی پشت پر کھڑی ہے۔ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہمیشہ قادیان کی ممنون احسان رہے گی۔ اور ان درویشوں کی ممنون احسان رہے گی جنہوں نے بڑی عظمت کے ساتھ بڑے صبر کے ساتھ بڑی وفا کے ساتھ اس امانت کا حق ادا کیا جو اُن کے سپرد کی گئی تھی اور لمبی قربانیاں پیش کیں۔ اس لئے اب کوئی خوف نہیں آپ کو کوئی کمی نہیں۔ اللہ کے فضل کے ساتھ جتنے مفید کارآمد منصوبے آپ بنا سکتے ہیں اور ان پر عمل کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی تمام ضرورتیں عالمگیر جماعتیں پوری کریں گی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اس لحاظ سے بہت حد تک نظر انداز ہوتا رہا ہے۔ اس میں ہم سب کا قصور ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔

(خطبہ جمعہ بمقام مسجد اقصیٰ قادیان)

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے سفر قادیان کی برکات کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جب کسی زمین پر اپنے مبارک قدم رکھتے ہیں، تو اُس زمین کی برکتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اُس کی فضائیں اُن کی سانسوں سے بابرکت بن جاتی ہیں۔ حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ کی آمد سے بہت پہلے مشرقی پنجاب کے رہنے والے دہشت گردی اور ہولناک فسادات کی مصیبتیں برداشت کر رہے تھے۔ سینکڑوں لوگ مارے گئے، ہزاروں بچے یتیم ہو گئے، سینکڑوں عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ حکومت اور دوسری تنظیمات نے اس کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔ پنجاب میں رہنا، سفر کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ سینکڑوں لوگ پنجاب چھوڑ کر دوسرے صوبوں میں چلے گئے تھے۔

ایسے خوفناک حالات میں حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ پنجاب اور قادیان تشریف لائے۔ آپ نے اس مقدس صوبہ میں قیام امن کے لئے خصوصی دعائیں کیں، اپنی تقاریر میں لوگوں کو سمجھایا، بہت سے لوگوں نے آپ کی تقاریر کو براہ راست سنا بہت نے ٹی.وی ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ سنا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا، اور پنجاب کی فضاء آہستہ آہستہ پرامن ہونے لگی۔ اور آپ کے سفر کے چند ماہ بعد پنجاب کا امن بحال ہونے گا۔ اس کی رونق و خوشیاں واپس آنے لگیں۔ آپ کی آمد کی اس برکت کا اعتراف غیر مسلم حضرات بھی کیا کرتے تھے۔

(۲) حضور رحمہ اللہ جب قادیان تشریف لائے تھے، تو آپ نے انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار فرمایا تھا کہ قادیان کے باشندگان کو علاج و معالجہ کی سہولیات مہیا نہیں ہیں۔ پہ آپ نے ایک معیاری اور جدید طبی آلات سے آراستہ ہسپتال تعمیر کرنے کا منصوبہ جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اور اس منصوبہ کے مطابق قادیان کے وسط میں ریتی چھلہ کی زمین پر ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر ہوا۔ اور اس کی تعمیر پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوا۔ الحمد للہ اس جلسہ سالانہ سے یہ اپنا کام شروع کر دے گا۔

(۳) حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے قادیان اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں قائم کروا دیں۔ جس سے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی ہر مذہب و فرقے کے مریضوں کو مفت دوائی دی جاتی ہے۔ اور ماہرین اس کا بلا معاوضہ علاج کرتے ہیں۔ اب تک ہزاروں لوگوں نے ان ڈسپنسریوں سے علاج کروایا اور شفایاب ہوئے۔

(۴) اس کے علاوہ قادیان اور ہندوستان کے افراد جماعت کو بیکاری کا سامنا تھا۔ آپ نے قادیان میں متعدد صنعتوں کے قیام کے منصوبے جماعت کے سامنے رکھے۔ بیرون ہند سے بعض ماہرین قادیان آکر نوجوانوں کو بجلی صنعت سے متعلق تربیت دیتے رہے۔ تاکہ بجلی آلات تیار کر کے اپنے روزگار کا سامان کر لیں۔ نیز نوجوانوں کو آسان شرطوں پر قرضے اور امداد دی گئی تاکہ ہر نوجوان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

(۵) قادیان میں افراد جماعت کو قلت مکانیت کا سامنا تھا۔ آپ نے بیوت الحمد کالونی اور کثیر تعداد میں نئے مکانات تعمیر کروانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ الحمد للہ بہت حد تک اس مشکل کا ازالہ بھی ہو گیا ہے۔

(۶) مجلس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے لئے جدید دفاتر اور عمارتوں کی تعمیر بھی آپ ہی کی توجہ کے نتیجہ میں پایہ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ ہر سہ تنظیمات کے اراکین ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔

(۷) ہندوستان میں وسیع پیمانے پر دعوة الی اللہ کا کام شروع ہوا۔ ہر صوبے میں متعدد مساجد اور مراکز جماعت تعمیر ہوئے۔ اور ایک جدید دینی ادارے "جامعة المبشرین" کا اجراء ہوا۔ جس میں تین سالہ نصاب مقرر کیا گیا۔ یہاں سے فارغ التحصیل معلمین تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دینے لگے۔

(۸) ہندوستان کی ہر معروف زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کروایا گیا۔ اور ہندی، گورمکھی، کشمیری، بنگالی، اڑیہ آسامی، تامل، ملیالم، گجراتی، مراٹھی، تلگو، نیپالی، زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر اہل زبان کے مطالبہ پر اُس کا مطلوبہ ترجمہ قرآن مجید فراہم کیا جاتا ہے۔

(۹) احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن سے استفادہ کے لئے ہر ممکن کوششیں کی گئیں۔ ڈشیں لگوائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی اکثر جماعتوں میں ایم.ٹی.اے. سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی برکتیں ہیں۔ مگر حسب گنجائش اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

اس مضمون کے آخر پر سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو آپ نے اپنی خلافت سے بہت قبل دیکھی تھی۔ وہ رؤیا درج ذیل ہے:

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"میں نے دیکھا کہ میں مسجد مبارک ربوہ میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک بہت بڑی تقریب ہو رہی ہے جس میں تمام انبیاء علیہم السلام شامل ہیں۔ مجھے طبعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش ہوتی ہے کہ ایسی عظیم الشان تقریب جس میں تمام انبیاء جمع ہیں تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور ہونگے چنانچہ میرے دل میں طبعی خواہش ہے کہ میں آپ کو دیکھوں مگر مجھے بتایا جاتا ہے کہ اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کر رہے ہیں۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے۔ وہاں میں حیران ہوں کہ جماعت میں سے مجھے کیوں نمائندگی ملی ہے اور میرے علاوہ اور کسی کو نہیں ملی۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلاش کرنے لگتا ہوں اور ان انبیاء سے بھی ملتا ہوں۔

یہ ایک بیحد خوشی کا ماحول ہے اور اس مجلس میں ایک عجیب شان دلربائی ہے کہ جو دنیا میں کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ سارے انبیاء ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔ جیسے خوشی کی تقریب میں ایک دوسرے سے ملا جاتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلاش کرتا ہوں اور کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے مسجد مبارک کے مشرقی برآمدہ کے بیرونی در کے قریب مل جاتے ہیں اور یہ محسوس کر کے کہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں

باقی صفحہ نمبر (۶۵) پر ملاحظہ فرمائیں

خلافتِ خامسہ کے بارہ میں

انتخابِ خلافت سے قبل دکھائی جانے والی مبشر خوابیں

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ جب تک وہ اعمالِ صالحہ کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھیں گے، وہ انہیں خلافت کے انعام سے نوازتا رہے گا۔ اس آیتِ کریمہ میں اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ خلیفہ کا انتخاب اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا۔ اگرچہ مومنین کو اعزاز کے طور پر یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ انتخاب کے وقت اپنی رائے کا اظہار کریں، لیکن اس حقیقت میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس وقت مومنین کے دل اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرف کے تابع اسی شخص کا انتخاب کرتے ہیں جو دراصل خدا تعالیٰ کی نظر میں پہلے سے منتخب ہو چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جماعتِ مومنین پر یہ بھی احسان ہے کہ وہ ان کے دلوں کی تقویت اور ایمانوں کے اضافہ کی خاطر وقت سے پہلے بھی بعض مومن مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں کو بھی اپنے اس فیصلہ سے وضاحتاً یا اشارۃً آگاہ فرما دیتا ہے تا وہ اس خدائی تقدیر کے بالآخر حقیقۃً ظاہر ہونے پر اس بات کے گواہ ٹھہریں اور یہ سب امور باقی مومنین کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں۔ ایسے خوش قسمت افراد کا ہمیشہ یہ طریق رہا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ملنے والے اس علم کو کبھی بھی وقت سے پہلے برملا ظاہر نہیں کرتے بلکہ اس کو ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اسے اپنے سینوں تک یا اپنے قریب ترین چند افراد تک محدود رکھتے ہیں۔ اور یہی صحیح طریق ہے۔

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور کے آغاز سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سینکڑوں احباب و خواتین اور بچوں کو خلافتِ خامسہ کے بارہ میں بہت واضح خوابیں دکھائیں۔ ان میں سے بطور نمونہ انتخاب کردہ چالیس ایمان افروز خوابیں احباب جماعت کے ازدیادِ ایمان کے لئے پیش خدمت ہیں۔

(۱)

جرمنی سے مکرم مقصود الحق صاحب ابن مکرم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب مرحوم نے ۲۸۔ اگست ۲۰۰۳ کو لکھا:

''کنفرم کرنے کی خاطر آج میں نے اپنی امی کو فون کیا تھا انہوں نے بتایا کہ تمہارے ابا کی وفات (۳۰ دسمبر ۱۹۹۵) سے دو تین سال قبل کی بات ہے کہ صبح سویرے اٹھنے پر انہوں نے بتایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ ہے جسمیں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد ایک دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہیں انکے ہاتھ میں دو ہار ہیں ایک بڑا ہار ہے ایک چھوٹا ہار ہے۔ آپ دائرے میں بیٹھے ہوئے تمام افراد پر نظر ڈالتے ہیں اور بڑا ہار صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور چھوٹا ہار خاندان کے ایک اور بزرگ جو بڑی عمر کے ہیں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔

یہ خواب بیان کر کے تمہارے ابا نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دونوں وجودوں سے اپنے دین کے لئے اہم کام لے گا انہوں نے کہا کہ میں نے یہ خواب تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ خدا جانے اسوقت میں موجود ہوں یا نہ ہوں۔ میری امی نے کہا ہے کہ خواب کو بیان کرتے ہوئے الفاظ میں تو فرق ہو سکتا ہے لیکن اسکا مفہوم یہی تھا''۔

(۲)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے مکرم اکرام اللہ صاحب چیمہ۔ جرمنی لکھتے ہیں:

''غالباً ۱۹۹۷ میں خاکسار نے دیکھا کہ آپ ہمارے گھر واقع ربوہ میں تشریف لائے ہیں اور آپ نے حضور والی پگڑی پہن رکھی ہے اور لباس بھی حضور والا ہے، میں آپ کو حضور کر کے مخاطب ہوتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ حضور آپ اکیلے ہی آگئے، کوئی باڈی گارڈز ساتھ نہیں، پھر میں پوچھتا ہوں کہ حضور یہ کیسے ہو گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اللہ کا فضل ہے جو مجھ پر ہوا ہے، تھوڑی دیر کیلئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ کی روح اللہ کا شکر ادا کرنے آسمان پہ چلی گئی ہے۔ میں آپ کو بازو سے پکڑ کر ہلاتا ہوں، تو پھر آپ کو ہوش آگئی ہے پھر آپ چلنے لگتے ہیں''۔

خواب کے دوران آپ کا نام مجھے بتایا گیا ''مسرور احمد'' اس سے پہلے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا، پھر جب میں ربوہ دس سال کے بعد گیا تو آپکو دیکھا خدا کی قسم بالکل آپ وہی تھے۔ خواب میں میں نے آپ کے چہرے پر اتنا نور دیکھا جس کی مثال اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی''۔

(۳)

مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب ابن مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مرحوم راولپنڈی لکھتے ہیں: ''میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عرض کرتا ہوں دسمبر ۱۹۹۹ میں خاکسار نے ایک خواب دیکھا جو درج ذیل ہے:

''دسمبر ۱۹۹۹۔ میں اسلام آباد (پاکستان) کی مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑے کمرے کے باہر ایوبی صاحب (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی گاڑی چلایا کرتے تھے) کھڑے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ سب لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں! وہ کہتے ہیں میں آنے والے خلیفۃ المسیح کا پہرہ دے رہا ہوں۔ میں ان سے کہتا ہوں مجھے بھی تو دیکھنے دیں نئے خلیفۃ المسیح کون ہیں میرے مسلسل اصرار پر وہ حامی بھرتے ہیں اور وعدہ لیتے ہیں کہ تم کسی کو بتاؤ گے نہیں۔ جب میں کمرے میں داخل ہوتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد تشریف فرما ہیں اور اُس کے ساتھ میری آنکھ کھل جاتی ہے۔''

(۴)

مکرمہ امۃ النصیر منیر صاحبہ محلّہ دارالنصر وسطی۔ ربوہ نے لکھا:

''۱۹۹۹ اُس ماہ کا ذکر ہے جب حضرت صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب (اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے) کو بدنصیبوں نے شہید کر دیا۔

دیکھتی ہوں کہ ایک کمرے میں داخل ہوئی ہوں وہ کمرہ نہیں بلکہ بہت بڑا ہال ہے۔ دروازے سے دو چار قدم اندر گئی ہوں تو کھڑی ہو کر دیکھ رہی ہوں کہ خلیفۃ المسیح الرابع اردو کلاس لے رہے ہیں آپ کا رخ دروازے کی طرف ہے۔ اتنے میں باہر سے مجھے آواز پڑی ہے میں نے پلٹ کر دیکھا کہ کون ہے لیکن کوئی نظر نہیں آیا تو میں دوبارہ حضور ایدہ اللہ کو دیکھنے لگی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایدہ اللہ غائب ہو گئے ہیں اور کرسی پر ایک درمیانی عمر کے شخص تشریف فرما ہیں۔ میں بڑے غور سے دیکھے جا رہی ہوں۔ اچھی طرح دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

پیارے آقا! میں نے اپنا خواب کسی کو نہیں سنایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور بار بار دعائیں اور گریہ وزاری کی کہ اللہ میاں وہ شخص کون تھا مجھے تو نے چہرہ دکھا دیا میں تو جانتی نہیں وہ کون ہیں؟ نام کیا ہے؟

میں اپنے حلقہ کی ممبرات کو احمد نگر حضور ایدہ اللہ کے باغات میں لیجانے کے لئے چٹھی (اجازت نامہ) لینے امیر مقامی کے دفتر کے اندر داخل ہوئی۔ پیارے آقا! اُس وقت جب آپ نے مجھے مخاطب کرنے کے لئے چہرہ اٹھایا تو میں سر سے پاؤں تک پسینے سے شرابور۔ کہ یہ تو وہی چہرہ ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔''

(۵)

مکرم ناصر محمود احمد صاحب اپنے خط مورخہ ۱۰ مئی ۲۰۰۳ میں لکھتے ہیں:

''آج سے قریباً دو سال قبل جب خاکسار گنی کناکری میں ملازم تھا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی تصویر جو کہ لکڑی کے فریم میں ہے۔ ایک صاحب اُٹھائے ہوئے مجھے دکھاتے ہیں۔ تصویر میں ایک شخص پگڑی میں ملبوس کھڑا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے تو آواز آتی ہے کہ یہ اگلے خلیفہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ انکا نام کیا ہے تو آواز آتی ہے مرزا مسرور احمد۔ اگلے روز صبح میں نے اس خواب کا ذکر مولانا خوشی محمد شاکر مبلغ گنی کناکری سے کیا۔ آپ نے کہا کہ اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کریں جب تک ایسا ہونا جائے۔ مگر خلیفہ الرابع'' کی وفات پر قبل از انتخاب میں نے یہ خواب اپنی والدہ کو سنادی تھی۔''

(۶)

مکرمہ امۃ المصور صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ اپنے خط محررہ ۲۱ جنوری ۲۰۰۴ میں بیان کرتی ہیں:

''میں اپنی ایک خواب کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو میں نے ۲۳ اپریل ۲۰۰۲ کو دیکھا تھا۔ میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میں خطبہ سُن رہی ہوں جو خلیفۃ المسیح الرابع'' دے رہے ہیں۔ اور اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کی جگہ آپ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خطبہ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور میں جب خطبہ سُن بیٹھتی ہوں تو میں اکیلی ہوں اور جب حضور خلیفۃ المسیح الرابع غائب ہوتے ہیں تو میں دیکھتی ہوں کہ میرے سامنے بہت زیادہ عورتیں بیٹھی ہیں تو میں ان سے پوچھتی ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے کہ ابھی تو خلیفہ الرابع خطاب فرما رہے تھے۔ اب یہ کون خطاب فرما رہے ہیں۔ وہ عورتیں مجھے بتاتی ہیں کہ آپ کو نہیں پتہ یہ مرزا مسرور احمد صاحب ہیں جو ہمارے خلیفہ ہیں۔ یہ خواب میں نے ۲۵ اپریل ۲۰۰۲ کو اپنے گھر جا کر اپنی کزن کو سنائی تو اس نے کہا تمہارے پاس یہ خواب اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ یہ اب کسی کو نہیں سنانی۔''

(۷)

مکرم ڈاکٹر ہارون شریف رندھاوا۔ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی اپنے خط محررہ ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ میں بیان کرتے ہیں:

''خاکسار حضور کی خدمت میں اپنی ایک خواب پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے جو کہ خاکسار نے قریباً ایک سال قبل کامرہ قیام کے دوران دیکھی تھی۔ تفصیل اس خواب کی یوں ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک ملاقات کرنے والا سادہ سا کمرہ ہے جس کے وسط میں لکڑی کی ایک بڑی میز (کانفرنس ٹیبل) ہے اس میز کے صرف ایک طرف کرسیاں لگی ہوئی ہیں جن میں سے ایک پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مسند نشین ہیں اُن کے آگے اور بھی کوئی سات یا آٹھ کے قریب کرسیوں پر کچھ بزرگ افراد بیٹھے ہوئے ہیں جن کے سروں پر بھی پگڑیاں ہیں۔ افراد جماعت قطار بنا کر باری باری اندر آ رہے ہیں اور حضور سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ خاکسار حضور سے مصافحہ کرنے سے پہلے جونہی نگاہ اوپر کرتا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بجائے آپ یعنی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سر پر پگڑی باندھے

اُسی کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور افراد جماعت آپ ہی سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ اسکے بعد خاکسار بیدار ہو گیا۔ خاکسار نے بطور سند وامانت صبح اُٹھ کر ساری خواب اپنی اہلیہ کو سنائی تھی۔''

(۸)

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر فلسطین نے عربی زبان میں اپنے خط محررہ ۲۸ مئی ۲۰۰۵ میں جو تحریر کیا اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

''مئی ۲۰۰۲ میں میں نے ایک فلسطینی دوست سے رابطہ کر کے کہا امسال آپ بھی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوں انہوں نے کہا کہ میں استخارہ کر کے بتاؤں گا۔ چند دن کے بعد انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں لندن گیا ہوں اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہوئی ہے لیکن حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے نہیں بلکہ کوئی اور خلیفہ ہیں اور اس دوست (امجد کمیل) نے اس خلیفہ کا حلیہ بیان کرنا شروع کر دیا کہ انکی داڑھی چھوٹی ہے آنکھیں اسطرح کی ہیں وغیرہ۔ میں نے کہا میں یہ نہیں سننا چاہتا لیکن مجھے سمجھ آگئی کہ شاید حضرت خلیفۃ الرابع کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ بہر حال میں اس خواب کو بھول گیا۔

جب اپریل ۲۰۰۳ میں حضرت خلیفۃ الرابع کی وفات ہوئی اور مکرم عطاء المجیب راشد نے خاکسار کو فون کے ذریعہ انتخاب خلافت کمیٹی کے ممبر ہونے کی اطلاع دی تو اس بھاری ذمہ داری کے احساس سے مجھے تو جان کے لالے پڑ گئے بہت دعائیں کیں اور کروائیں۔ جب لندن پہنچے اور مغرب وعشا کی نمازوں کے بعد جب انتخاب کیلئے مسجد میں داخل ہونے کی غرض سے قطار بنا کر کھڑے تھے تو میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ جس شخصیت کو خلیفہ بننے کیلئے میں ووٹ دینا چاہتا تھا وہ شخصیت میرے پیچھے کھڑی ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جسکو میں خلیفہ کیلئے ووٹ دینا چاہتا ہوں یہ نامناسب لگتا ہے کہ میں اسکے آگے کھڑا ہوں لہذا اس قطار سے نکل کر آخر پر آ گیا۔ اس وقت دو آدمی آئے ایک چوہدری حمید اللہ صاحب تھے جبکہ دوسری شخصیت کو میں نہیں جانتا تھا لیکن ایک برقی چمک کی سی تیزی سے وہ شخصیت میرے دل میں اتر گئی اور میں سوچنے لگا کہ یہ آخر ہیں کون اور اس سوچ کا عالم یہ تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ شاید میں مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی مر جاؤں گا۔

دوران اجلاس مرزا مسرور احمد صاحب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن کی صورت برق رفتاری سے میرے دل میں اتر چکی ہے۔ لہذا وقت انتخاب میں نے انہی کے لئے ووٹ دینے کو ہاتھ کھڑا کیا تو دیکھا اکثریت نے انہی کو ووٹ دیا ہے۔ یوں غم کی کیفیت جاتی رہی اور ایسی خوشی نصیب ہوئی کہ مجھے زندگی میں ایسی خوشی کوئی نہیں ملی۔ واپسی پر فلسطین میں مکرم ھانی طاہر کے گھر مکرم امجد کمیل سے ملاقات ہوئی جنکے گھر ایم ٹی اے نہیں تھا اور انہوں نے ابھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر نہیں دیکھی تھی اس ملاقات میں میں نے انکو حضور کی تصویر دکھائی تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن سے میں نے رویا میں ملاقات کی تھی۔ حتی کہ کوٹ اور کرسی بھی وہی ہیں۔

اب میں تمام منافقین کو کہتا ہوں کہ اگر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا نے خلیفہ نہیں بنایا تو بتائیں کہ کس نے قبل از وقت مکرم امجد کمیل کو انکی صورت دکھا دی اور کس نے مجھے قطار سے نکل کر پیچھے جانے پر مجبور کیا اور مجھے وہ صورت دکھا دی جو میرے دل میں اتر گئی جس کو میں جانتا تک نہ تھا۔''

(۹)

مکرم محمد عبداللہ سپرا صاحب آف جرمنی حضور انور کے نام اپنے مکتوب میں دو خوابوں کا ذکر کرتے ہیں:

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات سے چند ماہ پہلے خاکسار پاکستان جانے لگا تو رات کافی دیر تک سامان پیک کرتا رہا۔ پریشانی تھی سو نہیں سکا۔ تھوڑی دیر کے لئے لیٹا تو آنکھ لگ گئی۔ تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے اس میں سب سے اوپر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت خوبصورت تصویر لگی ہوئی ہے اور بڑی ترتیب سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا میاں مسرور احمد صاحب کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ پھر میں دیکھ کر درود شریف پڑھنے لگتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب کی تصویر سے ایک بہت بڑی لائٹ نکل رہی ہے۔ پھر جب میں بڑی توجہ سے دیکھتا ہوں کہ تصویر ہے یا حضرت میاں صاحب آپ کھڑے ہیں آگے تصویر ہلتی ہے تو کہتا ہوں '' یہ تو میاں صاحب آپ خود ہیں تو یہ حالت جاتی رہی۔ بڑے زور زور سے درود پڑھ رہا تھا''۔

☆'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے ایک دن بعد میری بیٹی مریم عمر ۱۳ سال نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں''۔

(۱۰)

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی ضلع لودھراں پاکستان اپنے خط محررہ ۲۸ اپریل ۲۰۰۳ء میں تحریر کرتے ہیں:

''فروری ۲۰۰۳ء کی آخری تاریخیں تھیں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وفات پا گئے ہیں۔ خواب میں ہی مجھے اتنا غم تھا روئے چلا جا رہا تھا اور ظاہری آنسو بھی محسوس کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد روتے روتے میں کہہ رہا تھا کہ حضور تو فوت ہو گئے ہیں اب نیا خلیفہ کون ہو گا۔ معاً میرے دل میں ڈالا گیا کہ مرزا مسرور احمد جو ہیں۔ یہ خواب میں نے اپنے امیر صاحب ضلع چوہدری منیر احمد صاحب کو بھی سنائی تھی''۔

(۱۱)

مکرم شیخ نثار احمد صاحب سمن آباد لاہور ۲۶ اپریل ۲۰۰۳ کے خط میں لکھتے ہیں:

'' خاکسار نے آج سے تقریباً ایک ماہ قبل لاہور میں خواب دیکھا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ وفات پا گئے ہیں اور صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفہ چن لیا گیا ہے۔۔۔ خاکسار نے اپنی والدہ اور اپنی بیگم کو صبح یہ خواب سنایا۔۔۔ خاکسار خدا تعالیٰ کے پاک نام کی قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ خاکسار نے یہ خواب اسی طرح دیکھی۔''

(۱۲)

مکرمہ نصیرہ لیاقت صاحبہ دار الرحمت غربی الف ربوہ اپنے خط محررہ ۲۶ اپریل ۲۰۰۳ میں لکھتی ہیں:

'' حضور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے دوران اُن کے آپریشن سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا جو میں آپ کو سنانا چاہتی ہوں۔ میں رات کو حضور کی صحت کے لیئے دعا کرتی کرتی سوئی کہ خواب میں میں خود سے کہتی ہوں کہ '' ہائے حضور فوت ہو گئے ہیں۔۔۔ اب میاں مسرور صاحب خلیفہ بنیں گے'' ساتھ ہی ایک دم میری آنکھ کھل گئی۔ میں سخت بے چین ہوئی حضور کے لئے بہت دعائیں کرتی تھی پھر حضور کے آپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور کو جب صحت دی تو میں نے مسرور کا مطلب خوشی کا اخذ کیا اور میں بہت خوش تھی کہ خدا نے حضور کو صحت دے کر ہمیں خوشی دی ہے۔ اور جب میں نے اچانک حضور کی وفات کی خبر سنی تو دل کانپ اٹھا اور ساتھ ہی وہ خواب دوبارہ میرے ذہن میں آ گئی تو اس رات میں نے آپ کا نام ایک پرچے پر لکھ کر اُس کو بند کر کے اپنی بیٹی کو دیا کہ اس کو تالے میں رکھ دو یہ میری امانت ہے جب میں کہوں تو اس کو کھولنا۔ جب خدا نے ہمیں دوبارہ خلافت کی نعمت عطا کی اور جونہی آپ کا نام بولا گیا تو میں نے بے اختیار الحمدللہ کہا اور بیٹی سے کہا جاؤ اور پرچی نکال کر اُس کو پڑھو اس سے ایمان بڑھتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔''

(۱۳)

مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب زعیم انصار اللہ مرہ یال ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:

'' جن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار تھے خاکسار ان دنوں اپنے بیٹے مربی سلسلہ (ڈنگا بنگیال) ضلع راولپنڈی اپنے کام کے سلسلے میں اُن کے پاس گیا ہوا تھا۔ مربی صاحب کا نام سید سعید الحسن ساجد ہے۔ رات کو میں نے ایک خواب دیکھی جو کہ درج ذیل ہے ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں ہماری جماعت کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ایک سٹیج لگا ہوا ہے جماعت کے علماء کرام اور بزرگان سلسلہ عہدیدار موجود ہیں اچانک آپ یعنی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے سر پر خلافت کی پگڑی ہے میں دیکھ کر حیران ہوتا ہوں اور کسی سے پوچھتا ہوں کہ خلیفہ صاحبزادہ صاحب بن گئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ ابھی دیر ہے۔ میں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تو صحت مند ہو رہے ہیں۔ مجھے کہا گیا کہ ابھی دیر ہے خلیفہ یہی ہونگے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔۔۔ اس خواب کا گواہ مربی سلسلہ ڈنگا بنگیال ہے۔ میں نے اسی دن بتادی تھی۔''

(۱۴)

مکرم محمد داؤد نعمان آف حیدر آباد۔ انڈیا تحریر کرتے ہیں:

'' ۲۲ اپریل کی رات ایم ٹی اے پر ہم سب لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھ رہے تھے۔ اسی طرح میں بھی دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ بہت دعائیں بھی کر رہا تھا کیونکہ مجلس انتخاب خلافت بیٹھ چکی تھی اور انتخاب عمل میں تھا۔ اُس وقت نیت کے مطابق رات سوا دو سے اڑھائی بجے کے درمیان میں نے نفل ادا کئے۔ اُس کے بعد عادت کے مطابق چھوٹی چھوٹی عربی دعائیں بھی پڑھیں۔ اور اُٹھنے کے لئے جب میں نے اپنا ہاتھ جائے نماز اُٹھانے کے لیئے آگے بڑھایا تو اُسی وقت اچانک میں نے صاف صاف ایک نظارہ دیکھا اور وہ نظارہ یہ تھا کہ میں نے تین ہاتھ دیکھے جس میں سے دو ہاتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے تھے اور تیسرا ہاتھ نئے خلیفہ کا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ جو انگوٹھی حضور رحمہ اللہ اپنے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنا کرتے تھے اُسی انگوٹھی کو آپ نے نئے خلیفہ کے سیدھے ہاتھ میں پہنایا۔ اور اُس نئے ہاتھ کے بیرونی حصے پر ایک کالے رنگ کا نشان میں نے واضح طور پر دیکھا۔ اس نظارے کے تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی پہلی عالمی بیعت لینے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو میں نے یہ غور کیا کہ حضور اقدس کے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن پر ایک کالا نشان ہے۔ جس کو ہم سب نے بھی دیکھا''

(۱۵)

مکرمہ امتہ الرحمن صاحبہ آف خیر پور سندھ پاکستان اپنے خط مورخہ ۲۴ اپریل ۲۰۰۳ میں لکھتی ہیں:

'' انیس اور بیس اپریل ۲۰۰۳ کی درمیانی شب دیکھا کہ ایک بڑا کمرہ ہے جس میں خلافت کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ایک بڑا میز ہے جس کے چوگرد کرسیاں لگی ہوئی ہیں۔ جن پر انتخاب کمیٹی کے اراکین بیٹھے ہوئے ہیں۔ اجلاس میں دو افراد کے نام خلیفہ کے لئے پیش کئے گئے ہیں جن میں سے ایک نام میاں مسرور احمد کا ہے اور دوسرا نام صبح اُٹھنے پر ذہن میں نہیں تھا۔ آپ سے میں متعارف نہیں تھی۔ ۔۔۔ ٹیبل پر جس طرح بیلٹ پیپر ہوتے ہیں اس طرح کی دو ڈھیریاں پڑی ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک ڈھیری بالکل چھوٹی سی ہے اور دوسری ڈھیری اُس سے تقریباً ۳ گنا سے بھی زیادہ ہے۔ جو پرچیاں زیادہ ہیں اُن پر میاں مسرور احمد لکھا ہوا ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ کون خلیفہ بنا ہے وہ فرد جو اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں ان سے بائیں طرف والے مجھے جواب دیتے ہیں کہ میاں

مسرور احمد کے ووٹ زیادہ ہیں۔اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔''

(۱۶)

مکرم محمود احمد صاحب خالد معلم وقف جدید شادیوال ضلع گجرات اپنے مکتوب محررہ ۲۸۔اپریل ۲۰۰۳ میں بیان کرتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر ساری جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے..... اسی بے قراری کے عالم میں رات پونے بارہ بجے ٹی وی بند کیا اور لیٹ گیا۔ یہ مورخہ ۲۱۔اپریل کی رات تھی خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام والا کوٹ اور انگوٹھی پہنائی جارہی ہے اسکے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔

پھر سو گیا اور دوبارہ یہی منظر دیکھا۔ جب آنکھ کھلی تو اڑھائی بجے کا وقت تھا۔ صبح میں نے یہ خواب والا واقعہ ڈائری میں لکھ دیا۔ اور اسکے بعد اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی بتادیا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے نئے حضرت خلیفۃ المسیح کے بارے میں بتایا ہے خواب میں۔ وہ بھی بے چینی سے پوچھنے لگیں کہ پھر جلدی بتاؤ کون ہیں میں نے کہا کہ یہ میں بتاؤنگا نہیں۔ انکے بار بار اصرار کے باوجود میں نے نہ بتایا۔ لیکن اتنا بتایا کہ میں نے اپنی ڈائری میں لکھ دیا ہے لیکن یہ بھی انتخاب کے اعلان کے بعد دکھاؤنگا۔ پھر وہ کہنے لگیں کہ اچھا اتنا بتادیں کہ کیا ''خاندان'' میں سے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔

۲۲۔اپریل رات کو کئی لوگ سوئے نہیں تھے ٹی وی دیکھ رہے تھے کہ رات کے ایک بجے دو اور خواتین بھی ہمارے گھر M.T.A دیکھنے آگئیں۔ رات تین بجکر چالیس منٹ پر جب امام صاحب نے اعلان کیا۔ تو انکے منہ سے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا نام سنتے ہی بے اختیار میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور میں نے اچھل کر ڈائری اٹھائی اور سب کے سامنے کھول کر دکھائی کہ یہ دیکھیں بالکل یہی نام اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے لکھوایا ہے۔ الحمدللہ

اور میں تھا کہ خوشی سے روئے چلا جارہا تھا اور میری اہلیہ صاحبہ اور دو دوسری بہنیں بھی خوش بھی اور حیران بھی تھیں۔ اس موقعہ پر میری بیگم صاحبہ ناصرہ محمود اور دونوں مہمان خواتین بشریٰ نصر اللہ اور مبشرہ نصر اللہ موجود تھیں۔ میں نے اسی ڈائری پہ جہاں خواب لکھا تھا ساتھ ہی ان تینوں کے دستخط کرائے۔

جہاں ہر احمدی نئے حضرت خلیفۃ المسیح کے انتخاب پہ خوش تھا کہ خوف کے بعد امن کی حالت خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق نصیب ہوئی۔ وہاں میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی کہ میرے پیارے اللہ تعالیٰ نے نہایت شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے مجھ ناچیز کو ہاں اک ذرہ بے مقدرت کو اس قابل سمجھا کہ اس دھرتی پر موجود سب سے محترم اور سب سے مقدس اور مبارک وجود کے متعلق قبل از وقت آگاہ فرمادیا۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ بطور ثبوت میرے ہاتھ سے اس مبارک اور محترم و مقدس وجود کا نام بھی لکھوایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

میرے لئے تو یہ انتہائی سنہری لمحہ تھا اور اعزاز کی بات تھی کہ ہاں واقعی میرے پیارے اللہ نے ہاں اس رحمٰن ورحیم نے بے پناہ شفقت کے اظہار کے طور پر اپنے پیارے بندہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ظہور کے متعلق آگاہ فرمایا الحمدللہ فالحمدللہ۔ الحمدللہ رب العلمین۔

(۱۷)

مکرم حنا ظفر ہاشمی صاحبہ لاہور سے اپنے خط محررہ ۲۹ مئی ۲۰۰۳ میں لکھتی ہیں:

''جب حضورؒ کی وفات کے وقت بار بار MTA پر اعلان ہوتا تھا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انتخاب کے وقت ہماری صحیح راہنمائی کرے۔ میں بھی ہر نماز میں اور چلتے پھرتے دعائیں کرتی رہی۔ میں ہر نماز میں یہ دعا کرتی تھی کہ اے خدا بے شک خلیفہ تو ہی بناتا ہے لیکن بنانے والوں کی صحیح راہنمائی کر۔ رات کو لیٹے لیٹے بھی یہی فقرے دہراتی تھی۔ میں نے دو دن لگاتار یہ خواب دیکھے:

۱۔ پہلے دن میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ کوئی مجھے یہ بتاتا ہے کہ (ایک آدمی کی طرف اشارہ کرکے) یہ خلیفہ بنے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس شخص نے کالی ٹوپی پہنی ہوئی ہے اور سر اتنا جھکا ہوا ہے کہ مجھے اس شخص کی شکل نظر نہیں آتی۔ ان کے آگے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا تابوت بھی پڑا ہوا ہے۔

۲۔ دوسرے روز انتخاب سے کچھ گھنٹے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے سوئی۔ تو دیکھا کسی نے ایک کاغذ لاکر مجھے دیا ہے۔ اس پر انگلش میں بہت ہی خوبصورت لکھائی میں ایک لائن لکھی ہوئی ہے۔ لکھا ہوا تو انگلش میں ہے لیکن میں اس کو اردو میں پڑھتی ہوں اس کاغذ پر لکھا تھا:

''مرزا مسرور احمد جماعت کے نئے خلیفہ منتخب ہوگئے ہیں''۔ ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اٹھ کر فجر کی نماز پڑھی۔ اور جلدی سے MTA لگایا۔ اس وقت ٹی وی پر حضور آپ کی تصویر کالی ٹوپی کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر دعا مانگنے والی دیکھی۔ فوراً مجھے اپنے پہلے خواب کی تعبیر نظر آئی۔ ساتھ ہی میں نے آپ کا نام لکھا ہوا پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دونوں خوابوں کی تعبیر مجھے دکھادی''۔

(۱۸)

مکرم مبشر احمد طارق صاحب نگران مربی نظارت دعوۃ الی اللہ ربوہ لکھتے ہیں:

''خلافت کمیٹی کا اجلاس ہورہا تھا خاکسار کی بیت الذکر میں آنکھ لگ گئی تو خواب میں آواز آئی کہ انتخاب مکمل ہوگیا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح منتخب ہوگئے ہیں میں نے پوچھا ''کون'' تو بڑی واضح آواز آئی مسرور احمد اور ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔''

(۱۹)

مکرمہ امۃ القدوس شوکت صاحبہ بنت مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ کارکن الفضل ربوہ اپنے خط محررہ ۰۳۔۴۔۲۵ میں لکھتی ہیں:

'' مورخہ ۲۰۔اپریل ۲۰۰۳ء کو نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد آرام کرنے کے لئے سوگئی۔ تو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم ہے جس میں ہم سب افراد خانہ بھی موجود ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے سفید اچکن زیب تن کر رکھی ہے۔ اور چہرہ مبارک بہت ہی نورانی ہے۔ آپ تبسم فرمارہے ہیں۔ میں حضرت صاحب کے بہت قریب ہوں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہجوم کے سامنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر سلام کررہے ہیں۔ سب لوگ بہت خوش دکھائی دے رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے فرماتے ہیں کہ حضور کو (یعنی حضرت مرزا مسرور احمد صاحب) کو دعائیہ خطوط دے دو۔ ساتھ ہی فرماتے ہیں اللہ بڑا کریم ہے میرے ہاتھ میں خط سفید envelope میں بند ہیں میں آگے بڑھ کر وہ خط حضور کی خدمت میں پیش کرتی ہوں حضور (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) مجھے بہت پیار سے دیکھتے ہیں اور وہ خط پکڑ لیتے ہیں۔''

(۲۰)

مکرم ہدایت اللہ صاحب پیرکوٹی نصیر آباد سلطان ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''۲۰ اپریل کو رات خواب میں دیکھا کہ میں لندن میں ہوں اور بہت سارے لوگ حضور کے جنازے کے پاس کھڑے ہیں۔ اس وقت خاکسار نے حضور کی آواز سنی کہ آپ لوگ کیوں پریشان ہیں۔ مجھے یہاں لندن میں ہی دفن کردیں۔ جب میں نے دوسری طرف دیکھا تو آپ کے سر پر خلافت کی پگڑی تھی۔ میں بہت خوش ہوا اور دل میں کہہ رہا ہوں کہ پہلے تو آپ نے کبھی ایسی پگڑی نہیں پہنی۔ اسکے بعد آنکھ کھل گئی''۔

(۲۱)

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ آف مرید کے ضلع شیخوپورہ ایک خط میں تحریر کرتی ہیں:

''حضور کی وفات کے بعد تیسری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو گاڑیاں جارہی ہیں اور پچھلی گاڑی میں میں بیٹھی ہوں اور حضرت خلیفہ الرابع اچانک گاڑی میں میرے سامنے آئے ان کی ایک جھلک نظر آئی۔ گاڑی میں اور بھی آدمی بیٹھے ہوئے تھے حضور نے ایک آدمی پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا میرے بعد اعجاز کو خلیفہ مقرر کرنا جب اس آدمی نے پیچھے دیکھا تو ان کے چہرے پر ایک بڑے تل یعنی جسے موکہ کہتے ہیں۔ نظر آیا اور اس کے علاوہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر کالے رنگ کا نشان تھا۔ جب آپ نے خلافت سنبھالی اور آپ نے دعا کروائی تو میں نے آپ کو جان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا اور وہی نشان جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائے تھے بالکل اسی جگہ پر نظر آئے آپ کے ہاتھ اور چہرے پر۔ یہ منظر دیکھ کر میں بہت خوش ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا''۔

(۲۲)

امریکہ سے مکرم شیر علی خان بشارت صاحب (ابن صوبیدار عبدالغفور خان صاحب آف ٹوپی) حضور انور کے نام اپنے خط مرقومہ ۲۴ جون ۲۰۰۵ء میں تحریر کرتے ہیں:

''حضور کی خلافت کی خوش خبری خود خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی۔ خلافت کے انتخاب سے تھوڑی دیر پہلے تین دفعہ مجھے اُونگھ آئی پہلی دفعہ جب میری آنکھ کھلی میرے منہ پر یہ الفاظ تھے مسرور احمد۔ دوسری دفعہ مرزا مسرور احمد اور تیسری دفعہ یہ الفاظ تھے مرزا مسرور احمد زندہ باد۔ اگر یہ خدائی تقدیر نہ تھی تو پھر ایسا کیونکر ہوتا۔ میں تو حضور سے خلافت سے پہلے کبھی ملا بھی نہ تھا نہ کوئی ایسا تعلق تھا کہ مجھے یہ نام یاد رہتا۔ یہ تو محض خدا تعالیٰ اس خلافت کے انتخاب پر پہلے سے مبارکباد دے رہا تھا اور ہر شک وشبہ کی رد تھی''۔

(۲۳)

مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ اپنے ۲ جون ۰۵ء کے خط میں حضور انور کے نام لکھتے ہیں:

''خلافت خامسہ کے انتخاب سے ایک دن پہلے خاکسار نماز فجر کے بعد لیٹا تو ایک ایسا منظر میری آنکھوں کے سامنے آیا جو شاید میں کبھی نہ بھلا سکوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم سید خالد احمد صاحب شاہ دونوں کھڑے ہیں اور آسمان سے ایک بہت ہی سفید روشنی کی ایک کرن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک پر پڑی اور آپ کا چہرہ نور ہی نور ہوگیا۔ اس کے بعد میرا دل یقین سے بھر گیا کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مسرور احمد صاحب ہی ہیں۔

آج حضور انور کا جو حلیہ مبارک ہے آسمان سے اترنے والے نور کے بعد بالکل اسی طرح حضور پرنور نظر آتے تھے۔''

(۲۴)

مکرم مسعود احمد صاحب مبارک ڈرائیور نظارت امور عامہ ربوہ حضور انور کے نام ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

''حضور خاکسار نے اپریل ۲۰۰۳ء میں ایک خواب دیکھا تھا جس کا ذکر اپنی والدہ صاحبہ اور چند دوستوں سے کیا تھا۔ یہ خواب میں نے آپ کے خلیفہ بننے سے دس پندرہ روز پہلے دیکھا تھا۔

خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں جو نیا کارپورچ بنایا گیا ہے کی مشرقی جانب کھڑا ہوں۔ آپ کا چہرہ مبارک مشرق کی

طرف اور میرا مغرب کی طرف ہے۔آپ نے پینٹ شرٹ اور سر پر جناح کیپ پہنی ہوئی ہے۔ آپ میرے ساتھ کوئی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ منہ اوپر کر کے بات کر رہا ہوں کیونکہ آپ کا قد بہت لمبا ہے۔ میں حالت خواب میں سوچتا ہوں کہ آپ کا قد اتنا لمبا تو نہیں تھا ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آسمان سے سفید روشنی چمکتی ہے جو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف آتی ہے اور فٹ بال کی طرح گول ہو کر گھومتی ہوئی نیچے آتی ہے اور آپ کے چہرہ مبارک میں جذب ہو جاتی ہے۔ پھر دوبارہ آسمان پر سفید روشنی چمکتی ہے اور پہلے کی طرح عمل کرتی ہوئی آپ کے چہرہ مبارک میں جذب ہو جاتی ہے۔اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے اور یہ وقت صبح کی اذان کا تھا''۔

(۲۵)

مکرم محمد صفدر رانا صاحب آف جرمنی حال لندن اپنی اہلیہ مکرمہ طاہرہ رانا کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا:

''ایک بڑا میدان ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایک بہت عظیم اجتماع میں موجود ہیں۔ مگر سب لوگ شدید غمگین ہیں وجہ معلوم نہیں۔ منظر بدلتا ہے۔ لوگ نماز کے لئے صفیں درست کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز پڑھانے لگے ہیں۔ مگر جب نماز شروع ہوتی ہے تو امام کی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور ہیں مگر کون؟ معلوم نہیں۔ نماز کے بعد حضرت صاحب ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ جس کے نیچے سے ایک بہت ہی شفاف پانی کا نالہ بہہ رہا ہے۔ حضور اقدس کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں اور حضور بہت ہی محبت سے جواب دیتے ہیں۔ عرض کیا کہ میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خداوند انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے اس پر حضور اقدس اپنا دایاں ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے فرماتے ہیں ''اب مسرور کو کہنا''۔اس کے بعد آنکھ کھل جاتی ہے۔ حضور اقدس خدا گواہ ہے مجھے اس سے قبل کبھی موقع نہیں ملا کہ میں آپ کو دیکھتی۔''

(۲۶)

محترمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ (اہلیہ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی) نیوجرسی امریکہ اپنے خط محررہ ۱۴ نومبر ۲۰۰۵ء میں لکھتی ہیں:

'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ۱۹ اپریل ۲۰۰۳ بروز ہفتہ وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگلے روز ۲۰۔اپریل کی صبح جب فجر کی نماز ادا کر کے دوبارہ لیٹی تو آنکھ لگ گئی۔ اور خواب میں دیکھا کہ نئے خلیفہ کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اور اعلان کیا گیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ صبح میں نے یہ خواب اپنے میاں ڈاکٹر کریم اللہ زیروی کو سنائی۔ اور پھر دن کے وقت میرے چھوٹے بھائی اطہر ملک کا فون آیا تو اسکو بھی یہ خواب سنائی تھی''۔

(۲۷)

مکرم جمال الدین صاحب آف ماڈل کالونی کراچی ۷ فروری ۲۰۰۴ کے مکتوب بنام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میں لکھتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی تو دل بہت پریشان تھا میں خدا سے رو رو کر دعا کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خلافت کا انتخاب کرے۔ اگلے دن تہجد پڑھ رہا تھا اور خدا سے التجا کر رہا تھا کہ خدا اپنا فضل کرے کہ میرے کان میں تین دفعہ آواز آئی مسرور۔ مسرور۔ مسرور۔ میں نے کہا الحمدللہ الحمد للہ۔ میں بہت زور سے کہہ رہا تھا میری بیوی مرحومہ اسوقت حیات تھیں وہ کہنے لگیں کہ کیا بات ہے میں نے ان کو بتایا تو وہ کہنے لگیں بہت مبارک ہے۔ پیارے آقا! میں اسوقت آپ کے نام سے بھی واقف نہیں تھا''۔

(۲۸)

مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب کوئٹہ پاکستان حضور انور کے نام اپنے خط محررہ ۷ جون ۲۰۰۳ء میں تحریر کرتے ہیں:

''عاجز نے حضور انور کے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے صرف ایک رات قبل جو خواب دیکھا وہ لکھنا چاہتا ہوں جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ واقعی خلیفہ خدا بناتا ہے۔

مورخہ ۲۱۔اپریل بروز پیر ۲۰۰۳ء کی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز پڑھانے کے بعد جائے نماز سے اٹھ کر تخت پوش پر بیٹھ گئے اور فرمایا:

''لاؤ میاں مسرور اپنا ہاتھ، میں تمہیں انگوٹھی پہنادوں۔'' جس کے بعد حضورؒ نے آپ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہنادی۔'' صبح اٹھ کر میں نے یہ خواب اپنے گھر میں موجود تمام افراد کو سنادی۔ جن میں میرے گھر اور خاندان کے درج ذیل افراد شامل ہیں جو اس خواب کے گواہ ہیں۔ محترم والد صاحب۔ والدہ صاحبہ۔ میری اہلیہ محترمہ اور بیٹا عزیزم محفوظ بشیر احمد۔ بڑے بھائی طاہر احمد صاحب۔ انکے بچے نیز محترمہ بھابھی قدسیہ طاہر صاحبہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ خواب مؤرخہ ۲۲۔اپریل کی رات پوری ہوئی۔ جس کا ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر پوری دنیا نے نظارہ کیا اور سنا۔ الحمدللہ علی ذالک۔''

(۲۹)

مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ۔ضلع سانگھڑ لکھتے ہیں:

''ہماری جماعت فتح پور ضلع سانگھڑ کے ایک دوست مکرم مقصود احمد صاحب نے انتخاب خلافت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ لوگ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو ووٹ دے رہے ہیں۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ میں تو کمزور ہوں اس وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔''

(۳۰)

مکرمہ بشریٰ عباس سلمان صاحبہ۔اونٹاریو کینیڈا سے حضور انور کو ایک خط میں لکھتی ہیں:

''میری ایک بھابھی کا نام مبشرہ ہے اور وہ راچیسٹر امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی (پھوپھی جان) جن کا نام عائشہ ہے اسے خواب میں کہتی ہیں کہ مسلم کے بیٹے عمر کو بتادو کہ مسرور کا انتخاب ہو گیا ہے۔ مسلم میرے بڑے بہنوئی ہیں اور عمران کا بیٹا ہے جو ناروے جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح خدا نے اور بھی لوگوں کے دلوں میں پہلے سے ڈال دیا تھا کہ آپ ہی ہمارے خلیفہ ہوں گے اور اس سے ہمارے ایمان اور مضبوط ہوتے ہیں۔ شکر الحمد للہ شان ہے اس پیارے رب کی جو ہر قدم پر ہمیں دکھاتا ہے کہ یہ جماعت خدا کی ہے۔''

(۳۱)

البحرین سے مکرمہ بشریٰ طیبہ یوسف صاحبہ نے ۲۳/اپریل ۲۰۰۳ء کو حضور انور کی خدمت میں تحریر فرمایا:

''اپنے پیارے امام اور محسن خلیفۃ المسیح کی جدائی کے شدید غم و حزن میں نڈھال تھی اور شب و روز دعا میں مصروف تھی۔ اس حالت میں نماز اور دعا میں بہت کمزوری اور ضعف محسوس کرتی کہ بار بار اونگھ آتی اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے ''مسرور احمد مسرور احمد'' اور کچھ دیر تک دل و دماغ پر یہ احساس چھایا رہتا۔''

(۳۲)

مکرمہ طاہرہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ عزیز الرحمٰن صاحب آف ہڈرز فیلڈ (برطانیہ) نے ۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء کو اپنے خط میں لکھا جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

''۱۶/اپریل ۲۰۰۳ء بدھ کے روز میں نے خواب میں یہ آواز سُنی ''جمعہ کے بعد ادا ہی ہو جائے گی'' اس کے بعد ۱۹/اپریل ہفتہ حضور رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی۔ ۲۱/اپریل بروز سوموار میں نے خواب میں کسی کی آواز سنی۔ آواز یہ تھی ''مسرور احمد'' میں نے پریشانی میں پوچھا ''کون؟ کون؟'' اسی دوران میری آنکھ کھل گئی۔ وقت دیکھا تو صبح کے قریباً ساڑھے چار بجے تھے۔''

(۳۳)

مکرمہ تسنیم لطیف صاحبہ بنت مکرم [illegible] عبداللطیف صاحب آف سرگودھا۔ لاہور سے یکم مارچ ۲۰۰۴ء کے خط میں لکھتی ہیں:

''میرے بیٹے شعیب کا خواب ہے اس رات کا جب خلافت کا انتخاب ہو رہا تھا۔ وہ لاہور ہوسٹل میں تھا اور وہاں MTA کا انتظام نہیں تھا۔ صبح جب میں نے اُس کو فون کیا تو اس نے کہا کہ امی آپ خلافت خامسہ کے متعلق بتانے سے پہلے میرا خواب سُن لیں۔ رات میں نے چھوٹا سا نظارہ دیکھا کہ میاں مسرور احمد صاحب رکوع کی طرح جھکے ہوئے ہیں اور کوئی انہیں خلافت کی پگڑی پہنا رہا ہے۔

جب میں نے اُسے حقیقت کے متعلق بتایا تو کہنے لگا کہ مجھے تو آج یقین ہو گیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔''

(۳۴)

مکرمہ فرزانہ اجمل صاحبہ پارہ چنار ضلع کوہاٹ صوبہ سرحد۔ پاکستان سے ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ء کو حضور انور کے نام ایک خط میں لکھتی ہیں:

''جب پیارے حضور سخت بیمار تھے تو میں نے خواب دیکھا تھا کہ آسمان پر مکہ معظمہ اور ربوہ کی کوئی مسجد ہے اور آسمان گہرا کالا نیلا ستاروں سے بھرا ہے اور کھجوروں کے درخت ہیں اور اونٹ گزر رہے ہیں اور اچانک آواز آتی ہے کہ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مرزا طاہر احمد وفات پاگئے ہیں۔

میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی باہر صحن میں آئی۔ بھائی بھی آگئے تھے، میں نے خواب سنائی تو (انہوں نے کہا ویسے ہی ہے) حضور بیمار ہیں تو تمہارے دماغ میں یہ بات ہے۔ خیر پھر میں سو گئی۔ دوبارہ خواب وہیں سے شروع ہوئی جو پہلے میں نے لکھی ہے۔ پھر آسمان پر سرخ سبز نیلا رنگ مکس ہو کر ادھر ادھر گول گول پھر رہے تھے پھر وہ رک گئے اور اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں وہ ایک ایک کر کے سارے آتے ہیں اور پھر آسمان صاف ہو جاتا ہے۔ اور روشنی (صبح) ہو جاتی ہے بادل ہوتے ہیں اور ستارے بھی ہوتے ہیں پھر ایک تصویر ابھرتی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوتی ہے اور ان کی گود میں ایک بچہ ہوتا ہے اور ایک ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ (وہ تصویر میں نے ایک کتاب میں بھی دیکھی ہے) ادھر تھوڑی سی خواب بھول گئی ہوں کہ کیا آواز آتی ہے۔ پھر آواز آتی ہے کہ یہ نئے خلیفہ ہیں اور آسمان پر ایک تصویر ابھرتی ہے جب میں غور سے دیکھتی ہوں تو وہ دھندلا سی جاتی ہے اور ساتھ نام بھی لکھا ہوتا ہے۔ پانی کی طرح ہو جاتی ہے لیکن چہرہ بھی یاد تھا اور نام بھی۔ پھر سب کو آواز دیتی ہوں کہ وہ آسمان پر نئے خلیفہ کی تصویر دیکھیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرے دن میں نے مردان بہنوئی کو فون پر کہ میں نے اس طرح خواب دیکھی ہے۔ نام بھی بتایا۔ انہوں نے مربی صاحب کو سنائی انہوں نے کہا کیا نام تھا میں نے کہا مسرور تھا۔ م سے شروع ہوتا تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ خواب کسی کو نہ سنائیں۔ میں نے ڈر سے پھر کسی کو نہیں سنائی۔

لیکن جس دن آپ خلیفہ منتخب ہوئے۔ نام سنا آپ کو دیکھا، میں کانپنا اور رونا شروع ہو گئی۔ وہی چوغہ، وہی پگڑی، وہی چہرہ، وہی نام۔ میں حیران رہ گئی۔ میں بہت گناہ گار ہوں اللہ میاں نے مجھے یہ خواب دکھائی۔ میرے لئے بہت دعائیں کریں۔''

(۳۵)

ایک مرحوم درویش کی بیٹی مکرمہ صفیہ حلیمہ اسماعیل صاحبہ قادیان سے ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۳ء کے مکتوب میں لکھتی ہیں:

"خاکسارہ کے دیور نے ۲۳ اپریل ۲۰۰۳ ء ہندوستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے تین بجے جب خاکسارہ کے شوہر نے ان کو جگایا وہ اپنے کمرہ سے اٹھ کر تو آیا لیکن نیند کے آثار اس کے چہرے پر تھے وہ کہنے لگا کہ میں نے اس وقت دیکھا ہے کہ حضرات خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آئے اور فرمایا یہ ناظر اعلیٰ ربوہ ہیں جواب آپ کے خلیفہ ہونگے اور پھر مجھے آپ لوگوں نے جگا دیا۔ اس کے ایک گھنٹے کے بعد ایم ٹی اے سے یہی اعلان ہوا۔ ہم لوگ خدا تعالیٰ کی اس تائید پر خوش ہوئے اور دعا گو ہیں۔"

(۳۶)

گولارچی (سندھ) پاکستان سے مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (سابق صدر لجنہ ضلع بدین) ۱۰راگست ۲۰۰۴ کے خط میں حضور انور کے نام لکھتی ہیں:

"میرے چھوٹے بیٹے رضوان احمد نے ایک خواب دیکھا تھا وہ آپ کی خدمت میں لکھ رہی ہوں تاخیر سے لکھنے پر معذرت خواہ بھی ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ۲۰راپریل کی رات ہمارے خدام مسجد میں ڈیوٹی دے رہے تھے میرے بیٹے کی ڈیوٹی رات کے ۱۲ بجے تک تھی جب دوسرے خدام ڈیوٹی پر آگئے وہ تھوڑی دیر آرام کرنے لیٹا تو آنکھ لگ گئی۔ یہ خواب اس نے یوں بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح بن گئے اور آپ ہمارے پاس کرسی پر تشریف فرما ہیں کہ اچانک ہمارے دیکھتے دیکھتے ہی آپ کی گردن خلاف معمول اُوپر کو بلند ہو رہی ہے میں بہت پریشان ہوں اسی پریشانی میں اپنے قائد صاحب ضلع طاہر احمد کو مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ بھائی جان (اس رات وہ پاس بھی نہ تھے) یہ کیا ہو رہا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ کو پتہ نہیں کہ حضور خلیفۃ المسیح بن گئے ہیں اس لئے آپ کی روح تبدیل ہو رہی ہے اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

(۳۷)

مکرمہ صوفیہ شکور صاحبہ جو ہر ٹاؤن لاہور سے ۱۰رمئی ۲۰۰۴ کے مکتوب بنام حضور انور میں تحریر کرتی ہیں:

"میں نے بار ہا آپ کو خواب میں دیکھا خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وصال سے پہلے خواب میں دیکھتی ہوں کہ ہمارے دادا مرزا احمد دین مرحوم صحابی جماعت احمدیہ خانیوال اور نانا بابو عبدالغفار شہید صحابی جماعت احمدیہ حیدر آباد اور حضور خلیفہ رابع تشریف فرما ہیں۔ اور چار سکے بقدر اشرفی دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں انہیں پہچانتی ہو اور میں غور سے دیکھتی ہوں اور کہتی ہوں جی یہ تو خلیفہ اوّل، خلیفہ دوم، خلیفہ سوم اور یہ خلیفہ رابع ہیں۔ چاروں سکوں پہ تصویر نقش ہے۔ پھر پانچواں سکہ دکھا کے کہا کہ اور اب یہ خلیفہ وقت ہوں گے۔ یہ سُن کر میں پریشان ہوں کہ یہ کیا؟ اتنے میں خلیفہ رابعؒ تشریف لاتے ہیں اور سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر کہتے ہیں کہ اب یہ حضور ہیں۔ ان کا نام میاں مسرور ہے۔ ان کی اطاعت کرنا اور پریشان بالکل مت ہونا۔ سب ٹھیک ہو جائیگا۔ پھر آپ (خلیفۃ المسیح الخامس) تشریف لاتے ہیں اور میری طرف شفقت سے دیکھ رہے ہیں اور ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ ہے۔ دور دور تک ہجوم ہے اور بڑی شان سے آپ سب میں سے گزر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ۔"

(۳۸)

مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب ابن مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مرحوم راولپنڈی لکھتے ہیں: "میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عرض کرتا ہوں:۔

" جنوری ۲۰۰۳۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پیچھے نماز جمعہ ادا کر رہا ہوں حضور کے سلام پھیرنے کے بعد جب حضور انور کی نظر جاتے ہوئے مجھ پر پڑتی ہے تو حضور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کب آئے میں حضور کی دست بوسی کے لئے آگے بڑھتا ہوں اور حضور انور سے مصافحہ کرتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں شیخ صاحب میرے بعد اب آپ نے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سے مصافحہ کرنا ہے اتنی دیر میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضور کے ساتھ آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور میں فوراً صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ کر لیتا ہوں تو حضور انور میری کمر پر تھپکی دیتے ہیں اور اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے"

(۳۹)

محترم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس نے ۲۴۔اپریل ۲۰۰۳ کو حضور انور کے نام ایک خط انگریزی میں لکھا۔ اس کا خلاصہ اردو میں حسب ذیل ہے:

"ہفتہ کی رات کو جب میں ایئر ماریشس کے جہاز میں لندن آرہا تھا تو میں نے بہت دعا کی توفیق پائی۔ میں نے خدا سے عرض کیا کہ میں بہت کمزور اور عاجز انسان ہوں مگر تو نے مجھے مجلس انتخابِ خلافت میں شامل کر دیا ہے۔ خدایا میری بھی اور ساری مجلسِ انتخاب کی راہنمائی فرما کہ وہ اسی شخص کا انتخاب کریں جس کے بارہ میں دراصل تو نے خود فیصلہ کیا ہے کہ وہ خلیفہ منتخب ہو۔ رات کے ایک سے چار بجے کے درمیان جبکہ ابھی میں جہاز ہی میں تھا۔ میں نے آٹھ رکعت نمازِ تہجد ادا کی۔ بعد ازاں آرام کے دوران دو بار میری زبان پر لفظ "مسرور" آیا اور ذہن میں بھی یہی خیال آیا۔ اس وقت سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ یہ خدا کی طرف سے ایک راہنمائی ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے مجھے حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے بارہ میں کچھ زیادہ علم نہیں تھا۔ میں نے صرف ربوہ میں بطور ناظرِ اعلیٰ اور امیرِ مقامی حضور کی مصروفیات کے بارہ میں کچھ پڑھا ہوا تھا۔ ماریشس سے روانگی سے پہلے میرے ذہن میں ایک اور شخص کا نام تھا لیکن میں نے اس کا ذکر کسی سے نہ کیا۔

لندن پہنچنے کے بعد میں نے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر "مسرور" کا لفظ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ یہ وہ نام ہے جو رات ایک بجے سے چار بجے کے درمیان جہاز میں بیٹھے ہوئے میرے ذہن میں آیا تھا۔ میں نے یہ کاغذ ایک لفافہ میں بند کر دیا اور یہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ملکی صدر کو دے دیا۔ میں نے انہیں کہا کہ اسے ہمیشہ اپنی جیب میں رکھیں اور میں بعد میں آپ سے لے لوں گا۔ انتخابِ خلافت کے وقت جبکہ میں لندن مسجد میں تھا۔ یہ کاغذ اس وقت بھی ان کی تحویل میں تھا اور اسے ہرگز کھولا نہیں گیا تھا۔ انہیں اس بات کا بھی علم نہیں تھا کہ اس لفافے کے اندر کاغذ پر کیا لکھا ہے۔ حضور کے خلیفہ منتخب ہو جانے کے بعد اور مجلسِ انتخاب خلافت کے ممبران کے بیعت کر لینے کے بعد جب ہمیں باہر جانے کی اجازت ملی تو پھر میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ اب یہ لفافہ کھولیں اور دیکھیں کہ اس میں کیا ہے۔ وہ کاغذ پر "مسرور" کا لفظ لکھا دیکھ کر بہت خوش بھی ہوئے اور حیران بھی۔ یہ کاغذ اب بھی ان کے پاس ہے اور وہ اس کی گواہی دے سکتے ہیں۔

یہ ایک واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ کون خلیفہ بنے گا۔ بلاشبہ میری اپنی کوئی بھی حیثیت نہیں اور نہ ہی اس بات سے میری کوئی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے۔ البتہ اس سے اس تائیدِ الٰہی کا اظہار ضرور ہوتا ہے جو اللہ کے مقرر کردہ خلیفہ کو عطا کی جاتی ہے اور اس سے یہ بات بھی خوب واضح ہوتی ہے کہ خلیفہ دراصل خدا ہی مقرر کرتا ہے اور لوگ اسے نہیں بناتے"

(۴۰)

محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی شفیق احمد صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے میرے نام اپنے خط محررہ ۳۰راکتوبر ۲۰۰۵ تحریر کیا ہے:

جس روز حضور رحمہ اللہ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی وفات ہوئی۔ خاکسارہ گھر پر M.T.A سے براہِ راست تمام نشریات دیکھ رہی تھی چونکہ میرے شوہر قاضی شفیق احمد وفات کے روز ہی لندن روانہ ہو گئے تھے سو اکیلی بیٹھی ٹی وی پر ہر ہر لمحہ دیکھتی رہی۔ رات کو جب خلافت کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اور لوگ بے چینی سے دعائیں کرتے ہوئے خدا کی رحمت کے طلبگار تھے اور قدرتِ ثانیہ کا ایک نیا پہلو دیکھنے کے منتظر مسجد فضل لندن کے دروازے پر نظریں جمائے بیٹھے تھے تو خاکسارہ بھی یہ نظارہ M.T.A. سے دیکھ رہی تھی۔ کہ اچانک تھکن کی وجہ سے لمحہ بھر کو ٹیک لگا کر بیٹھ گئی مگر سمجھ نہیں آتا کہ نیند کی حالت ہے یا خیال کی حالت ہے۔ مگر ایک دم نور ہی نور آسمان سے اترتا دکھائی دیا جو کہ بہت تیزی سے برق روئی سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور اس جگہ میں جہاں خلافت کمیٹی بیٹھی ہے داخل ہو گیا ہے اسی لمحہ دل میں یہ خیال بھی پیدا ہو رہا ہے کہ اس بار خلیفۃ المسیح کا نام حروف ابجد کے لفظ "م" سے شروع ہوگا۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور "م" نامی شخص "مسرور" میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور یہ الفاظ دل میں گونجتے ہیں کہ جو میرے منہ سے جاری ہو گئے کہ اللہ نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے اور جس شخص میں اپنا نور بھرنا تھا بھر دیا۔ ایسے ہی عالم میں ایک دم جیسے میری آنکھ کھل گئی ہو یا وہ نظارہ ٹوٹ گیا ہو اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

میرا جسم سخت کپکپانے لگا اور دل میں ایک خوف طاری ہو گیا کہ یہ میں نے کیا دیکھا ہے۔ کون سی کیفیت سے گزری ہوں مگر دل کو یہ کامل یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ فرما دیا ہے لوگوں پر ظاہر ہونا باقی ہے اس کا۔ اور میں نے اسی وقت اپنے شوہر قاضی شفیق صاحب کو فون کیا جو کہ مسجد فضل لندن کے باہر ہی بیٹھے ہوئے تھے اور سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا خلیفہ منتخب کر لیا ہے اور یقیناً بس اعلان ہونا باقی ہے چونکہ خدا نے اس عام بندے میں اپنا نور منتقل کر کے اسے خاص بندوں میں چن لیا ہے۔ اتنے میں انہوں نے مجھے فون بند کرنے کو کہا کہ کوئی اعلان ہونے لگا ہے۔ سو میں نے بھی یہ نظارہ اگلے ہی لمحہ M.T.A. پر براہِ راست دیکھا۔ جس میں آپ اعلان فرما رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے خلیفہ ہوں گے۔ خدا تعالیٰ میرے پیارے آقا کو عمر دراز صحت تندرستی کے ساتھ عطا فرمائے اور ان کا بابرکت وجود تا دیر ہم میں قائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)"

آپ نے اس واقعہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اپنے دوسرے خط محررہ ۲ نومبر ۲۰۰۵ میں مزید لکھا:

"خلافتِ خامسہ سے پہلے خاکسارہ نے حضور کا نام بھی کبھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی خاکسارہ حضور کو جانتی ہی تھیں۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں اور میرے شوہر دونوں ہی اس نام سے ناواقف تھے اور خلافت کے منصب پر جب اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فائز کیا تب ہی ہم دونوں نے یہ نام پہلی بار سنا اور حضور انور کو پہلی بار دیکھا بھی اور اس بات پر ایمان اور بھی بڑھ گیا کہ یقیناً خلیفہ خدا بناتا ہے" ☆☆☆

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ پر اعتراضات

اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جوابات

(منصور احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے ہی جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ (وعی) پیہم فرما رہے ہیں اور اس بات کیلئے بے حد دردمند ہیں کہ ساری کی ساری جماعت تقویٰ و خداترسی کی راہوں پر قدم مارنے والی ہو جائے، اس کے لئے آپ مسلسل تربیتی امور پر خطبات و خطابات ارشاد فرما رہے ہیں اور آپ کے مسلسل مختلف ممالک کے دورے بھی دراصل اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔

اگرچہ حضور پرنور کے خطبات و خطابات آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے مزین ہوتے ہیں جس سے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے کسی نہ کسی پہلو پر روشنی پڑتی ہے لیکن اس سال کے شروع میں معترضین کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات میں آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر مسلسل خطبات ارشاد فرمائے، اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس امر کی تاکید فرمائی کہ جہاں کہیں بھی اس طرح کے اعتراضات ہو رہے ہوں اس کا جواب دیا جائے سیرت کے موضوع پر کثرت سے جلسے اور تقاریر کے پروگرام منعقد کئے جائیں، فرمایا آنحضرت ﷺ سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے حضور پرنور نے اپنے ۱۱ فروری ۲۰۰۵ کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''آج بھی آپ کی ذات پاک پر گھٹیا الزام لگائے جاتے ہیں، ہنسی ٹھٹھے اور استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور ایسے لوگ جو آج بھی یہ کام کر رہے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھتا ہے، بعض لوگ جو اپنے میڈیا کے ذریعے سے تاریخ کو یا حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں ان کو ان کفار مکہ کی مثالیں سامنے رکھنی چاہئیں جن میں سے چند ایک میں نے پیش کیں، مثالیں بے شمار ہیں، ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ اور سچ کا نور نہ کبھی پہلے ماند پڑا تھا یا چھپ سکا تھا نہ آج تم لوگوں کے ان حربوں سے یہ ماند پڑے گا یا چھپے گا یہ نور انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر غالب آنا ہے اور اس سچائی کے نور نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیکر محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آج کل بھی بعض لوگوں نے آپ ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں بعض کتابیں لکھی ہیں اور وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں، اسلام کے بارے میں اسلام کی تعلیم کے بارے میں یا آپ کی ذات کے بارے میں بعض مضامین انٹرنیٹ یا اخبارات میں بھی آتے ہیں، کتب بھی لکھی گئی ہیں ایک خاتون مسلمان بن کے ان سائیڈ سٹوری (Inside Story) بتانے والی بھی آج کل کینیڈا میں ہیں جب احمدی اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ بات کرو تو بات نہیں کرتی اور دوسروں سے ویسے اپنے طور پر جو مرضی گند پھیلا رہی ہے تو بہرحال آج کل پھر یہ مہم ہے ہر احمدی کو اس بات پر نظر رکھنی چاہئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے اظہار کیا جائے یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی خلاف بات سنی جلوس نکالا، ایک دفعہ جلسہ کیا، ایک دفعہ غصے کا اظہار کیا اور بیٹھ گئے بلکہ مستقل ایسے الزامات جو آپؐ کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا رد کرنے کیلئے، آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں ان اعتراضات کو سامنے رکھ کر آپؐ کی سیرت کے روشن پہلو دکھائے جاسکتے ہیں کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں جس کا جواب موجود نہ ہو جن جن ملکوں میں ایسا بیہودہ لٹریچر شائع ہوا ہے یا اخباروں میں ہے یا ویسے آتے ہیں وہاں کی جماعت کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں اور براہ راست اگر کسی بات کے جواب دینے کی ضرورت ہے یعنی اس اعتراض کے جواب میں، تو پھر وہ جواب اگر لکھنا ہے تو پہلے مرکز کو دکھائیں نہیں تو جیسا کہ میں نے کہا سیرت کا بیان تو ہر وقت جاری رہنا چاہئے یہاں بھجوائیں تاکہ یہاں بھی اس کا جائزہ لیا جاسکے اور اگر اس کے جواب دینے کی ضرورت ہو تو دیا جائے جماعت کے افراد میں بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں جس طرح میں نے کہا مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں ہر ایک کے بھی علم میں آئے نئے۔ شامل ہونے والوں کو بھی اور نئے بچوں کو بھی۔ تاکہ خاص طور پر نوجوانوں میں، کیونکہ جب کالج کی عمر میں جاتے ہیں تو زیادہ اثر پڑتے ہیں تو جب یہ باتیں سنیں تو نوجوان بھی جواب دے سکیں پھر یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے تاکہ دنیا کو یہ بتا سکیں کہ یہ پاک تبدیلیاں آج آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کی وجہ سے ہیں جو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اسی طرح تازہ ہے''

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اگلے خطبہ جمعہ مورخہ 18 فروری میں فرمایا

''لیکن دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوتے آئے ہیں اور آج کل بھی ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو اسلام دشمنی میں خود یا نام نہاد مسلمانوں کو خرید کر، لالچ دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گھٹیا اور بیہودہ الزام لگاتے ہیں......

یہاں آجکل ایک صاحب نے پچھلے دنوں مضمون لکھا تھا جرنلسٹ ہیں چارلس مور Charles Moore استہزا کے رنگ میں آنحضرت ﷺ کی حضرت عائشہؓ سے شادی کے بارے میں لکھا لیکن بے چارہ اپنے کینے کی وجہ سے دل میں جو بغض بھرا ہوا تھا اس کی وجہ سے بالکل ہی اندھا ہو گیا ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر کی بچیوں سے کوئی دلچسپی تھی حالانکہ جس کتاب کا حوالہ دے کر اس نے اپنی بات کی ہے راجرسن کی کتاب ہے آنحضرت ﷺ پہ، اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ رخصتانہ حضرت عائشہ کا بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہوا تھا، پھر اس اندھے کو یہ بھی نہیں آیا کہ آپؐ کی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی جو جوانی کی عمر تھی پھر یہ نظر نہیں آیا کہ آپؐ کی تمام دوسری بیویاں بڑی عمر کی تھیں جب انسان اندھا ہو جائے تو تاریخ کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے جب بغض اور کینے بڑھ جائیں تو حق بات کہنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی بہرحال اس بحث کو میں اس وقت نہیں لے رہا اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس کام کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ میری عبادت کرو اور میرے عبادت گزار پیدا کرو صرف اسی کام سے آپ کو دلچسپی تھی اور اسی کے اعلیٰ معیار قائم کر کے دکھانے پر اللہ تعالیٰ نے گواہی بھی دی ہے تو بہرحال جیسا کہ میں نے کہا مور (Moore) کی ان بیہودہ گوئیوں کا اس وقت جواب نہیں دے رہا لیکن حقائق اور واقعات اور تاریخ کو سامنے رکھ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی دلچسپی تھی تو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے تھی اور نہ صرف دلچسپی تھی بلکہ عشق تھا اور ایسا عشق تھا جو کسی عشق کی داستان میں نہیں مل سکتا اگر کوئی خواہش تھی تو صرف یہ کہ میرا جسم، میری جان، میری روح اللہ تعالیٰ کے در پر پڑی رہے اور اس کی راہ میں قربان ہوتی رہے جوانی کے دنوں میں بھی آپ کو عورتوں یا لہو و لعب یا کھیل کود سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس وقت بھی ایک خدا کی تلاش میں، اس کی محبت میں، گھربار چھوڑ کر بیوی بچے چھوڑ کر میلوں دور ایک غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے تاکہ کوئی بھی وہاں آ کے ڈسٹرب Disturb کرنے والا نہ ہو کیا دنیا سے دلچسپی رکھنے والا یا دنیا کی چیزوں سے دلچسپی رکھنے والا، دنیا کی چیزوں پر منہ مارنے والا اس طرح کے عمل دکھایا کرتا ہے؟ اور یہ ایسی چیز ہے جس سے مخالفین بھی اپنی کتابوں میں انکار نہیں کر سکے چاہے نتیجے اپنی مرضی کے جو بھی نکالیں لیکن حقائق سے انکار نہیں ہو سکتا''

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ پر 17 خطبات ارشاد فرمائے ذیل میں آپ کے ہر خطبے کا خلاصہ تاریخ وار نہایت اختصار کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

11 فروری

آیت قرآنی فقد لبثتُ فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (سورہ یونس آیت نمبر ۱۷) کی روشنی میں حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوی نبوت سے قبل کی زندگی جو ہر قسم کے داغ اور الزام سے مبرا اور انتہائی پاک وصاف اور صداقت سے پر تھی کو پیش فرمایا، پس دعوی نبوت سے قبل کی زندگی آپ کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے آپ کی سچائی کی دلیل میں حضور پرنور نے دشمنوں اور مخالفوں کی شہادتیں اور گواہیاں بھی پیش فرمائیں حضور نے فرمایا'' آج بھی آپؐ کی ذات پاک پر گھٹیا الزام لگائے جاتے ہیں ہنسی ٹھٹھے اور استہزا کا نشانہ بنایا جاتا ہے'' اس بناء پر حضور نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ہدایت فرمائی کہ جہاں جہاں اس طرح کے لٹریچر شائع ہو رہے ہیں ان کا جواب دینے کی ضرورت ہے سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں فرمایا آنحضرتؐ سے عشق کا تقاضہ یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے بیان کیا جائے اور اظہار کیا جائے۔

18 فروری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی عشق الٰہی اور عبادات کے قیام میں گزری ہے ہزاروں ہزار درود وسلام ہوں اس پاک نبیؐ پر جس نے خود بھی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنی امت کو بھی اس کی نصیحت کی۔ قرآن مجید واحادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرتؐ کی عبادات کا روح پرور تذکرہ۔ آنحضرتؐ پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کا جواب دینے کیلئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

25 فروری::

آنحضرت ﷺ کے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر آپ پر درود بھیجیں ہر وہ شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اور اسے آخرت پر یقین ہے اور وہ اللہ کی عبادت کرنے والا بننا چاہتا ہے تو اس کو لازماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونوں کی پیروی کرنی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپ کے شمائل کے مختلف پہلوؤں کا دلربا تذکرہ اور آپ کے اخلاق فاضلہ سے متعلق بصیرت

فروز خطبہ جمعہ۔

4 مارچ 2005

قرآن مجید کی تعلیم دنیا کی اصلاح کی ضامن ہے دنیا میں نیکیاں اسی کتاب کی تعلیم سے رائج ہوسکتی ہیں اور دنیا کا امن اسی مقدس تعلیم پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ آنحضرتؐ نے قرآن کریم کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ آپ کی زندگی گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے آپؐ نے امت کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی تاکہ قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔ تلاوت قرآن کریم کی اہمیت وفضائل کا احادیث نبوی کے حوالہ سے پر معارف تذکرہ اور آنحضرتؐ کے عشق قرآن پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔

11 مارچ

سب سے بڑے عبدرحمٰن نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی ﷺ تھے جن کی قوت قدسی نے عباد الرحمٰن پیدا کئے۔ انتہائی اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود آپ نے عاجزی اور انکساری کے حیرت انگیز نمونے قائم فرمائے۔ احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرتؐ کے عجز وانکسار کے متعلق حضور پرنور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔

18 مارچ

خرچ کرنے کے جو طریقے ہمیں آنحضرت ﷺ نے سکھائے ہیں اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی جود وسخا کے یہ معیار نہ تو آنحضرت ﷺ کی زندگی سے پہلے دنیا نے دیکھے اور نہ کبھی آئندہ دیکھے گی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے جود وسخا کے غیر معمولی شان کے حامل نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی نظر آئیں گے آنحضرتؐ کی حیات طیبہ سے آپ کے جود وسخا کے نہایت دلپذیر روح پرور واقعات کا بیان۔

25 مارچ

احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضور پرنور نے فرمایا جب شوریٰ پر مشوری دیں تو صرف اس لئے نہ دیں کہ اپنے علم اور عقل کا اظہار کرنا ہے بلکہ اس لئے دیں کے ان مشوروں پر عمل کرنے اور کروانے کیلئے ہم خود بھی ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوں گے تبھی تمام دنیا کے نمائندگان شوری، خلافت اور نظام خلافت اور نظام جماعت کی حفاظت میں سچے ثابت ہوسکتے ہیں۔ آنحضرتؐ کی سیرت کے حوالہ سے شوریٰ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز ہدایات۔

1 اپریل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہر لمحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ دُعا نہ کی ہو۔ احادیث نبویہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکرگزاری کے خلق کا حسین تذکرہ۔

8 اپریل

اللہ تعالیٰ پر توکل کا حق اس وقت ادا ہوسکتا ہے جب اس پر کامل یقین ہو۔ اس کی تمام قدرتوں اور اس کی صفات پر مکمل ایمان ہو اس کے حکموں کی مکمل تعمیل ہو۔ توکل کا عملی نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلو توکل علی اللہ پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔

15 اپریل

مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنوں اور غیروں کی خاطر جہاں روحانی اصلاح کیلئے بے چین رہتے تھے وہیں ان کی جسمانی بیماری پر بھی آپ تکلیف محسوس فرماتے تھے ہر وقت اللہ کی مخلوق کی ہمدردی کی فکر میں رہتے تھے۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ پروگرام بنا کر مریضوں کی عیادت کیلئے جایا کریں۔ مریضوں کی عیادت کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کے پاکیزہ اسوہ اور تیمارداری کے اسلامی آداب کا احادیث نبوی کے حوالے سے تذکرہ۔

22 اپریل

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ایک خلق بہادری اور شجاعت بھی ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تمام انسانوں سے بلکہ تمام نبیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے انتہائی مشکل حالات میں بھی نہ صرف خود جرآت وبہادری کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنی قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کیلئے اور ان کو صبر استقلال عطا ہونے کیلئے ہر ممکن نصیحت کی اور اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ اپنی زندگی کا پیش فرمایا۔ احادیث نبویہ سے آنحضرت ﷺ کی جرآت وبہادری اور شجاعت پر حضور انور کا ایمان افروز و پر بصیرت خطبہ۔

15 جولائی

حضور پورنور نے اس خطبہ میں امانت ودیانت اور عہد کی پابندی سے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات اور آپ کی پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان فرمائے فرمایا آنحضرت ﷺ نے امانت ودیانت اور عہدوں کی پابندی کے جو اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں وہی معیار ہیں جن پر چلکر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔

22 جولائی

مہمان نوازی انبیاء کے خلق میں سے ایک اعلیٰ خلق ہے حضور پرنور نے فرمایا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں بلکہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی آپ کا یہ خلق دوسروں کو متاثر کیا کرتا تھا آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت اور احادیث کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ۔ نیز جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے سے متعلق تاکیدی نصائح۔

12 اگست

حضور پرنور نے آنحضرتؐ کی سادگی اور قناعت پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ کی زندگی میں سادگی اور قناعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دنیا کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ نعمتیں زندگی کا مطلوب ومقصود نہیں بن جانی چاہئیں فرمایا آنحضرت ﷺ کی زندگی سادگی اور قناعت کا بے نظیر نمونہ ہے۔

19 اگست

حضور پرنور نے فرمایا: آنحضرتؐ ان تمام اخلاق فاضلہ کے جامع ہیں جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر لوگوں کو کلام الٰہی اور اس کی حکمت کی باتیں سکھلائیں اور اپنی زندگی میں خود ان باتوں پر عمل کرکے اعلیٰ اخلاق کے معیار ہمارے سامنے قائم فرمائے ہیں آپ نے بتایا کہ معاشرے میں سطرح رہنا ہے اور تہذیب وتمدن کو کس طرح اختیار کرنا ہے اور خاندان کی چھوٹی سی چھوٹی اکائی کی سطح پر رشتوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا اور پھر یہ سمجھایا کہ ایک شہری کی حیثیت سے ہم نے کس طرح زندگی گذارنی ہے ہمسایوں سے کس طرح حسن سلوک کرنا ہے بحیثیت ماتحت ہمارا کیسا سلوک ہونا چاہئے بحیثیت افسر کسی طرح زندگی گذارنی ہے غرضیکہ معاشرے کے مختلف درجات میں ایک شخص کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ آپ نے ہمیں سکھائیں یہاں تک کہ اجڈ اور گنوار لوگوں کو بھی بااخلاق انسان بنا کر انہیں باخدا انسان بنادیا۔ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک خدا کے حضور جھکنے والا اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے والا بنایا اور اعلیٰ اخلاق کے ایسے نمونے قائم فرمائے کہ صحابہ کرام کی زندگیاں بھی مثالی زندگیاں بن گئیں۔ ☆☆☆

خوشا نصیب کے تم قادیاں میں رہتے ہو

منظوم کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

خوشا نصیب کے تم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو
قدم مسیح کے جس کو بنا چکے ہیں حرم
تم اس زمینِ کرامت نشاں میں رہتے ہو
خدا نے بخشی ہے "اَلــدَّار" کی نگہبانی
اُسی کے حفظ اُسی کی اَماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اُس سے دُور ہیں تم اُس مکاں میں رہتے ہو
نہ کیوں دلوں کو سکون و سرور ہو حاصل
کہ قربِ خطّۂ رشکِ جناں میں رہتے ہو
تمہیں سلام و دعا ہے نصیب صبح و مساء
جوارِ مرقدِ شاہِ زماں میں رہتے ہو
شبیں جہاں کی شبِ قدر اور دن عیدیں
جو ہم سے چھوٹ گیا اُس جہاں میں رہتے ہو
کچھ ایسے گل ہیں جو پژمردہ ہیں جدا ہو کر
انہیں بھی یاد رکھو گلستاں میں رہتے ہو
تمہارے دم سے ہمارے گھروں کی آبادی
تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی
بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

درود شریف کی ایک عظیم برکت

محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان

عرفان انسان کی بہترین زینت ہے بلکہ عرفان مدعائے انسانیت ہے آدم کا کمال ہے۔ یہ ایک اتنا گہرا اور عمیق سمندر ہے جسکی کوئی انتہا نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے دل و جان سے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر رب زدنی علما کی دعا کرکے عرفان طلب فرماتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا نوازا کہ عقل انسانی بھی حیرت میں ہے جب ہم احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں یا ان جوامع الکلم کو دیکھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائے ایک ایک فقرہ میں اتنے علوم کے خزانے ہیں کہ سمندروں کو کوزے میں بند کیا ہوا نظر آتا ہے۔

آپ نے جو تعلیم یا اصول یا عرفان انسانیت کو عطا فرمائے ان میں ایسی خصوصیات ہیں جو کسی جگہ اور ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ کی عطا کردہ یہ تعلیم مختص القوم نہیں بلکہ عالمگیر ہے مشکل نہیں بلکہ آسان ہے ادھوری نہیں بلکہ مکمل اور مدلل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تمام دنیا پر ابر رحمت کی طرح چھا گئے اور اپنی بے انداز قوت قدسی کے ساتھ اربوں ارب انسانوں کو نہ صرف یہ کہ حالتِ حیوانی سے نکال کر انسان بنایا بلکہ انسان کو با خدا اور خدا نما انسان بنایا۔ خدا نے انسان بنایا۔ آپ کے بے انتہا احسانوں میں سے ایک احسان ہے درود شریف، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں درود شریف کی برکت سے ہی انسان ایک عظیم روحانی انقلاب کی طرف گامزن ہے۔

درود شریف اور اس کے پڑھنے کے مواقع

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

طبرانی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا صلوٰۃ لِمَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَے النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہ درود شریف کے بغیر نماز ہی درست نہیں ہوتی۔

درود شریف کی عظیم خیر و برکت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی کہ نماز میں درود پڑھو دعاء قنوت میں درود پڑھو نماز جنازہ میں درود پڑھو خطبہ نکاح میں درود پڑھو اذان کے اختتام پر درود پڑھو دعا کے شروع میں درود پڑھو دعا کے آخر میں درود پڑھو۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت درود پڑھو۔ مسجد سے نکلتے وقت درود پڑھو اجتماعات کے مواقع پر کسی کاروبار یا دعوت ہو تو اس موقعہ پر جمعہ کے دن مجلس سے اٹھ کر جاتے وقت مساجد کے پاس سے گزرتے وقت فکر و اندوہ اور تکلیف کے موقع پر اسی طرح صبح شام، تبلیغ دین کے وقت تنگدستی کے وقت، کوئی مشکل یا کوئی حاجت پیش آئے اس وقت، وضو کے بعد۔ ذکر الٰہی کے ہر حلقہ میں، اگر کوئی بات بھول جاؤ اس وقت، ہر اہمیت رکھنے والی بات کے موقع پر درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ درود شریف کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اختصار کے ساتھ اُن مقامات کا ذکر درج کیا گیا جن پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو درود پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ درود شریف انسان کی پوری حیات پر محیط ہے درود شریف کے بغیر جہاں مومنانہ زندگی ملنا ناممکن ہے وہاں کوئی روحانی انقلاب رونما ہونا بھی بعید از قیاس ہے۔ ایک طرف اگر درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا شکریہ ہے تو دوسری طرف انسان کی انفرادی اور قومی ترقی کا ایک بہت ہی عظیم لائحہ عمل ہے۔ خدا تعالیٰ نے درود شریف کو اپنا اور ملائکۃ اللہ کا فعل قرار دیا ہے۔ جس سے درود شریف پڑھنے والا مومن خدا تعالیٰ اور ملائکہ کا شریک فعل ہو جاتا ہے۔ چونکہ درود شریف علامات ایمان میں سے ہے اور ہمارا یقین ہے کہ امت مسلمہ کی ترقی کا راز درود شریف میں مخفی ہے انفرادی یا اجتماعی جس کثرت سے درود شریف پڑھنے کی سعادت ملے گی اسی قدر عظیم ترقیات بھی ملتی چلی جائیں گی۔ جن اشخاص یا اقوام نے اس سے کوتاہی برتی ذلیل و خوار ہی ہوتے رہے۔ درود شریف میں مخفی خزانوں کے انبار ہیں جیسے:

مسیح محمدی اور آپ کے خلفاء کا ذکر درود شریف میں

یہ بات عیاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے اور آپؐ حاضر نہیں ہیں جبکہ التحیات میں ایھا النبی مخاطب صیغہ سے پکارا جاتا ہے پس جہاں درود میں محمد کا لفظ لایا گیا وہاں اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کے الفاظ سے خدا تعالیٰ کو خطاب کیا گیا۔ محمد اور ال محمد کو صیغہ غائب کی حیثیت میں پیش کیا گیا پس ایھا النبی کے صیغہ خطاب کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ محمد کی شان نبوت ال محمد کو نصیب ہو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ محمد اور ال محمد میں کوئی موجود ہو۔ چونکہ ال موجود ہے اس لئے یہ نعمت اور دعا آل محمد کے حق میں قبول ہوگی۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد اول کے صفحہ 570-569 میں تحریر فرماتے ہیں:

فَکَانَ مِنْ کَمَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْ اَلْحَقَ اٰلَہٗ بِالْاَنْبِیَآءِ فِی الْمَرْتَبَۃِ۔ یعنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعہ اپنی آل کو رتبہ میں انبیاء سے ملا دیا۔

درود شریف میں ابراہیم کے مثل رحمت طلب کرنے میں مخفی راز

یہ امر واضح ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اور شان تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہے۔ پھر ابراہیم کے مثل رحمت اور برکت طلب کرنے کی وجہ کیا ہے۔ سو اس میں ایک عظیم پیشگوئی موجود ہے وہ یہ کہ ایک وقت آئے گا کہ نبوت کے بارہ میں مسلمانوں کو دھوکہ لگنے والا ہے اور وہ دوسری قوموں کی طرح کہنے لگ جائیں گے کہ ہمارے نبی کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ یہ آخری نبی ہیں۔ آج کل خاص کر تحفظ ختم نبوت اس بیماری سے دوچار ہو چکی ہے۔ جبکہ شروع سے مسلمانوں کو سکھایا گیا تھا کہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم۔ انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید وہ نعمت اور وہ برکت جو ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی نسل کو نصیب ہوئی تھی نعمت نبوت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اور نہ نظر آ رہی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں بیٹوں اور ان کی اولاد میں نبوت کی نعمت پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیحؑ تک انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہینگے۔

پس ابراہیمؑ اور آپ کی ال کو جو رحمت اور برکت ملی تھی وہ نبوت کی رحمت اور برکت تھی اور اسی کی دعا پانچ وقت نمازوں میں ایک مومن محمدؐ اور ال محمد کے حق میں کرتا ہے۔

شیعوں کے ایک بزرگ ابو جعفرؒ ابراہیمی نسل کی نعمتوں (الرسل، والانبیآء، والاولیاء) کے ذکر پر فرماتے ہیں:

”فَکَیْفَ یُقِرُّوْنَ فِیْ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ یُنْکِرُوْنَہٗ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ۔“ (الصافی شرح اُصول الکافی جزو 3 صفحہ: 117 ایضاً 119)

یعنی کس طرح یہ لوگ آلِ ابراہیمؑ میں رسل و انبیاء اور ائمہ پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں لیکن آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ان نعمتوں کے پائے جانے کے منکر ہیں۔

چونکہ انبیآ کے ذریعہ ہی قوموں میں انقلاب پیدا ہوتے ہیں اور ہوتے رہے امت مسلمہ میں آخری دور میں اسلام کا غلبہ بر ادیان باطلہ ہونا مقدر تھا چونکہ ایک بہت ہی بڑا انقلاب مقدر تھا۔ بایں وجہ امت کو اس کے لئے سالہا سال سے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی گئی اور آئندہ بھی اس کے ذریعہ انقلاب برپا ہوتے رہینگے اور اس دعا کے نتیجہ میں امت کو مصلح ملتے رہینگے۔

سورہ جمعہ کی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہم پر واضح کرتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود یہ کہ اَن پڑھ تھے لوگوں کو خدا کا کلام سنانا ان کو پاک کرنا اور ان کو کتاب اور حکمت سکھایا کرتے تھے آخری زمانہ میں جبکہ اسلام نام کا رہ جائے اور قرآن ثریا پر جائے گا خدا تعالیٰ کا کلام سنانے لوگوں کو پاک کرنے نیز کتاب اور حکمت سکھانے کے لئے محمدؐ کی بعثت ثانی ہوگی اور بعثت ثانی اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپؐ کی آل میں سے کوئی بروزی رنگ میں شان نبوت کے ساتھ مبعوث ہو سو یہ شان مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام کے حق میں مقدر تھی جبکہ دوسری جگہ حدیث میں آپ کو نبی کے القاب سے بھی یاد فرمایا اور وہ پوری ہوئی۔

بخاری شریف میں التفسیر سورہ الجمعہ میں ہے کہ جب سورہ جمعہ کی یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام نے دریافت کیا حضور! آخرین سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے اس مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

”لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْرِجَالٌ مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ

کہ اگر مسلمانوں کی حالت اس قدر بگڑ جائے گی کہ ایمان ثُریا ستارے پر گیا ہو تو فارسی الاصل شخص یا اشخاص اس کو دوبارہ وہاں سے لے آئیں گے۔

فارسی الاصل ہونے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادے فارسی الاصل ہیں۔“ چشمہ معرفت صفحہ 316 کے حاشیہ پر آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا کے کلام میں مجھے فارسی الاصل ٹھہرایا“ پنجاب چیفس میں لکھا ہے ”ایک مغل مسمی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا۔ وحی الٰہی اور دنیاوی ثبوت آپ کو فارسی الاصل ثابت کرتا ہے۔ چونکہ حضرت سلمان فارسیؓ کی نسل میں سے امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہونا تھا۔ اور درود شریف میں دعا محمد اور ال محمد کے حق کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا السلمان منا و من اھل البیت۔ کہ سلمان ھم میں سے اور اہل بیت میں سے ہے۔ گویا کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آل میں شمار فرمایا ایک جلیل القدر صحابی ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں آپ کا تعلق آل محمد سے اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ برکت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلہ نسل کے لحاظ سے اس نمونہ پر عطا ہوگی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاقی سلسلہ

کے ذریعہ عطا کی گئی۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی برکت جو امام مہدی ہو کر آنیوالے ہیں اور جن کا ظہور دنیا کی سب قوموں اور قیامت تک کے لئے ہوگی وہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلہ نسل کے لحاظ سے اس نمونہ پر عطا ہوگی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسمٰعیلی سلسلہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے ملی۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اس زمانہ تک درود شریف کی دعا کے پاک اثرات ظہور میں آچکے ہیں۔ اور آرہے ہیں۔ انشاء اللہ آئیندہ بھی تا قیامت آتے رہیں گے۔

حضرت سلمان فارسی والی حدیث جو کہ اوپر درج کی جاچکی ہے۔ میں تین الفاظ قابل غور ہیں۔ لنالہ کے بعد رجل، رجال اور ھٰؤلاء

سلسلہ خلفاء مسیح موعودؑ کی اولاد میں

منہاج النبوۃ پر قائم ہونے والی خلافت کی بشارت ہے کہ تا قیامت رہیگی تو یہاں پر رجل سے مراد موعود مسیح جو کہ نبی اللہ ہوں گے۔ ہیں پھر ان کی منہاج پر قائم ہونے والی خلافت کا ذکر رجال میں ہوا ہے۔ اور ھٰؤلاء سے یہاں پر مراد مقدس خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام جو کہ الٰہی بشارت خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ۔ (تذکرہ صفحہ:40)

قیامت تک توحید اور انسانیت کی خدمت کی سعادت پاتا رہیگا۔ انشاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود نسل کے بارہ میں واضح ارشاد فرمایا کہ وہ روحانیت کے بلند مقامات کی وارث بنے گی۔ اور ان کی تعداد بہت ہوگی جیسا کہ رجال میں ذکر ہے کیونکہ رجال تین سے زیادہ عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ

کہ آنے والا مسیح شادی کرے گا اور اس شادی کے نتیجہ میں جو اولاد ہوگی وہ ان کی ہوگی۔ شادی کے نتیجہ میں اولاد کا ہونا کوئی معجزہ نہیں ہے ہاں شادی کرکے ایسی اولاد کا ہونا جو اپنے والد کے پاک اصولوں کو اپنائے کی پیشگوئی کہلاتا ہے جو کہ معجزہ ہے اسلام کی جو خدمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام دی۔ اور مقام نبوت پر فائز ہوئے آپ کی مقدس اولاد بھی انہی راہوں پر چلیگی جسکی طرف لہ کی ضمیر اشارہ کررہی ہے۔

نبی کی اولاد وہی ہوتی ہے جو نبی کے اصولوں کو اپناتی ہے نبی کے راستوں پر چلتی ہے۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے واقعہ میں ہمیں ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے اور تیرے اہل کو غرق ہونے سے بچاؤں گا لیکن جب اہل میں سے بیٹا غرق ہونے لگا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو وعدہ یاد دلایا جس کے جواب میں [illegible] نے فرمایا۔ انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔

کہ وہ تیری اولاد نہیں ہے وہ تو بد عمل ہے۔ بد عمل تیری اولاد نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو نیک نسل کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ تری نسلاً بعیداً یعنی تم دور کی نسل بھی دیکھو گے جو تمہاری اس تخم ریزی کی آبیاری کرے گی۔

چونکہ اس نسل میں سے بکثرت رجال رشید نے ہونا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدس نسل کے بارہ میں فرمایا کہ میرا مہدی شادی کرے گا اور اس کی نیک اولاد ہوگی جو اسکے بتائے ہوئے اصولوں پر چلے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موعود مہدی کے بارہ میں جن جذبات کا اظہار فرمایا جو کہ ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے تھے قربان جائیں اس انداز پر کہ مہدی موعود کا ایسے ذکر فرماتے ہیں جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کا ذکر کرتا ہے۔ کہ وہ میرے جیسا ہی ہوگا اس کا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ میرے جیسا ہی اس کا انجام ہوگا وغیرہ پھر فرمایا کہ میرا یہ روحانی بیٹا شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی وہ اولاد اتنی نیک اور اسلام کے لئے اتنی عظیم قربانیاں کرنے والی ہوگی جن کے دور میں لیظھرہ علی الدین کلہ کا نظارہ دنیا نے دیکھنا تھا۔ بایں وجہ امت کو اُن کے حق میں دعا کے اصول بتائے اور یہ دعائیں آج سے نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے کی جارہی ہیں اور کی جاتی رہیں گی جیسا کہ الہام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کو خبردی: يَدْعُوْنَ لَكَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ (تذکرہ)

یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں ابدال الشام اور عباد اللہ من العرب کی دعا کیا تھی وہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سکھائی اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد انسان درد میں شفا طلب کرتا ہے دکھ میں سکھ مانگتا ہے۔ گمراہی میں نور ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے وہ نور ہدایت جس نے اس گمراہی کے دور میں انسانیت کو ہدایت کا راستہ دکھانا ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے ساتھ خاص کردیا ہے۔ اب وہ نور ہمیں یہاں سے ہی نصیب ہوگا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لے آئے ہیں۔ اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم (براہین احمدیہ صفحہ 576 حاشیہ در حاشیہ صفحہ:3)

معزز قارئین درود شریف کا ثمرہ اربوں ارب مومنین کی دعاؤں کا پھل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا صاحب خلافت سیدنا حضرت مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نور قادیان کی مقدس سرزمین میں جلوہ گر ہونے والا ہے۔ آپ اُن رجال میں سے ایک ہیں جنہوں نے منشاء الٰہی کے مطابق تجدید احیائے دین کے علم کو بلند کرنا تھا۔

آج ہمارے پیارے آقا 180 ملکوں کے احمدیوں کی قیادت فرماتے ہوئے مشرق سے مغرب شمال سے جنوب عالمگیر سطح پر احیائے اسلام کا جہاد کررہے ہیں جسکی مثال ملنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ وہ عظیم فتوحات عطا فرما رہا ہے جسکے نمونے انبیاء اور خلفاء کے دور میں ہی نظر آتے ہیں۔

اور احمدیت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے

یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار
(المسیح الموعود)

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کو دیکھ کر ملاحظہ کریں کہ کسی بھی نبی نے اپنی نسل کے لئے اس قدر دعائیں نہیں کی ہیں جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مقدس اولاد کے لئے کی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس مقدس نسل کے تعلق سے جس قدر اپنی وحی میں ذکر فرمایا ہے کسی نبی کی تاریخ میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ چونکہ اس موعود نسل نے قیامت تک دین کی قیادت کرنی تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمنشاء الٰہی کثرت سے اس کے لئے دعائیں کیں۔ کیونکہ ایک نبی کوئی بھی کام خدا کے منشاء کے بغیر نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

میری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا اعزاز عطا فرمایا تھا اور اس مقدس نسل سے ایسے رجال پیدا ہوتے رہے اور رہینگے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت کا نشان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان امور کو سمجھنے اور اس کے مطابق ہمیں خلافت کے لئے انسانیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔

وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ:115، 116)

اور آج پھر اس توحید کو دنیا میں بلند کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے منہاج النبوۃ پر خلفاء کرام کو مامور فرمایا۔ اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنافی عمرہ وامرہ۔ آمین!

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اسمیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس معیاری شرائط کو پورا کرسکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو اجائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہوجائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں نظامِ وصیت کی توسیع

از۔محمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان

نظام وصیت کی بات ہوتی ہے تو اکثر لوگوں کا ذہن سب سے پہلے مالی قربانی کی طرف جاتا ہے کہ ٹھیک ہے 1/16 کی شرح پر تو چندہ ادا کرہی رہے ہیں نظام وصیت میں شامل ہوکر 1/10 حصہ آمد ادا کیا کریں گے۔ اگر صاحب جائیداد ہوں تو 1/10 حصہ جائیداد کی وصیت بھی کر دیتے ہیں اور اگر جائیداد نہ ہوئی تو معاملہ اور بھی سہل نظر آتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ نظامِ وصیت میں مالی قربانی ثانوی حیثیت رکھتی ہے اولیت خدا کے قرب کی راہوں پر قدم بڑھانے کی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس نظامِ وصیت کی طرف احباب جماعت کو بلایا ہے اُس کا خلاصہ اور لب لباب یہی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں ۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں“۔

(رسالہ الوصیت)

پس نظام وصیت میں داخل ہونے والوں کو سب سے پہلے یہ جان کر خوشی محسوس کرنی چاہئے کہ اُنہوں نے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول میں قدم آگے بڑھایا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جو اس دنیا میں نیک اور پاک زندگی گزارنے والے ”ابرار“ کے گروہ میں شامل ہونے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اُن ہی کے متعلق یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی خدا اُنہیں اپنی رضا کی جنت نصیب فرمائے گا۔

چنانچہ اس غرض کی نشاندہی اور تخصیص کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی منشاء کے تحت ایک بہشتی مقبرہ کا قیام فرمایا اور اس میں دفن ہونے کیلئے نظامِ وصیت میں شامل ہونے کو لازمی قرار دیا۔

اور اس نظامِ وصیت میں شامل ہونے اور اس قبرستان میں دفن ہونے والوں کو کس رنگ میں آپ دیکھنا چاہتے تھے وہ آپ کی اُن دُعاؤں سے ظاہر ہے جو آپ نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے پاک دل لوگوں کیلئے کی ہیں۔

جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

☆......وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

☆......دُنیا کی محبت چھوڑ دی ہو۔

☆......خدا کیلئے ہو گئے ہوں۔

☆......اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھانے والے ہوں۔

☆......دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہ ہو۔

☆......کوئی نفاق اور نفسانی غرض اور بدظنی نہ رکھتے ہوں۔

☆......خدا کے فرستادہ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہوں۔

جو لوگ مذکورہ بالا صفات اپنے اندر پیدا کرلیں گے اُن کے جنتی ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو سمجھانے کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا“۔

(رسالہ الوصیت حاشیہ)

اس لئے ہر موصی جو خواہ زندگی بھر اپنی آمد کا 1/10 حصہ ادا کرتا رہا ہو اور حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا ہو یا مرنے کے بعد اُس کے ورثاء حسب وصیت 1/10 حصہ جائیداد ادا کرنے پر تیار بھی ہوں۔ لیکن اگر مقامی جماعت اور وہاں کی مجلس عاملہ یہ گواہی نہ دے کہ اُس نے پاک زندگی رسالہ الوصیت کے مطابق گزاری ہے یا خدانخواستہ ایسے پختہ شواہد مل جائیں جو اس کی ذات کو داغدار کرنے والے ہوں۔ تو وہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔

پس نظام وصیت کی بنیادی غرض وغایت یہی ہے کہ ایسے پاک نفوس کا گروہ تیار کیا جائے جو خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اور جو اس رنگ میں نیکیوں میں ترقی کر رہے ہوں اُن کے دلوں میں لازمی طور پر مال و جائیداد کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور راہ خدا میں اپنا عزیز مال و متاع قربان کرنا سہل ہو جاتا ہے۔ ورنہ کوئی بتائے کہ دنیا کے کسی خطے میں کون لوگ بستے ہیں جو کوئی جائیداد پیدا کریں اور خود نظام کو مطلع کریں کہ بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے یہ جائیداد بنائی ہے اس کی مالیت لگا لو اور اس کا 1/10 یا 1/8 یا 1/5 یا 1/3 حصہ راہِ خدا میں جمع کرلو۔

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی نیک اور متقی مگر غریب عورتیں بھی ہیں جو مرغیاں پال کر یا انڈے بیچ کر یا کپڑے سلائی کر کے کچھ آمد پیدا کرتی ہیں پھر جب بھی کوئی معمولی سے معمولی جائیداد مثلاً چند گرام کی ایک انگوٹھی بھی اُن کو میسر آجاتی ہے تو فوراً نظامِ جماعت کو اطلاع دیتی ہیں کہ اس کی مالیت کی تشخیص کر کے اس کا 1/10 حصہ وصول کرلو تا ہمارے دلوں کو سکون نصیب ہو۔

جب ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے احباب جماعت کو اُس عہد بیعت کو یاد کرایا جو ہم نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام سے کیا ہے اور ان شرائط بیعت کو کھول کھول کر سمجھایا جن کی پابندی کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ۔

”یہ اتنا اہم اور ضروری مضمون ہے اور موجودہ زمانہ میں اس کی ضرورت اور بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے جبکہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دور جا رہے ہیں ...... میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بیعت کرنے والوں سے کیا چاہتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں ”میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اُسکی حفاظت کرتے ہیں“ (بحوالہ اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 24 اگست 2003

ابھی دو سال ہی آپ کے عہد خلافت کو ہوئے تھے کہ آپ نے جائزہ لیا کہ احباب جماعت کے اندر نیکی اور تقویٰ اور مالی قربانی کا نمایاں معیار قائم کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نظامِ وصیت آج سے سو سال پہلے جاری فرمایا تھا اُس میں جماعت کے کتنے فیصد احباب شامل ہیں۔ آپ کو یہ معلوم کر کے فکر لاحق ہوئی کہ 99 سال ہو گئے ہیں اس بابرکت نظام کو جاری ہوئے اور ابھی تک جماعت کے پچاس ہزار افراد بھی اس میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔ تب آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب فرمودہ مورخہ یکم اگست میں نظام وصیت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ فکر انگیز تجزیہ جماعت کے سامنے رکھا کہ

”جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے“۔

پھر آپ نے عالمگیر جماعت کو نظامِ وصیت کو وسعت دینے کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اگلے سال انشاء اللہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں“۔

اب دیکھیں یہ کوئی معمولی ٹارگٹ نہیں تھا۔ کہاں تو 99 سال میں صرف 38 ہزار موصی تھے اور کہاں اب یہ ٹارگٹ دیا گیا کہ آئندہ ایک سال کے اندر پندرہ ہزار نئے موصی بنائے جائیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہر فصل کیلئے ایک موسم ہوتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت احمدیہ تعداد کے لحاظ سے غیر معمولی ترقی کر رہی ہے وہاں ضرور تھا کہ نیکی اور تقویٰ میں اور مالی قربانی میں نمایاں معیار قائم کرنے والوں کا گروہ بھی ترقی کرے چنانچہ خدا نے اپنے پیارے خلیفہ کے دل میں یہ تحریک ڈالی اور آپ نے جماعت کے سامنے رکھی۔ اب دیکھیں خدا نے اپنے فضل سے اس تحریک میں کس قدر برکت عطا فرمائی ہے۔ ایک سال میں پندرہ ہزار نئی وصایا پیش کرنا جیسا کہ اُوپر کا تجزیہ ظاہر کر رہا ہے بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا لیکن ہمارے پیارے امام نے اس سال 2005ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن کے خطاب میں جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ اس ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سولہ ہزار ایک سو اڑتالیس نئی وصایا کی درخواستیں جمع ہو گئی ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ملک ملک میں قطعہ موصیان کا قیام عمل میں آرہا ہے اور احباب جماعت کا رجحان نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ محترم مرزا عبد الصمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ پاکستان کی رپورٹ جو الفضل انٹرنیشنل کے الوصیت نمبر مجریہ 29/11 جولائی ۔ اگست 2005ء میں شائع ہوئی ہے اس کے مطابق نظامِ وصیت میں عالمی سطح پر توسیع عمل میں آرہی ہے چنانچہ اب تک دُنیا بھر کے 75 ممالک میں نظامِ وصیت نافذ ہو چکا ہے اور موصیان کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے صرف ہندوستان ہی میں اس ایک سال کے اندر موصیان کی تعداد میں ایک ہزار کا اضافہ ہو رہا ہے اللھم زدفزد۔

گویا خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ بتا رہی ہے کہ اب انشاء اللہ جماعت نیکی اور تقویٰ اور مالی قربانیوں کے بلند معیار قائم کرنے میں ترقی کرے گی۔ چنانچہ خدا کے فضلوں پر توکل کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

باقی صفحہ نمبر (34) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرت وسوانح وآپ کے متعلق الہامات

شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان

امام الزمان مہدی موعود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنی جناب سے قبولیت دُعا کا شرف عطا فرمایا آپ بیان فرماتے ہیں:۔

'' میں کثرت قبولیت دُعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور اُن کا میرے پاس ثبوت ہے''

(ضرورۃ الامام صفحہ 44)

جہاں آپ نے اپنی روحانی اولاد یعنی جماعت کیلئے بے شمار دعائیں کیں وہیں جسمانی اولاد کیلئے بھی انگنت دعائیں کی ہیں یہ دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوئیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

خدا یا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نیز فرمایا۔

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

(درثمین)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقبول دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر اولاد سے نوازا جن کے باغ احمد کے شمشاد ہونے پر زمین گواہی دے رہی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مقدس گلشن کے مبشر فرزند ہیں۔

قارئین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل ایک اور مبشر خبر اپنی جماعت کو ان الفاظ میں دی کہ:

'' تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔ (الوصیت صفحہ 6-7)

چنانچہ آپ کی وفات (26 مئی 1908ء) پر اللہ تعالیٰ نے اس قدرت ثانیہ کو'' خلافت علیٰ منہاج نبوت'' کے رنگ میں ظاہر فرمایا۔ دین احمدؐ کی شمع نے جہاں نور الدینؓ کے ذریعہ سے ظلمتوں کو دور کیا وہاں بشیر الدینؓ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔ نصرۃ الٰہی ناصرؒ کے شامل حال رہی تو'' طاہر'' کے ذریعہ سے یہ شجر طیب پاک ومطہر ہو گیا۔ اور آج خدا تعالیٰ نے'' مسرور'' ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ مومنین کے دلوں کو فرحت ومسرّت عطا فرمائی ہے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مبارک ارشاد ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوا کہ:۔

'' دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اوراُن کے نمونے پر اپنے تئیں بنا کر نجات پائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شقیں ظہور میں آجائیں۔''

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ ہم نے ایک بار پھر اس مبارک ارشاد کا ظہور قدرت ثانیہ کے پانچویں بابرکت مظہر کی صورت میں دیکھ لیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر کے نتیجہ میں خلافت کا تاج سیدنا وامامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر پر رکھا گیا۔

آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے پوتے ہیں 15 ستمبر 1950ء کو ربوہ پاکستان میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے آپ نے دنیاوی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور خدا کی منشاء کے مطابق وقف زندگی کی عظیم سعادت حاصل کی۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔ 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکنامکس میں حاصل کی 31 جنوری 1977ء کو آپ کی شادی مکرمہ سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ بنت صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ مرحومہ ومکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی مکرمہ امۃ الوارث فاتح اہلیہ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب نواب شاہ اور صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ سے نوازا ہے حال ہی میں 25 مارچ 2005ء کو بروز جمعۃ المبارک حضور پرنور نے مکرم وقاص احمد صاحب کا نکاح عزیزہ سیدہ ھبۃ الروف صاحبہ سلمھا اللہ بنت مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ اعلان فرمایا۔ اور 26 مارچ کو بعد نماز عشا بیت الفتوح مارڈن سرے ناصر ہال میں تقریب رختصانہ عمل میں آئی۔

قارئین کرام! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1967ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ 1977ء میں وقف کر کے نصرت جہاں اسکیم کے تحت غانا روانہ ہوئے جہاں 1977 تا 1985ء بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری اسکول 2 سال، ایسارچہ 4 سال، اور پھر احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا میں دو سال بطور مینجر رہے جہاں آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

1985ء کو پاکستان واپسی ہوئی اور 17 مارچ 1985 کو نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔ 18 جون 1994 کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہو گیا۔ 10 ستمبر 1997 کو آپ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مقرر ہوئے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تقرر کے متعلق فرمایا:

'' میں نے انکی جگہ (حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحمہ اللہ) ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے۔ تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ''

(بحوالہ بدر 29 اپریل 2003)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق الہامات

قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے ماموریں کو امور غیبیہ کی خبر دیتا ہے یہ امور غیبیہ مختلف نوع کے ہوتے ہیں۔ کچھ کا تعلق اُسکی ذات، اس کی اولاد، بلکہ اولاد کی اولاد سے ہوتا ہے وہیں چند ایک کا تعلق غیروں بلکہ دشمنوں تک سے بھی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے بہت پیشگوئیاں والہامات بیان فرمائے ہیں۔

قارئین! پیشگوئیوں کا یہ اصول ہے کہ بعض پیشگوئیوں میں ملہم مراد ہوتا ہے جبکہ بعض میں اسکا بیٹا بلکہ دیگر اولاد مراد ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ۔

'' یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے'' (بحوالہ بدر 29 اپریل 2003ء)

قارئین کرام اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔

15 ستمبر 1950ء کو آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ربوہ میں ہوئی۔ چونکہ آپ کا وجود مبارک رجال (من فارس) کا درخشندہ ثبوت وبرہان بننے والا تھا۔ اس لئے آپ کا اسم گرامی مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی نام ہے۔ چنانچہ دسمبر 1907ء کو الہام ہوا۔

'' میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ 'انی معک یا مسرور' یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں''۔

(بدر 19 دسمبر 1907ء، صفحہ 4، 5 و الحکم 24 دسمبر 1907 صفحہ 4 تذکرہ طبع چہارم صفحہ 744)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو 21 اپریل 1903ء کو الہام ہوا۔

'' یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں''

(شائع شدہ الحکم 24 اپریل 1903ء صفحہ 12)

اس ضمن میں اللہ جل شانہ کی زبردست تقدیر انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ نئی صورت میں جلوہ گر ہوئی اور 21 اپریل 2003ء کو مولانا عطا المجیب راشد صاحب سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت لندن کی طرف سے ایم ٹی اے میں 22 اپریل کو اس کے انعقاد کا اعلان بار بار ہو رہا تھا۔

اس طرح اپریل کے آخری عشرہ کے مبشر الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ۔

'' اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے''

(البدر 8 مئی 1903ء تذکرہ صفحہ 471)

اس نئے انقلاب آفریں دور کی عظمت کا پہلا نمونہ'' آسمان پر قرار پا چکی ہے'' میں لفظ آسمان سے ہی ثابت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عالمی بیعت اور آسمانی سیٹلائٹ چینل ایم ٹی اے کے ذریعہ لائف نشر ہونا ایک عجیب شان پیدا کر رہا تھا سچ ہے:

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

'' یہ (حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ) مرزا منصور احمد صاحب کے والد تھے ان کی پیدائش 1895 میں ہوئی اور وفات 1961ء میں ہوئی انہوں نے 66 سال کی عمر پائی۔ اپنے سب بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب کے متعلق الہام تھا کہ اللہ ان کو بہت عمر دے گا۔ اور امارت دے گا اور ایک الہام یہ بھی تھا کہ'' وہ بادشاہ آیا'' اس کے باوجود تینوں بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر پائی اور کبھی بھی امیر نہیں بنے۔ اس پر لوگ گھبراتے تھے۔ دیکھنے میں ان میں سے کوئی الہام بھی آپ پر پورا نہیں ہوا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ الہامات پورے نہ ہوں''۔

(اردو کلاس نمبر 336 بحوالہ روزنامہ الفضل 20 مارچ 1999ء)

قارئین کرام! حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے الہامات کے متعلق ایک بات بیان فرماتے ہیں کہ'' اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ جس شخص کے متعلق

کوئی بات خدا کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہے وہ بعض اوقات اُس کی بجائے اُس کی اولاد یا نسل میں پوری ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیکھیں مگر آپ ان کنجیوں کے ملنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور یہ کنجیاں آپ کے خلفاء اور روحانی فرزندوں کے ہاتھ میں آئیں یہ قدرت خداوندی کے عجائبات ہیں۔ جن سے روحانی دنیا معمور نظر آتی ہے اور خدا اپنے مصالح کو بہتر سمجھتا ہے" (روزنامہ الفضل ربوہ 9 جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام بابت حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ
"اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ (تذکرہ صفحہ 487) کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔
"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ یہ کشف حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر ہرگز نہیں بلکہ ان کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب پر صادق آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ واقعات نے اس انداز کو بڑی عمدگی سے ثابت کر دیا کیونکہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو 45 بار ربوہ میں خلیفہ وقت کی غیر حاضری میں امیر مقامی کے طور پر نیابت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور پھر مزید یہ کہ خلافت رابعہ کے دوران 14 سال امیر مقامی رہنے کا غیر معمولی اعزاز حاصل ہوا۔ یہ واقعہ اس سے پہلے کبھی تاریخ احمدیت میں نہیں ہوا۔ اس مضمون کو بیان فرمانے کے بعد حضورؒ نے ایک اور پُر معارف بات یہ بیان فرمائی جس کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے ہے۔ چنانچہ حضور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا:۔
'اب جب کہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ'۔
نیز خطبہ کے بالکل آخر پر فرمایا:۔
"میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے تو ہماری جگہ بیٹھ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔ (بحوالہ ہفت روز الفضل انٹرنیشنل لندن۔30 جنوری 1998)
قارئین کرام دنیا نے بچشم خود بذریعہ ایم ٹی اے اس نظارہ کو مشاہدہ کیا کہ تو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں کا مضمون کس طرح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ذریعہ پورا ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔
اب خاکسار اُس خطبہ نکاح کا کچھ حصہ پیش کرتا جاتا ہے جس میں ہمارے موجودہ حضور ایدہ اللہ کے انتخاب خلافت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحبؓ نے کیا چنانچہ آپ نے اس پُر معارف خطبہ میں فرمایا:۔
"ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمارے امام کو بھی آدم کہا ہے اور بث منھما رجالاً کثیراً و نساءً کی آیت ظاہر کرتی ہے اس آدم کی اولاد جو دنیا میں اس طرح پھیلنے والی ہے میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں کیونکہ اس کی اولاد میں سے اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے مبارک ہیں وہ لوگ"
(الحکم جلد 46 نیز خطبہ نور صفحہ 240)
اس نکاح کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنفس نفیس اس مجلس میں رونق افروز تھے۔
یہ بات اس جگہ قابل غور ہے کہ یہ بات کسی اور موقعہ پر یا کسی اور بیٹے کے نکاح پر نہیں کہی گئی بلکہ ایک خاص موقعہ پر حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے نکاح پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود تھے کہی گئی اس ارشاد کے یہ الفاظ بہت ہی معنی خیز ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انتخاب کوئی معمولی انتخاب نہیں ہوگا۔ لاریب یہ الفاظ بہت واضح طور پر انتخاب خلافت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔
آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے خطاب کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں۔
"احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دُعاؤں پر زور دیں دُعاؤں پر زور دیں۔ دُعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں بہت دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے۔ احمدیت کا قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین۔
(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 اپریل 2003)
آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کی عمر وصحت میں غیر معمولی برکت ڈالے اور روح القدس کے ذریعہ حضور کی تائید و نصرت فرمائے

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

بقیہ صفحہ 32

العزیز نے آئندہ تین سالوں کیلئے بہت بڑا ٹارگٹ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔
"میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دُنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالخیر کی فکر کرنے والے اور عبادات بجالانے والے ہیں"۔
(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان 2004ء)
اب یہ بہت بڑا ٹارگٹ ہے یعنی ہر جماعت میں سے چندہ دہندگان کی تعداد کے پچاس فیصد کو نظام وصیت میں شامل کرنا اور ایک بھاری تعداد جو ابھی پچھلی صفوں میں بیٹھی ہوئی ہے ان کو اُٹھا کر پہلی صفوں میں لاکھڑا کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے بہت بڑا کام ہے۔ صرف دفتر بہشتی مقبرہ یا سیکرٹریان وصایا کے بس کا کام نہیں ہے اس عظیم الشان انقلابی مہم میں تو ہر جماعت کی پوری مجلس عاملہ کو سر جوڑ کر بیٹھنے اور حسن تدبیر کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ اور اس یقین پر قائم ہو کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کے دل میں ایک خواہش پیدا فرمائی ہے تو اپنے فضل سے اس خواہش کی تکمیل کے سامان بھی ضرور فرمائے گا۔ لیکن اگر ہم دُعاؤں اور تدابیر کے ساتھ اس نیک خواہش کی تکمیل میں لگے رہیں گے تو مفت اجر و ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں کو خصوصی کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:
"خدام الاحمدیہ انصار اللہ صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے ...... امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں" (ایضاً)
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں احباب جماعت کو اس آسمانی نظام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے متنبہ فرماتے ہیں:۔
"یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہہ وبالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح اُنہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اُس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کیلئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دُنیا سے جدا کئے جائیں گے" (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 328-329)
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2004 کے آخر پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذکورہ بالا اقتباس پیش کر کے آخر پر فرمایا:۔
"پس غور کریں فکر کریں جو سستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ برطانیہ
(منعقدہ 25/26/27 جولائی اسلام آباد ٹلفورڈ) کے چند دلنشین مناظر

لوائے احمدیت لہراتے ہوئے
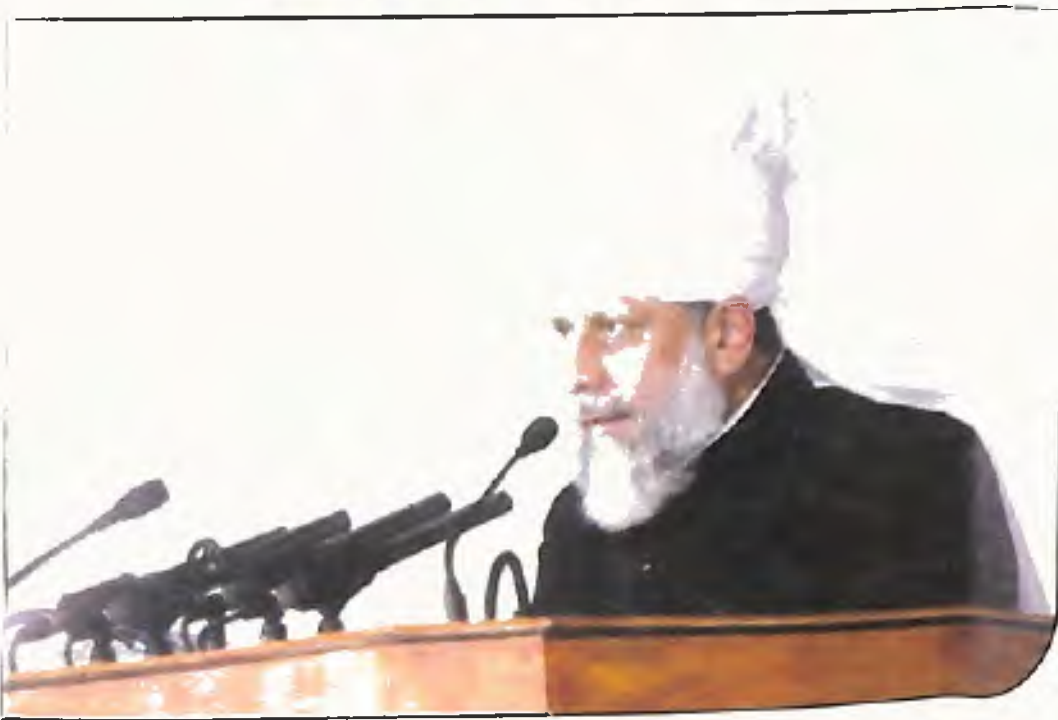
جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 31-30-29 جولائی 2005 کے موقع پر
حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرماتے ہوئے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو گزشتہ سال 21ویں صدی کی عظیم شخصیات کا ایوارڈ اور میڈل ملا۔ قبل ازیں آپ کو مختلف عالمی اعزازات سے نوازا گیا ہے اب آپ ورلڈ نیشنز کانگریس امریکہ کے سینیٹر منتخب ہوئے ہیں
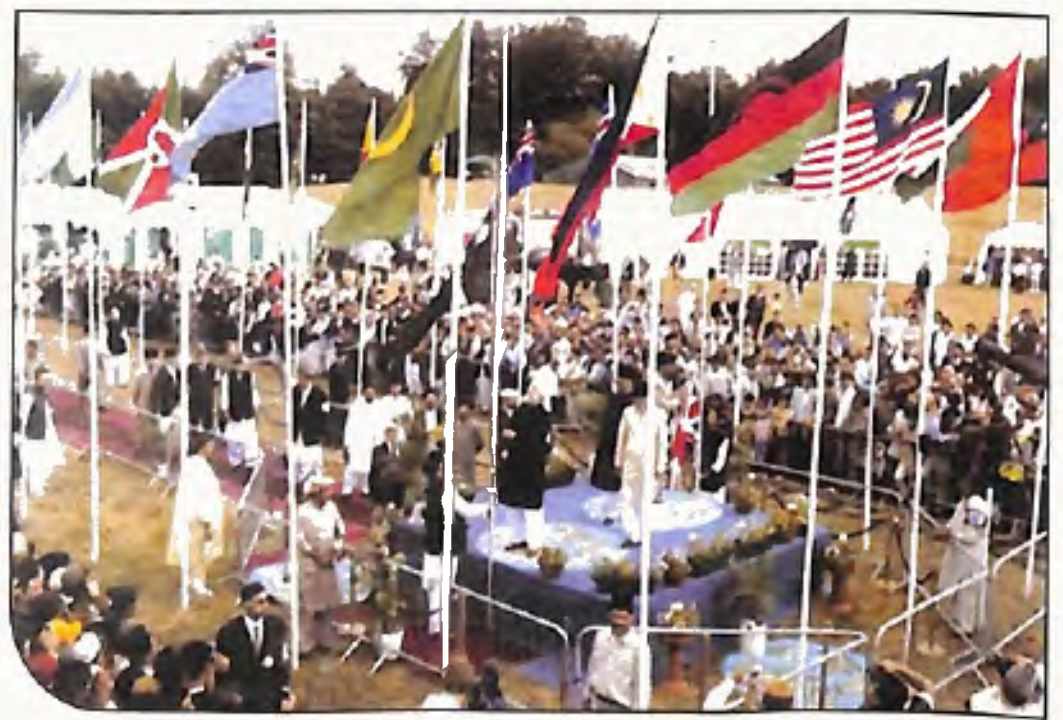
بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) میں حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم فرماتے ہوئے

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین 3/اکتوبر 2005 کو مسجد احمدیہ (تھراج ضلع موگا، پنجاب) کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے۔ ساتھ میں لال پگڑی والے صدر جماعت احمدیہ شمس پور ضلع پٹیالہ، کالی پگڑی والے مکرم ذیل خانصاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع موگا، سفید پگڑی والے مکرم خلیل خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ابلو ضلع بھٹنڈہ بھی کھڑے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں مولوی صاحب موصوف نے پنجاب میں 6 مساجد کی بنیاد رکھی۔

گزشتہ سال آنے والے سمندری زلزلہ سونامی کے موقع پر جماعت احمدیہ بھارت نے مصیبت زدگان میں پندرہ لاکھ روپے کی امدادی رقم خرچ کی اس موقع پر جماعت کی طرف سے بتاریخ 22 فروری وزیر اعظم ہند جناب ڈاکٹر منموہن سنگھ کو اڑھائی لاکھ روپے کا ریلیف ڈرافٹ ان کی رہائش گاہ میں پیش کرتے ہوئے۔ دائیں سے بائیں مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی، مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید اندرون، مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ، مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی

19 جون 2005 کو بھوٹان بارڈر جے گاؤں احمدیہ مشن میں امن کانفرنس منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان تقریر کرتے ہوئے جبکہ سٹیج پر مکرم برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت، مکرم محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون (صدر جلسہ) مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت، پچھلی نشست میں مکرم حبیب الرحمٰن خانصاحب مبلغ سلسلہ بھوٹان اور مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ سکم

کانپور میں 5 نومبر 2005 کو منعقدہ عالمی جلسہ پیشوایان مذاہب کے موقع پر جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ دیگر مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ سٹیج پر تشریف فرما ہیں اس موقع پر موصوف نے اسلام کی نمائندگی میں تقریر کی۔

جناب آر آر پاٹل جی نائب وزیر اعلیٰ صوبہ مہاراشٹر کی خدمت میں اسلامی لٹریچر اور گھڑی کا تحفہ پیش کرتے ہوئے مکرم شکیل احمد صاحب مبلغ انچارج شولاپور مہاراشٹر۔ ساتھ میں جناب دھرما ساوڑ سابق ممبر پارلیمنٹ شولاپور بھی کھڑے ہیں۔

ہوم منسٹر یوپی جناب شری پرکاش جیسوال کی خدمت میں مکرم محمد مختار علی صاحب معلم سلسلہ اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کرتے ہوئے ساتھ میں مکرم رشید احمد صدیقی صاحب نائب صدر و دیگر افراد جماعت کے ساتھ

Enadu ٹی وی چینل کے چیف بیورو جماعت احمدیہ کے پریس اینڈ میڈیا وفد سے جلسہ سالانہ کی کوریج کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے۔

مکرم فضل الرحمن صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ [illegible] قرآن مجید کا تحفہ پیش کرتے ہوئے

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان دارالمسیح کی رینویشن کے سلسلہ میں محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن کو ہدایات دیتے ہوئے

محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن ربوہ سے آمدہ وفد کے اراکین محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور محترم مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ محو گفتگو

انسانوں کی خدمت کے لئے تعمیر کیا گیا نور ہسپتال قادیان

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1991 میں اپنی قادیان آمد کے موقع پر جدید طرز کے ایک ہاسپٹل کی تعمیر کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی زیر نگرانی اس ہسپتال کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ 8 نومبر 1998 کو محترم چوہدری صاحب نے حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر درویشان قادیان، جماعت احمدیہ کے علاوہ قادیان کی دیگر سیاسی و مذہبی تنظیموں کے افراد بھی موجود تھے۔ اس ہسپتال کی تعمیر شدہ عمارت کا رقبہ پچاس ہزار مربع فٹ ہے اس میں 200 بیڈز کی سہولت ہے اس کے علاوہ ڈاکٹرز کے لئے 4 فلیٹ اور غیر ملکی ڈاکٹروں کے لئے جو وقف عارضی کے ماتحت تشریف لائیں رہائش کا انتظام ہے یہ علاقہ میں اس وقت سب سے بڑا ہسپتال ہے امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان آمد پر اس کا افتتاح فرمائیں گے۔

زیر نظر تصویر میں یہ وہ کنواں ہے جو الدار میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1895 میں اس وقت کھدوایا تھا جب آپ کے چچازاد بھائیوں نے مخالفت کی وجہ سے مشترکہ کنویں سے پانی لینے سے منع کر دیا تھا۔ سیدنا حضور انور کے ارشاد پر [illegible] رینویشن کی گئی ہے اور اس کو اصل حالت پر محفوظ کیا گیا ہے۔

الدار کے نچلے حصہ کے مغربی جانب کی رینویشن کے بعد کی تصویر

سرائے طاہر قادیان: محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب آف لاس اینجلس نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی دلی خواہش تھی کہ قادیان میں سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور افغانستان کے تمام احمدیوں کی خدمات اور قربانیوں کی یاد میں ایک مہمان خانہ تعمیر کروایا جائے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی منظوری ملنے پر 2001 میں دارالانوار میں اڑھائی ایکڑ کا ایک پلاٹ خرید ا گیا حضور رحمہ اللہ نے اس کے ڈیزائن اور قادیان میں اس کو مکمل کروانے کے لئے مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لنڈن کو ہدایت فرمائی حضور رحمہ اللہ سے نقشے کی منظوری کے بعد حضور کی اجازت سے 21 ستمبر 2002 بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے بشمول درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت اس عمارت کا دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا یہ عمارت تہ خانہ کے ساتھ تین منزل پر مشتمل ہے اس میں پچاس کمروں کے علاوہ دو بڑے ہال اور ایک چھوٹا ہال بھی ہے جس میں 2000 افراد کا اجتماع ہو سکتا ہے اسی طرح سطح زمین پر بھی ایک [illegible] ہے جس میں 2000 سے زائد احباب بیٹھ سکتے ہیں اس عمارت کا ٹوٹل تعمیر شدہ رقبہ 83000 مربع فٹ ہے جس کو مکمل کرنے کے لئے ساڑھے چار کروڑ ہندوستانی روپے کی لاگت آئی ہے۔ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کا نام "سرائے طاہر" منظور فرماتے ہوئے اس میں جلسہ سالانہ 2005 کے اختتام پر جامعہ احمدیہ کو منتقل کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ امید ہے حضور انور قادیان تشریف آوری کے موقع پر دعاؤں کے ساتھ اس عمارت کا افتتاح بھی فرمائیں گے۔ اس عمارت کا مکمل خرچ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس عمارت کو جماعت کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

قدیم وجدید قادیان
شمال
مغرب
مشرق
جنوب
بٹالہ
ریلوے لائین
احمد آباد
محلّہ دارالسعت
کھارا
فارم جدید
محلّہ دارالصنعت
محلّہ دارالشکر
محلّہ دارالیسر
سڑک نواب صاحب
کوٹھی نواب محمد علی صاحب
محلّہ دارالفضل غربی
گورداسپور
احمدیہ فارم
پرانا جامعہ احمدیہ
تعلیم الاسلام کالج
پرانی منڈی
ریلوے اسٹیشن
فضل عمر ہوسٹل
مسجد نور
بورڈنگ تحریک جدید
پرانا جلسہ گاہ
محلّہ دارالفضل شرقی
مسجد
محلّہ دارالعلوم
کالج روڈ
ریلوے روڈ
محلّہ دارالرحمت
پرانا نور ہسپتال
ٹاؤن ہال
پولیس چوکی
محلّہ دارالبرکات غربی
محلّہ دارالبرکات شرقی
یہ مسجد 1947ء کے بعد شہید کردی گئی
گھوڑے وال
کوٹھی فتح محمد سیال
نیا نور ہسپتال
ٹیلیفون ایکسچینج
بس اسٹینڈ
عیدگاہ
رامپورا روڈ
محلّہ دارالفتوح
وہائٹ ایونیو
اسٹیٹ بینک آف انڈیا
موجودہ منڈی
قدیم قادیان
مسجد اقصیٰ
مسجد مبارک
دارالحمد
محلّہ دارالصحت
لنگر خانہ
محلّہ احمدیہ
ڈھاب
باب الابواب
سول لائنز
پرانا دفتر خدام الاحمدیہ
ناصر آباد
بہشتی مقبرہ
راداھا سوامی ستسنگ
پٹرول پمپ
سول ہسپتال
رہائش گاہ جلسہ سالانہ
مردانہ جلسہ گاہ
محلّہ دارالانوار
بھینیاں
ترکھانہ والی
مسجد ننگل
بٹالہ
پنچوار خانہ
بلاک پنچایت دفتر
دوکانیں
دوکانیں
ہرچووال
بوڑی صاحب
عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن
کاہلواں
لیل کلاں

شرائط بیعت کی بصیرت افروز تشریح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطابات کی روشنی میں

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

خدائے ذوالجلال والاکرام کا جس قدر بھی شکر کیا جائے وہ کم ہے اُس کا بیحد ہم پر فضل واحسان ہے کہ اُس نے ہمیں پیارے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود و مہدی معہود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو پہنچاننے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

آپ کو جب خدا کی طرف سے بیعت لینے کا اذن ہوا تو آپ نے بیعت کرنے والوں کیلئے اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889 میں دس شرائط بیعت مقرر فرمائیں ان شرائط کو جاننا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہم سب کیلئے بیحد ضروری ہے۔

قبل اس کے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ اور خطابات کی روشنی میں ایک جائزہ پیش کیا جائے یہ تحریر کرنا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا دعویٰ فرمایا۔

آپ کا دعویٰ::

مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کے ہوں سنے یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظروں میں عجیب۔

آپؑ کا مقام آپ کی نظر میں::

خداوند کریم نے اُس رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (براہین احمدیہ صفحہ 623)

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں" وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے میں ہوں میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 8)

جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سلسلہ خلافت منہاج نبوت پر جاری و ساری ہے اور اس وقت اللہ کے فضل سے خدا تعالیٰ نے ہمیں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت قیادت کا شرف بخشا ہے اور جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام کے خطابات اور خطبات جمعہ اور دیگر زریں نصائح اور دلنشین پیغامات سے مستفید ہو رہی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پیارے امام نے ہم سب کی راہنمائی اور آسانی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس شرائط بیعت کی اپنے خطبات اور خطابات میں نہایت ہی احسن اور عمدہ رنگ میں تفصیل بیان فرمائی ہے چنانچہ خاکسار بدر کے اس خصوصی شمارہ میں ان کا مختصر سا خلاصہ بیان کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ یکجائی صورت میں احمدی احباب اس سے استفادہ کرسکیں۔

شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتیٰ الوسیع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی کوئی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری 1889ء

شرائط بیعت کی تفصیل پر حضور انور کا ارشاد

فرمایا کہ بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں کہ ہم نے تجدید بیعت تو کرلی ہے اور ہم نے شرائط بیعت پر پابندی کرنے کا اقرار اور عہد بھی کیا ہے۔ لیکن ہمیں پوری طرح ادراک نہیں اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ بیعت کی دس شرائط کیا ہیں

بیعت کیا ہے

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ وضاحت کردوں کہ بیعت کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں" یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات و تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا ہے اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشو ونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اُوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشو ونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد ششم)

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے" بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اُٹھاوے صادق کبھی نقصان نہیں اُٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے کہ بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموٰت والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے (ملفوظات جلد ہفتم 29)

اللہ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1888 کی پہلی سہ ماہی کے تین مہینوں میں اللہ کی طرف سے بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ ربانی حکم کے الفاظ یہ تھے" اذاعزمت فتوکل علی الله واصنع الفلک باعیننا ووحینا الذین یبایعونک انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم" (اشتہار یکم دسمبر 1888ء)

یعنی جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

سلسلہ بیعت کا آغاز

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدسؑ لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان میں فروکش ہوئے اور آپ نے 4 مارچ 1889ء کو ایک اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور پھر ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20 مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ (تبلیغ رسالت جلد اول) چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 23 مارچ 1889ء کو صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں بیعت لی اور حضرت منشی عبد اللہ سنوری کی روایت کے مطابق بیعت کے تاریخی ریکارڈ کیلئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کا نام" بیعت توبہ برائے تقویٰ وطہارت" رکھا گیا۔

پہلی بیعت حضرت حکیم مولانا نور الدینؓ نے کی۔ اس موقع پر بھی حضور علیہ السلام نے جو چند احباب

بیٹھے تھے کو کچھ قیمتی نصائح فرمائیں۔

پہلی شرط بیعت

شرک سے مجتنب رہنا۔حضور انور نے قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیت 49۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثماً عظیما ترجمہ: یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا اس کو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کردیگا جس کے لئے وہ چاہے۔اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا افترا کیا ہے۔حضور انور نے اس سلسلہ میں وضاحت کے ساتھ شرک کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

دوسری شرط بیعت:

کے ضمن میں حضور انور نے فرمایا ''اس ایک شرط میں نو قسم کی برائیاں بیان کی گئی ہیں کہ ہر بیعت کرنے والے کو، ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ان برائیوں سے بچنا ہے۔سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ اور جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو صرف سچ بولنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کا عہد کرنے کے عوض میں اُسے تمام برائیوں سے چھٹکارا دلایا۔اُس نے سب برائیوں کو ترک کیا۔

حضور انور نے ایک حدیث پیش فرمائی کہ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری)

اس ضمن میں مزید حضور نے سورۃ الحج آیت 31 سورہ البقرہ آیت 283 البقرہ آیت 284 الانعام آیت 153 النساء آیت 136۔ المائدۃ آیت 9 الاحزاب آیت 36 العصر آیت 4 الفرقان آیت 73 پیش کرتے ہوئے جھوٹ سے بچنے کیلئے مختلف پیرایہ میں تشریح فرمائی اسی طرح آپ نے دوسری شرط میں بیان فرمودہ زنا۔ بدنظری۔فسق و فجور ظلم۔ خیانت۔فساد و بغاوت وغیرہ برائیوں کی قرآن مجید و احادیث رسول اللہ صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں تشریح کرتے ہوئے فرمایا یہی وہ اصول ہیں جن پر چل کر ایک احمدی خدا تک پہنچنے میں کامیاب ہوسکتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش فرمایا۔

''یہ وہ میرے سلسلہ کے اصول ہیں جو اس سلسلہ کیلئے امتیازی نشان کی طرح ہیں جس انسانی ہمدردی اور ترک ایذاء بنی نوع اور ترک مخالفت حکام کی یہ سلسلہ بنیاد ڈالتا ہے دوسرے مسلمانوں میں اس کا وجود نہیں۔ان کے اصول اپنی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے اور طرز کے ہیں جن کی تفصیل کی حاجت نہیں اور نہ یہ ان کا موقع ہے''

(ضمیمہ تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15)

تیسری شرط بیعت

پنج وقتہ نمازوں کا التزام۔فرمایا کہ اس شرط میں سب سے پہلے حکم یہی ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازیں بلا ناغہ ادا کی جائیں فرمایا اللہ اور رسول کا حکم ہے مرد اور عورتوں دونوں کیلئے اور ان بچوں کیلئے بھی جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو۔ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ مسجدوں میں جاؤ ان کو آباد کرو۔اس کے فضل تلاش کرو۔پنج وقتہ نماز کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔اور سفر میں بھی کچھ رعایت تو ہے یا بیماری میں بھی رعایت ہے۔ یا جیسے یہ ہے کہ جمع کرلو قصر کرلو۔ اور اگر بیماری میں مسجد نہ جانے کی چھوٹ ہے تو ان باتوں سے اندازہ ہو جانا چاہئے کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے اس کی اہمیت کے بارہ میں اب میں مزید کچھ اقتباسات پڑھتا ہوں لیکن یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مذکر ہے خود اپنا جائزہ لیں خود دیکھیں۔ اگر ہم خود ہی اپنے آپ کو اپنے نفس کو ٹٹولنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔

حضور نے بعض قرآنی آیات احادیث رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں پنج وقتہ نماز کے بارہ میں مفصل رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے نماز تہجد کے بارہ میں فرمایا۔

نماز تہجد کا التزام کریں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الّیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔(بنی اسرائیل) سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کرو اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دو۔یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقام محمود پر فائز کردے۔

ایک حدیث ہے حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا آخری پہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سماء دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے تو میں اسے رزق عطا کروں۔کوئی ہے جو مجھ سے اپنی تکلیف کے دور کرنے کیلئے دعا کرے تو میں اس کی تکلیف کو دور کروں۔ اللہ تعالیٰ یونہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے (مسند احمد بن حنبلؒ)

فرمایا بہت سارے لوگ دعاؤں کیلئے لکھتے ہیں خود بھی اس طریق پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی نازل ہوتے دیکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مداومت اختیار کریں

فرمایا اسی تیسری شرط بیعت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی کوشش کرتا رہے گا درود بھیجے گا اس میں باقاعدگی اختیار کرے گا اس بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

(الاحزاب آیت 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔

پھر فرمایا۔میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو جو جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کیلئے شفاعت حلال ہوجائے گی (صحیح مسلم)

تو یہ سب کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے خدا تک پہنچنے کیلئے اپنی دعاؤں کو اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ دلوانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کریں اور اس کا سب سے بہترین ذریعہ جس طرح حدیث میں آتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے یہی ہے کہ بہت زیادہ درود پڑھنا چاہئے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

استغفار میں مداومت اختیار کریں۔

حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا (النصر آیت ۴) پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اللہ کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اس سلسلہ میں حضور نے بہت سی احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیت فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھرا (نوح آیت ۱۱ تا ۱۳) تلاوت کی

ترجمہ: پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔

''میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی سچی توبہ کرتا ہے غفور اور رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں'' (ملفوظات جلد سوم

چوتھی شرط بیعت

''یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے'' فرمایا جیسا کہ اس شرط سے واضح ہے کہ غصہ میں آکر مغلوب الغضب ہو کر اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اپنی جھوٹی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے نہ ہی اپنے ہاتھ سے نہ ہی زبان سے کسی کو دکھ نہیں دینا۔یہ تو ہے ہی ایک ضروری شرط کہ کسی مسلمان کو دکھ نہیں دوں گا یہ تو ہمارے اوپر فرض ہے اس کی پابندی تو ہم نے خصوصیت سے کرنی ہی ہے کیونکہ مسلمان تو ہمارے پیارے محبوب ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں ان کی برائی کا تو ہم سوچ بھی نہیں سکتے سوائے اُن نام نہاد علماء کے جو اسلام کے نام پر ایک دھبہ ہیں جنہوں نے اس زمانہ کے مسیح موعود اور مہدی کے خلاف اپنی دشمنی کی انتہا کردی ہے ان کے خلاف بھی ہم اپنے خدا سے اُس قادر و توانا خدا سے جو سب قدرتوں کا مالک ہے ایسے شریروں خلاف مدد مانگتے ہوئے اُس کے حضور جھکتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ تو ہی ہے ان کو پکڑ اور یہ بھی اس لئے کہ خدا کا رسول ان کو بدترین مخلوق کہہ چکا ہے ورنہ ہمیں کسی سے عناد اور کسی کے خلاف غصہ نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے غصہ کو دبانے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین (ال عمران)

یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

درگذر سے کام لو: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے دشمنیاں مت رکھو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا اُسے ذلیل نہیں کرتا اور اُسے حقیر نہیں جانتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا التقویٰ ھھنا یعنی تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے شر کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون مال اور عزت حرام ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔ اپنے نفسانی اغراض کی وجہ سے کسی سے بغض نہ رکھے۔ سختی اور نرمی مناسب موقع اور مناسب حال کرے“ (ملفوظات جلد 5)

پانچویں شرط بیعت:

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا فرمایا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم میرے سے اس بات پر بھی عہد بیعت کرو کہ رسم ورواج کے پیچھے نہیں چلو گے۔ ایسے رسم ورواج جو تم نے دین میں صرف اور صرف اس لئے شامل کر لئے ہیں کہ تم جس معاشرے میں رہ رہے ہو اس کا وہ حصہ ہیں۔ دوسرے مذاہب میں چونکہ وہ رسمیں تھیں اس لئے تم نے بھی اختیار کر لیں۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول کی رسمیں ہیں۔ جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کے لئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔

اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے باقی سب فضول رسمیں ہیں رسم ورواج کے بارہ میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملہ میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر معقول ہے۔

نئی نئی بدعات ورسوم رد کرنے کے لائق ہیں

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جن رسموں کا دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے جو دین سے دور لے جانے والی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات کی تخفیف کرنے والی ہیں وہ سب مردود رسمیں ہیں سب فضول ہیں رد کرنے کے لائق ہیں۔ پس ان سے بچو کیونکہ پھر یہ دین میں نئی نئی بدعات کو جگہ دیں گی اور دین بگڑ جائے گا۔ جس طرح اب دیکھو دوسرے مذاہب میں رسموں نے جگہ پا کر دین کو بگاڑ دیا ہے۔ خیر یہ تو ہونا ہی تھا کیونکہ اس زمانے میں زندہ مذہب صرف اور صرف اسلام ہی رہنا تھا...... حضور انور نے اس سلسلہ میں مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آج کل یہاں اس مغربی معاشرہ میں جو رہ رہے ہیں یہاں کے بے تحاشہ رسم ورواج ہیں جو آپ کو مذہب سے دور لے جانے والے اسلام کی خوبصورت تعلیم پر پردہ ڈالنے والے رسم ورواج ہیں۔ طور طریق ہیں کیونکہ دنیاداری کی جو چکا چوند ہے زیادہ اثر کرتی ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں بہت پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے تو بجائے ان کی غلط قسم کی رسوم اپنانے کے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرنی چاہئے ہر احمدی کا اتنا مضبوط کیریکٹر ہونا چاہئے اتنا مضبوط کردار ہونا چاہئے کہ مغربی معاشرہ اس پر اثر انداز نہ ہو۔ اس معاشرے میں جب ایک عورت پردے کی خوبیاں بیان کرے گی تو اس کا بہر حال زیادہ اثر ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ مرد پردے کے فوائد اور خوبیاں اس معاشرے میں بیان کرتے پھریں فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے لئے ہمارا رہنما قرآن شریف ہے۔ پس رسم رواج سے بچنا ہوا وہوس سے بچنا اسلامی تعلیم کا حصہ ہے اور اس تعلیم کو سمجھنے کیلئے ہمارے لئے رہنما قرآن شریف ہے۔

قرآن مجید عمیق حکمتوں سے پر ہے اور قرآن شریف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اس کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ (کشتی نوح)

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 03)

ساتویں شرط بیعت:

”یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا“۔

حضور انور نے فرمایا۔ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں شیطان چونکہ تکبر دکھانے کے بعد سے ابتداء سے ہی یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا اور عباد الرحمٰن نہیں بننے دوں گا اور مختلف طریقوں سے اس طرح انسان کو اپنے جال میں پھنساؤں گا کہ اس سے نیکیاں اگر سرزد ہو بھی جائیں تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان پر گھمنڈ کرنے لگے اور یہ نخوت اور یہ گھمنڈ انسان کو آہستہ آہستہ تکبر کی طرف لے جائے گا۔ یہ تکبر آخر کار اس کو اس نیکی کے ثواب سے محروم کر دے گا۔ تو کیونکہ شیطان نے پہلے دن سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انسان کو راہ راست سے بھٹکائے گا اور اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا تھا اس لئے یہی وہ حربہ ہے جو شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان پر آزماتا ہے اور سوائے عباد الرحمٰن کے وہ عموماً اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں عبادت گذار ہوتے ہیں اس حملہ سے بچتے رہتے ہیں اس کے علاوہ عموماً تکبر ہی ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان کو اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ ہم نے بیعت کرتے ہوئے شرط تسلیم کر لی کہ تکبر نہیں کریں گے نخوت نہیں کریں گے۔ اس کو بکلی چھوڑ دیں گے یہ اتنا آسان کام نہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ مختلف ذریعوں سے انسانی زندگی پر شیطان حملہ کرتا رہتا ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے بھی اس ساتویں شرط میں ایک راستہ دکھا دیا فرمایا جب تم تکبر کی عادت کو چھوڑو گے تو جو خلا پیدا ہوگا اس کو اگر عاجزی اور فروتنی سے پر نہ کیا تو تکبر پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے عاجزی کو اپناؤ یہی راہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اللہ نے الہاماً بھی فرمایا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں حضور انور نے قرآن شریف کی آیت

فلا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحاً ان اللہ لا یحب کل مختال فخور کی تشریح فرماتے ہوئے بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات کی روشنی میں تکبر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

فرمایا تکبر خدا کی نگاہ میں سخت مکروہ ہے خدا تعالیٰ کو قطعاً تکبر پسند نہیں ہے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ تکبر اپنے پاس پھٹکنے نہ دے۔ دوسری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے سے مُراد یہی ہے کہ ایک اعلیٰ وصف ایک اعلیٰ صفت ایک اعلیٰ خلق اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا ورنہ پھر شیطان حملہ کرے گا کیونکہ وہ اسی کام کیلئے بیٹھا ہے کہ آپ کا پیچھا نہ چھوڑے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ عاجز اور متکبر اکٹھے رہ سکیں۔

پس ہر احمدی ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالے اگلے جہان میں بھی درجات بلند ہورہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی آپ کی عزتیں بڑھاتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی فعل کو کبھی بغیر اجر کے جانے نہیں دیتا۔

فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

آٹھویں شرط بیعت:

”یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا“۔

حضور اقدس نے فرمایا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک ایسا عہد ہے کہ جماعت کا ہر وہ فرد جس کا جماعت کے ساتھ باقاعدہ رابطہ ہے اجلاسوں اجتماعوں وغیرہ میں شامل ہوتا ہے وہ اس عہد کو بار بار دہراتا ہے ہر اجتماع اور ہر جلسہ وغیرہ میں جو بینرز لگائے جاتے ہیں اور اکثر ان میں یہ بھی ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیوں اس بات کو اتنی اہمیت دی گئی ہے اس لئے کہ اس کے بغیر ایمان قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ اس پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے اس کے حصول کیلئے ہر وقت ہر لحظہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کا فضل ہی ہو تو یہ اعلیٰ معیار قائم ہوسکتا ہے۔ اس آٹھویں شرط کے سلسلہ میں حضور نے مزید وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیت ومن احسن دیناً ممن اسلم وجھہ للہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفاً۔ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً (النساء آیت 126)

اور دین میں سے اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنالیا تھا۔

اس آیت میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے یعنی مکمل فرمانبرداری اور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے۔ اس کے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے اور احسان کرنے والا ہو۔ پس وہ چونکہ اللہ کی خاطر احسان کرنے والا ہوگا اس لئے کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اگر ہر وقت وہ دین کی طرف اور دین کی خدمت کی طرف رہا تو اس کا مال یا اولاد ضائع ہو جائے گی۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر بدلہ دینے والا ہے اجر دینے والا ہے اس کے اس فعل کا خود اجر دے گا جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ خود اس کے جان مال آبرو کی حفاظت کرے گا ایسے لوگوں کو ان کی نسلوں کو بھی اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے

اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش فرمایا کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اس اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ فتح اسلام۔

(خطبہ جمعہ 29 اگست فرینکفورٹ جرمنی)

نویں شرط بیعت:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغو

رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً وبالوالدين احساناً وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان الله لا یحب من کان مختالاً فخوراً (النساء)

سب کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم

حضور انور نے نویں شرط کے ضمن میں مندرجہ بالا آیت کو پیش فرما کر اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں رشتہ داروں اپنے جاننے والوں ہمسایوں سے حسن سلوک کرو ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو اُن کی مدد کرو ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ۔ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے اگر ان کو تمہارے سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے اسلام کا حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ایک روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہے پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں نمبر ۱۔ جب وہ اسے ملے تو اسے السلام علیکم کہے۔ نمبر ۲۔ جب وہ چھینک مارے تو یرحمک اللہ کہے۔ ۳۔ جب وہ بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے۔ نمبر ۴۔ جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات کا جواب دے ۵۔ جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ پر آئے۔ ۶۔ اور اس کیلئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور اس کی غیر حاضری میں بھی وہ اس کی خیر خواہی کرے‘‘ (سنن دارمی)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا‘‘ (ابوداؤد)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ’’یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو ہندو یا مسلمان یا کوئی اور میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم)

حضور انور نے بعض اور احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ پیش کرتے ہوئے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ’’یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتی ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی .... فرمایا یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کر سکتا ہے اللہ کے فضل سے دنیا میں احمدی خدمت بجالا رہے ہیں لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آ سکتا ہے ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام کرنے کی کوشش کریں۔ نتیجۃً اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔

فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ’’لوگ تمہیں دُکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوش نفس سے دل دُکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر ۱)

فرمایا اللہ ہمیں حضرت مسیح موعود کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2003 مسجد فضل لندن)

دسویں شرط بیعت

’’یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو‘‘۔

حضور نے اس ضمن میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کے ساتھ بھائی چارہ کا رشتہ قائم کرنا ضروری ہے اسی شرط میں حضرت اقدس مسیح موعود ہم سے اس بات کا عہد لے رہے ہیں کہ گو کہ اس نظام میں شامل ہو کر ایک بھائی چارے کا رشتہ مجھ سے قائم کر رہے ہو کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے لیکن یہاں جو محبت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم ہو رہا ہے یہ اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہاں برابری کا تعلق اور رشتہ قائم نہیں ہو رہا بلکہ تم اقرار کر رہے ہو کہ آنے والے مسیح کو ماننے کا خدا اور رسول کا حکم ہے۔ اس لئے یہ تعلق اللہ تعالیٰ کی خاطر قائم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اسلام کو اکناف عالم میں پہنچانے کیلئے، پھیلانے کیلئے رشتہ جوڑ رہے ہیں اس لئے یہ تعلق اس اقرار کے ساتھ کامیاب اور پائیدار ہو سکتا ہے جب معروف باتوں میں اطاعت کا عہد بھی کرو اور پھر اس عہد کو مرتے دم تک نبھاؤ۔ اور پھر یہ خیال رکھو کہ یہ تعلق یہیں ٹھہر نہ جائے بلکہ اس میں ہر روز پہلے سے بڑھ کر مضبوطی آنی چاہئے اور اس میں اس قدر مضبوطی ہو اور اس کے معیار اتنے اعلیٰ ہوں کہ اس کے مقابل پر تمام دنیوی رشتے تعلق دوستیاں ہیچ ثابت ہوں۔ ایسا بے مثال اور مضبوط تعلق ہو کہ اس کے مقابل پر تمام تعلق اور رشتے بے مقصد نظر آئیں......

اطاعت کی اعلیٰ مثال

حضور نے بعض احادیث رسول اور کچھ ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں پیش کرتے ہوئے اطاعت کے بارے میں فرمایا اطاعت کی اعلیٰ مثال ہمیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں اس طرح ملتی ہے کہ جب ایک جنگ کے دوران حضرت عمرؓ نے جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید سے لے کر حضرت ابو عبیدہؓ کے سپرد کر دی تھی تو حضرت ابو عبیدہؓ نے اس خیال سے کہ خالدؓ بن ولید بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔ ان سے چارج نہ لیا۔ تو جب حضرت خالدؓ بن ولید کو یہ علم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے تو آپ حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ خلیفہ وقت کا حکم ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کی تعمیل کریں۔ مجھے ذرا بھی پرواہ نہیں ہوگی کہ میں آپ کے ماتحت رہ کر کام کروں اور میں اسی طرح آپ کے ماتحت کام کرتا رہوں گا جیسے میں بطور ایک کمانڈر کام کر رہا ہوتا تھا۔ تو یہ ہے اطاعت کا معیار......

فرمایا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھی اپنے آقا کی غلامی میں ایسی غلامی جس کی نظیر نہیں ملتی حکم اور عدل کا درجہ ملا ہے اس لئے اب اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اطاعت ومحبت سے ہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت اور محبت کا دعویٰ سچا ہو سکتا ہے اور آنحضرتؐ کی اتباع سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ سچ ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم۔ (ال عمران)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ فرمایا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید ومولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے ...... سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله۔

حضور انور نے اطاعت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت ہر حال میں ضروری ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی، خوشی ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کا حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اُسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا (بخاری)

حضور نے فرمایا پس آپ خوش قسمت ہیں آپ نے امام وقت کو مانا اور اُس کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اب خالصتاً للہ آپ نے اس کی ہی اطاعت کرنی ہے اس کے تمام حکموں کو بجا لانا ہے ورنہ پھر خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اطاعت کے اعلیٰ معیار پر قائم فرمائے اور یہ اعلیٰ معیار کس طرح قائم کئے جائیں؟۔ یہ معیار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کر کے ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کی تمام شرائط بیعت پر ہم مضبوطی سے قائم رہیں۔ آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنا دیں اور اگلے جہان کی جنتوں کے بھی وارث ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔

(از خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۱۹ ستمبر ۲۰۰۳ مسجد فضل لندن)

خاکسار نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں ایک مختصر خلاصہ تحریر کیا ہے حضور نے ہر ایک شرط بیعت پر سیر کن روشنی ڈالتے ہوئے باریک در باریک نکات کو احسن رنگ میں جماعت کے افراد کو سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمیں اپنے پیارے آقا کی خواہش کے مطابق ان تمام شرائط بیعت کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے آمین۔

☆☆☆☆

بن رب جی سچے سوہنے کے کوئی میت نہ پایا ھو
"کِکّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

نگری نگری گھوما جوگی لیکن چین نہ پایا ھو
دنیا کے اطوار ، طریقے دیکھے ، جی گھبرایا ھو
سوچا ! کس کانٹوں کی جھاڑی میں دامن اُلجھایا ھو
تب باہو سلطان کوی کا بیت مجھے یاد آیا ھو

"ناقدراں دی یاری توں کسے وی فیض نہ پایا ھو
ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

سُکھ کے دن بھی دیکھے ہیں دُکھ کی بھی راتاں دیکھی ہیں
من کے بھانبڑ دیکھے نین کی برساتاں دیکھی ہیں
گلیاں کوچے چھانے رنگ برنگی ذاتاں دیکھی ہیں
پیت کی ریتاں دیکھی ہیں اور بیر کی گھاتاں دیکھی ہیں

بن رب جی سچے سوہنے کے کوئی میت نہ پایا ھو
"ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

کتنی یادیں سوچوں میں در آتی ہیں کلپاون کو
کتنے چہرے چاند کی اوٹ سے تکتے ہیں ترپاون کو
کتنے گھاتی گھاتاں میں بیٹھے ہیں تیر چلاون کو
تپتی دھوپ میں جلتا منوا مچلا جائے ساون کو

اکھیئن نے بھی من صحرا پہ پانی نہ برسایا ھو
"ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

کتنے لوکاں دل کو کتنے روگ لگائے بیٹھے ہیں
کتنے ہی سینوں میں اپنے درد چھپائے بیٹھے ہیں
کتنے چہروں پہ جھوٹی مسکان سجائے بیٹھے ہیں
کتنے ہی جگ کے پیچھے مالک کو بھلائے بیٹھے ہیں

ہر روپا کو دیکھ کے مورکھ ، لوبھی من للچایا ھو
"ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

بن مانگے جو دان کرے کوئی ایسا دیون ہار نہیں
بے سود بیاج کے دیوے جو کوئی بھی ساھو کار نہیں
مرے مالک کے جیسا لوگو جگ کا کوئی دربار نہیں
سب سودے ہی اس سے کرلو یہ گھاٹے کا بیوپار نہیں

اس نے تو ایک کے بدلہ میں لاکھوں کا قرض چکایا ھو
"ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

اس جیون میں ہم نے تو بے فیض ہی صبح وشام کیا
سارے کام بگاڑے خود اور کھاتا اس کے نام کیا
پھر اس در پہ جا کے روئے چلائے کہرام کیا
"چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا"

سارا دوش اسی پہ دھر کے اپنا آپ چھڑایا ھو
"ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

اک چھوٹی سی کیڑی جیسی تو ہے تیری ذات کوئی
پھر بھی مالک نے رکھی ہے تیری کتنی بات کوئی
کیا کیا بخشا تجھ کو کیا تھی سوچ تری اوقات کوئی
شکر ! یہ کر کہ تو نے دیکھی نہ اندھیاری رات کوئی

تیرے رب نے رکھا تجھ پہ ہر پل اپنا سایا ھو
تو نے پر دنیا داری میں اپنا آپ گنوایا ھو
"ککّر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ھو"

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ربوہ
بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ربوہ

☆☆☆

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جوان
ہے آسان اس سے ہر اک امتحان
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل ہو اسی پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا

(میر اللہ بخش تسنیم)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریکات

باسط رسول استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق خدا تعالیٰ کے مامورین اور مرسلین کے جاری کئے ہوئے کاموں کی تکمیل ان کے خلفاء اور متبعین کے ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کی تکمیل بھی آپ علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ ہی مقدر ہے حضرت مسیح موعودؑ کی تربیت یافتہ جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھایا اور جماعت نے پہلے سے بڑھ کر خلیفہ وقت کی تمام تر تحریکات میں حصہ لیا اور جب بھی خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی تحریک ہوئی تو افراد جماعت نے ان تمام تحریکات پر والہانہ لبیک کہا پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا اور حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے جماعت کے تنظیمی ڈھانچہ کو مضبوط کیا اور نظارتوں کا قیام عمل میں لایا۔ جن کے تحت بہت سے شعبہ جات میں شاندار کام سرانجام پائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بہت سی تحریکات فرمائیں اور افراد جماعت نے ہر تحریک پر لبیک کہا خلافت ثانیہ کا دور اپنے آپ میں ایک مثالی اور کامیاب دور ثابت ہوا جو تاریخ احمدیت کا ایک سنہری باب ہے بعدہ خلافت ثالثہ کا بابرکت دور شروع ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنہرا باب ہیں اور ان تحریکات میں افراد جماعت نے جو قربانیاں کی ہیں وہ نہایت ہی غیر معمولی اور بے نظیر ہیں۔ اس کے بعد خلافت رابعہ کا انقلاب انگیز اور مبارک دور شروع ہوا۔ اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت کی تبلیغی، تربیتی، مالی تعلیمی مساعی میں بے پناہ اضافہ ہوا اور اس عالمی جماعت کی عالمی قربانیوں میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہوا اور خلافت رابعہ کی تحریکات پر افراد جماعت نے جسطرح والہانہ لبیک کہا وہ اپنی مثال آپ ہیں اس کے بعد خلافت خامسہ کا دور شروع ہوا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر خامس کا مبارک آغاز

عصر حاضر کے امام موعود سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت صفحہ 6-7 میں قدرت ثانیہ کی نسبت یہ مہتم بالشان بشارت دی کہ:۔

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا‘‘

حضرت مصلح موعودؓ نے 8 ستمبر 1950ء کو وکٹوریہ روڈ میگزین لین کراچی میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں پہلا خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت پرشوکت انداز میں اس بشارت پر روشنی ڈالی فرمایا:۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں اس کے باپ قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی۔ اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کیلئے اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اہل فارس میں سے چند افراد کھڑا کرے گا حضرت مسیح موعودؑ ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کھڑے ہوں۔

(الفضل 8 ستمبر 1950ء صفحہ 6 کالم 4)

اس روح پرور خطاب کے صرف چند روز بعد جس میں قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ کے ظہور کی واضح خبر دی گئی تھی ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی 15 ستمبر 1950ء کو ولادت ہوئی اور چنانچہ آپ کا مبارک اور مقدس وجود رجال من فارس کا درخشندہ ثبوت و برہان بننے والا تھا اس لئے آپ کا نام مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعودؑ کا الہامی نام ہے چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کو دسمبر 1907ء کو الہام ہوا۔

’’میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں‘‘۔

انیؔ مَعَکَ یا مسرُور (یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں) (بدر 19 دسمبر 1907ء)

اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی زبردست تقدیر جس رنگ میں کارفرما ہونی مقدر تھی اس کا ذکر بھی 1903ء کے الہامات میں 21 اپریل کے الہام میں ملتا ہے 21 اپریل 1903ء کا الہام حضرت مسیح موعودؑ کے قلم مبارک سے الحکم 24 اپریل 1903 صفحہ 12 پر ایک صدی قبل شائع شدہ ہے کہ:۔

’’یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں‘‘

بعد ازاں اپریل 1903ء کے تیسرے عشرہ میں متعدد الہامات ہوئے جن میں مستقبل کے جلالی اور جمالی تغیرات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد 30 اپریل کو یہ عالمگیر اور پرمسرت خبر دی گئی کہ اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔ (البدر مئی 1903ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بارے میں اور بھی بہت سارے الہامات ہیں جیسے وہ بادشاہ آیا۔ اور اب تو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں۔ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے وغیرہ۔

الغرض 19 اپریل 2003ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے اور 22 اپریل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلافت کے منصب پر متمکن فرمایا۔ اور اس طرح مذکورہ بالا تمام الہامات اور پیشگوئیاں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک میں لفظ بلفظ بڑی شان سے پوری ہوئیں اور آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائیں گی۔

دُعا ہے کہ خدا ہر دم تیرا حامی و ناصر ہو
تیرے دور خلافت میں ہو برکت کی فراوانی
زمانہ بھر میں لہرائے تو جھنڈا احمدیت کا
تیرے ہی عہد میں آئے جو آئے دور سلطانی

اب ہم قارئین کرام کیلئے خلافت خامسہ کے اس مبارک دور کی چند تحریکات کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

خلیفہ وقت کی تحریک الٰہی تحریک ہوا کرتی ہے۔

درحقیقت خلیفہ وقت کی تحریک انتہائی بابرکت اور خدائی تحریک ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے اُس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اُٹھتی نظر آتی ہے ایک عظیم الشان عمارت میں تعمیر ہو جاتی ہے۔ جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی تحریک ہے اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بالا ہوں گی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ جون 1986 صفحہ 21)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی تحریک

فرمایا میں دعا کی تحریک کرتا ہوں میرے لئے بھی بہت دُعا کریں بہت دعا کریں۔ بہت دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کرسکوں اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2003ء)

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادر احمدی بچیوں کو بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر اور مناسب حال انتظام کے مدنظر ’’مریم شادی فنڈ‘‘ کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

’’اُمید ہے کہ یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا‘‘

(21 فروری 2003)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM4244/9.4.05 میں یہ ہدایت فرمائی ’’مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں‘‘

بمقام لندن۔ (خطبہ جمعہ 3 جون 2005)

عہد خلافت خامسہ کی پہلی مالی تحریک

(برموقعہ 27 جولائی 2003 برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ)

طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

’’اب آخر میں میں اعلان کرنا چاہتا ہوں مختلف لوگوں نے توجہ دلائی خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہ اسلام کیلئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں۔ تقاریر ہیں۔ مجالس عرفان ہیں ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے تو یہ کافی وسیع کام ہے۔ جس کیلئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے تو یہ سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ’’طاہر فاؤنڈیشن‘‘ کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کیلئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی۔ بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا جیس

ممبران پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈ کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈ مہیا کریں گی لیکن چھوٹوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ جو کوئی اپنی خوشی سے اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ان کو اجازت ہوگی۔ دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے اور اس کے بعد یہ سیشن اب ختم ہوتا ہے اب دعا کر لیں۔

(الفضل لندن۔ بحوالہ بدر 7-14 اکتوبر 2003 صفحہ 17)

احمدی ڈاکٹرز کو عارضی وقف کی تحریک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا" افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی بہت ضرورت ہے یہ بھی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں ڈاکٹر صاحبان کو کہ اپنے آپ وقف کیلئے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو۔ اور اگر اس سے اوپر جائیں 6 سال یا 9 سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک کو دیتا چلا جائے گا۔

(بحوالہ الفضل صفحہ 3۔ 12 تا 19 ستمبر 2003ء)

کثرت سے درود پڑھنے کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" اس زمانہ کے ساتھ درود کا خاص تعلق ہے اس لئے احمدی بکثرت درود بھیجیں خاص طور پر جمعہ کے بابرکت دن زیادہ درود پڑھیں"

(بحوالہ الفضل 26 تا 12 اکتوبر 2003 صفحہ 16)

بنی نوع انسان سے ہمدردی کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔

" جماعتی سطح پر ہمیں دنیا بھر میں خدمت خلق کی توفیق مل رہی ہے میں دنیا کے تمام احمدی ڈاکٹرز۔ وکیلوں۔ انجینئروں اور دوسرے پیشہ ور احباب سے تحریک کرتا ہوں کہ ضرورت مندوں کی خدمت کریں اس کے نتیجہ میں اللہ آپ کے اموال اور اخلاص میں برکت ڈالے گا۔

(بحوالہ الفضل 3 تا 9 اکتوبر 2003 صفحہ 16)

ریلیف فنڈ ایران کے تعلق سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

" گذشتہ دنوں ایران میں ایک خوفناک زلزلہ آیا بڑی تباہی پھیلی ہے ...... ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کیلئے دعائیں بھی کی جائیں اور مالی مدد بھی۔ مختلف ملکوں میں ..... میرا خیال ہے ایسے طریقہ کار رائج ہوں جو ان تک پہنچ سکیں بہرحال ہر ملک میں جو امراء ہیں وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق جائزہ لیکر کوئی لائحہ عمل تجویز کریں اور ان ...... آفت زدہ لوگوں کی خدمت کی کوشش کریں۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 2003) بحوالہ بدر 27 جنوری 2004 صفحہ 2)

نومبائعین کو وقف جدید میں شمولیت کی تحریک

نومبائعین اور واقفین نو بچوں اور نوزائیدہ بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں

" ایسے تمام لوگوں کو اب میں اس ذریعہ سے ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے جو گذشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا ..... اور جیسا کہ میں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے ...... اور خاص طور پر واقفین نو بچے تو ضرور بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ اس میں شامل ہونا چاہئے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004)

دفتر پنجم تحریک جدید کا اجراء

مسجد بیت الفتوح لندن میں 5 نومبر 2004ء کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دفتر چہارم پر 19 سال گذر چکے ہیں اور اب دفتر پنجم کے اعلان کا وقت آگیا ہے اس دفتر سے مراد یہ ہے کہ نئی نسل یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے اور آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے"۔

یتامیٰ اور مساکین سے حسن سلوک کی تحریک

حضور انور نے فرمایا

جماعت میں تیموں کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلے میں جماعت دل کھول کر امداد کرتی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کے امراء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں باقاعدہ سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں کے یتامیٰ کو سنبھالیں مسکین لوگوں سے بھی حسن سلوک کا ارشاد ہے۔ مسکینوں میں ایسے تمام لوگ آجاتے ہیں جن پر کسی قسم کی تنگی ہے پھر تمہارے بہت زیادہ حسن سلوک کے مستحق ہمسائے بھی ہیں"۔

(بحوالہ الفضل 13 فروری تا 19 فروری 2004 صفحہ 10)

بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا:۔ تعلیم حاصل کرنا ہمارے بچوں کا حق ہے اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے اس کے لئے میں والدین سے ماؤں سے باپوں سے کہتا ہوں خواہ وہ پڑھے ہوئے ہوں یا ان پڑھ ہوں بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ آئندہ اس کے بغیر گذارہ نہیں۔ بچے صرف اس لئے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ بڑے ہو کر ہاتھ بٹائیں گے Farming میں ہماری مدد کریں بلکہ بچوں کا جو حق ہے وہ ادا کریں کہ ان کی تربیت کریں اور تعلیم دلوائیں۔

(بحوالہ الفضل 23 اپریل تا 29 اپریل 2004 صفحہ 11)

بنگلہ دیش کے حالات کیلئے دُعا کی تحریک

" آخر میں میں ایک دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں بنگلہ دیش کے حالات کافی Tense ہیں بڑے عرصہ سے بڑے خراب ہیں۔ اور آج بھی مخالفین نے بڑی دھمکیاں دی ہوئی ہیں مسجدوں پر حملے کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ جماعت کو ہر شر سے بچائے اور درس کے دوران بھی میں نے دعا کی ایک تحریک کی تھی اب دوبارہ کرتا ہوں یہ دعا خاص طور پر اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ میں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اسکی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی۔ حضرت مسیح موعودؑ خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب

(آل عمران: 9)

یعنی اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(بحوالہ بدر 2 مارچ 2004 صفحہ 7 خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003 بمقام مسجد بیت الفتوح)

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی تحریک

اس کے ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ:۔

" میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن یکم اگست 2004)

باشرح چندوں کی ادائیگی کی تحریک

حضور انور نے فرمایا ..... یاد رکھو جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کیلئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو کہ تمہاری روحانی حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔

(خطبہ جمعہ 28 مئی 2004 بمقام جرمنی)

باشرح زکوۃ کی ادائیگی کی تحریک

حضور انور نے فرمایا" پھر ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوۃ ہے زکوۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کیلئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور بھیڑ۔ بکریاں۔ گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد ہونے پر زکوۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کو اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں دوسری تحریکات میں حصہ لیتی ہیں لیکن اگر ان کے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اس پر 2.5% کے حساب سے زکوۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوۃ ادا کی جائے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ بمقام جرمنی 28 مئی 2004ء)

اسلام سلامتی کا پیغام ہے ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئے

حضور انور نے فرمایا:

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے اس سلام کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ سلام حضرت اقدسؑ کے ساتھ آپؑ کی جماعت کو بھی ہے آپؑ کا مقصد ایک پاک جماعت کا قیام تھا اور نیک انجام اس جماعت کیلئے بھی ہے جیسا کہ اس میں بتایا گیا ہے۔ لیکن ہر فرد جماعت کو سلامتی پھیلا کر انفرادی طور پر بھی ان برکات سے حصہ لینا چاہئے تا کہ فتح و ظفر کی جو خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس کی برکات سے ہر ایک حصہ لے سکے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اس سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک بھی پھیلائیں اور آپس میں بھی مومن بنتے ہوئے محبت اور پیار کی فضا پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے وارث بنیں۔ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004 بمقام زیورک)

افریقہ میں مساجد مشن ہاؤسز سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیرات کے سلسلہ میں خدمت کیلئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو آگے آنے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا:۔

’’ہر ایک احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کو جماعت کی بہتری کیلئے کام میں لائے اگر ہم میں سے ہر ایک اس قسم کی سوچ اپنے اندر تشکیل دے لے اور اس کے مطابق ہر انجینئر، کمپیوٹر سائنٹسٹ۔ ریسرچ ورکر اور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کیلئے آگے آئے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل نازل کرے گا اور آپ کی کوششوں کو پہلے سے زیادہ برکت دے گا...... اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کیلئے مفید وجود بنائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے...... اس مقصد کیلئے میں آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک رپورٹ تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کیلئے عمارات تعمیر کر رہی ہے مثلاً مساجد۔ مشن ہاؤسز۔ سکولز ہسپتال وغیرہ اس کے لئے بھی سول انجینئرز اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔

’’مجھے اُمید ہے کہ آپ میں کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

(بحوالہ الفضل 4 جون تا 10 جون 2004 صفحہ 11)

موصی صاحبان کو چندوں کی ادائیگی کی تحریک

حضور انور فرماتے ہیں:

خاص طور پر موصی صاحبان کیلئے میں یہاں کہتا ہوں ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اسقدر ہو جاتا ہے کہ پھر دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چندے کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ یکمشت چندہ ادا کر سکیں...... اس لئے پہلے ہی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

سو مساجد تعمیر کرنے کی تحریک

حضور انور فرماتے ہیں:۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر میں نے سو مساجد کی تعمیر میں سستی جو عموماً جماعت میں نظر آ رہی ہے خدام الاحمدیہ کو صرف توجہ دلائی تھی عمومی طور پر جماعت کو بھی میں نے یہی کہنا تھا کہ اسطرف توجہ دیں تو اگلے روز ہی خدام الاحمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے اپنے وعدے اور وصولی کیلئے دس لاکھ یورو کا وعدہ کر دیا اور پہلے جبکہ یہ وعدہ ڈھائی لاکھ یورو کا تھا اور ابھی جو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تقریباً جو پہلا وعدہ تھا اتنی تو اب ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی بھی ہو چکی ہے۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی ہدایت

کیونکہ میں آج لازمی چندہ جات کی بات کر رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ یہ جو چندہ جات ہیں ان تحریکات کی ادائیگیوں کا اثر آپ کے لازمی چندہ جات پر نہیں ہونا چاہئے۔ وہ اپنی جگہ ادا کریں اور یہ زائد تحریکات کے وعدوں کو اپنی جگہ ادا کریں۔

(بحوالہ الفضل 11 جون تا 17 جون 2004ء صفحہ 5-7)

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

’’اس نظام کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 1905 میں آپ علیہ السلام نے اسے جاری فرمایا تھا۔ لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں...... لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے...... آج ننانوے سال کے پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905 سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم 15000 نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں......

لیکن میری خواہش ہے کہ 2008 میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم 50% تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔ (اختتامی خطاب فرمودہ یکم اگست 2004ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ انگلستان)

با قاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا

...... پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں...... کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے۔ (کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو)

پس اس کیلئے توجہ دینے کی ضرورت ہے جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی ہی تو نہیں ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا تلاوت با قاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ دے تو ایک اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004 بمقام لندن)

جرمنی کے تمام شہروں میں خلافت خامسہ کے دور میں مساجد بنانے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا کہ

’’میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد یا دو تو ہم چند سالوں میں بنائیں گے اور خدا توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور میں دوں گا‘‘۔

امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے اپنے ٹیلنٹ بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے آمین۔

(خطاب بر موقع افتتاح مسجد الہدیٰ 7 ستمبر 2004ء)

نومبائعین کو مالی جہاد میں شامل کرنے کی تحریک

حضور نے پھر نومبائعین کے بارے میں فرمایا:۔

’’کہ بیعت کرتے ہیں اور وہ چندہ نہیں دیتے۔ ان کو بھی اگر شروع میں یہ عادت ڈال دی جائے کہ چندہ دینا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے دین کی خاطر قربانی کی جائے تو اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو ان کو بھی عادت پڑ جاتی ہے بہت سے نومبائعین کو بتایا ہی نہیں جاتا کہ انہوں نے کوئی مالی قربانی کرنی بھی ہے کہ نہیں۔ تو یہ بات بتانا بھی انتہائی ضروری ہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا پھر ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے جو مالی قربانیاں نہیں کرتے۔ اب اگر ہندوستان میں اور افریقن ممالک میں یہ عادت ڈالی جاتی تو چندے بھی کہیں کے کہیں پہنچ جاتے اور تعداد بھی کئی گنا زیادہ ہو سکتی تھی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء بمقام لندن)

احمدی بچوں کو وقف جدید میں شامل کرنے کی تحریک

فرمایا’’ وقف جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت اس طرح بڑھ بڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے...... اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کیلئے وقف جدید میں شامل کریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقف جدید کیا تھا۔ اور اُس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں...... اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش کریں تو اس تعداد

میں (جو موجودہ تعداد ہے) آسانی سے دنیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہوسکتا ہے بغیر کسی دقت کے اور یہ تعداد آسانی سے 10 لاکھ تک پہنچائی جاسکتی ہے۔

عورتیں یاد رکھیں ...... آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کیلئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ 7 جنوری 2005ء بمقام اسپین)

اسپین میں ویلنسیا کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

حضور فرماتے ہیں:

میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ اسپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ بھی نظر آئیں جماعت احمدیہ اب مختلف شہروں میں قائم ہے ......

اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحب حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کیلئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں کوئی روک نہیں ہے لیکن تمام دنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو میں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کے لئے ضرور دیں۔

(خطبہ جمعہ 14 جنوری 2005 بمقام اسپین)

پرتگال میں مسجد بنانے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا:

اسپین کے دورے کے دوران ایک یہ بھی فائدہ ہو کہ پرتگال سے جو ساتھ ہی وہاں ملک ہے۔ جماعت کے احباب چلے آئے ہوتے تھے ان کی عاملہ بھی تھی ان سے میٹنگ ہوگئی۔ ابھی تک وہاں بھی مسجد نہیں ہے۔ اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نو مبائعین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ اکثر افریقن اور عرب ملکوں کے مسلمانوں میں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو وہاں بھی میں نے ان کو کہا ہے کہ جلد از جلد مسجد بنائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے مجھے اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی ہوگی کہ وہیں سے مسجد کے اخراجات کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ ایک پرانا گھر ہے جس کو بیچ کر نئی جگہ خریدی جاسکتی ہے اور تعمیر بھی ہوسکتی ہے اور اگر تھوڑا بہت کچھ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ مرکز سے پوری ہو جائے گی"۔

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 2005 بمقام لندن)

سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد کیلئے ریلیف فنڈ کی تحریک

26 دسمبر 04 کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک سماترا۔ تھائی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ ملائشیا۔ سری لنکا مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں آئے ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا۔ انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کیلئے از راہ شفقت مرکزی فنڈ سے دس لاکھ روپے کی رقم مرحمت فرمائی۔

آنحضرتؐ پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کیلئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک

حضور فرماتے ہیں:

بہرحال ایسے لوگ جو یہ لغویات۔ فضولیات اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں اس کے لئے گذشتہ ہفتے میں نے کہا تھا کہ جماعتوں کو انتظام کرنا چاہئے۔ مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پر نظر رکھیں کیونکہ لڑکوں۔ نوجوانوں کی آج کل انٹرنیٹ اور اخباروں پر توجہ ہوتی ہے دیکھتے بھی رہتے ہیں اور ان کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ نظر رکھیں اور جواب دیں۔

اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور اسی طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بچیاں تلاش کر کے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھیجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء بمقام لندن)

صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے احباب جماعت کو عبادات کی تحریک

حضور فرماتے ہیں:

تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ تحریک کی تھی۔ میں بھی اب ان دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں ایک تو آپ نے اسوقت کہا تھا کہ سورہ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں۔ تو سورہ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تا کہ ہر قسم کے فتنہ وفساد سے اور دجل سے بچتے رہیں۔

پھر ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں۔

اور اس کیساتھ ہی ایک اور دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو پہلوں میں شامل نہیں تھی کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کیلئے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔ پھر اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم پڑھیں۔ پھر استغفار کیا کریں۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

پھر درود شریف کافی پڑھیں۔ ورد کریں آئندہ تین سالوں میں ہر احمدی کو اسطرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کیلئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔

ایک نفلی روزہ ہر مہینہ رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے۔

اس کے بعد اب میں پھر یہی کہتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں شر ہے تو استغفار کرے اور اسے نکال دے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت اسقدر پھیل چکی ہے اور ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے کہ باوجود رابطوں کی سہولیات نہ ہونے کے انشاء اللہ تعالیٰ خلافت سے دور ہٹانے کی کوئی سکیم کوئی منصوبہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء بمقام لندن)

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کیلئے مالی قربانی کی نئی تحریک

حضور نے فرمایا

میں آج تحریک کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹرز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہوسکتے ہیں جن کو توفیق ہو گنجائش ہو یہ طاہر انسٹیٹیوٹ کیلئے مالی قربانی کی تحریک ہے ...... اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کیلئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے۔ اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ سے اُمید ہے کہ وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ خطبہ جمعہ 3 جون 2005

شامل ہونے کی تحریک

خدام الاحمدیہ انصار اللہ صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ سب اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے ...... امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم الٰہی انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2004)

سرزمین برطانیہ میں 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل وسیع پلاٹ کی خرید کی تحریک

"اگرچہ اس وسیع و عریض بیش قیمت پلاٹ کی خرید کی کل ذمہ داری جماعت احمدیہ برطانیہ نے بالشرکت غیر خود قبول کی ہوئی ہے تاہم برطانیہ سے باہر کی جماعتوں کے بعض مخلصین کی دلی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ممالک بیرون کے ذی استطاعت مخلصین جماعت کو بھی برضا و رغبت اس کار خیر میں حصہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ بدر 13/20 ستمبر 2005ء صفحہ 2

ناروے میں مسجد تعمیر کرنے کی تحریک

23 ستمبر 2005 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ اوسلو ناروے سے یہ تحریک فرمائی کہ ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اوسلو ناروے میں مساجد جماعت کی ضروریات کیلئے بہت کم ہیں اور حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدا کرے آپ کو بہت جلد اس جگہ پر جماعت کی ضرورت کے پیش نظر وسیع اور خوبصورت جامع مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا کرے اور یہ آپ کیلئے ایک حسین یادگار رہے تا کہ آپ کی آنے والی نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد کرتی رہیں۔ خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2005ء)

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا فرماتے ہوئے خلافت خامسہ کو اپنے خاص الخاص فضل وکرم سے رحمتوں، برکتوں اور غیر معمولی فتوحات اور ترقیات کی آماجگاہ بنا دے۔ اور عالمگیر غلبہ اسلام کی مبارک ساعت کو قریب سے قریب تر لے آئے آمین۔ اور ہم سب کو اور ہماری قیامت تک آنے والی نسلوں کو ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ رکھتے ہوئے برکات خلافت سے متمتع ہونے کی توفیق عطا کرے۔

مرحبا اے آنے والے مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ صدا

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

قوموں اور تہذیبوں کے اتحاد کا نیا مغربی خاکہ اور خالق کائنات کی آفاقی سکیم

دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ (پاکستان)

مجھ کو اُس نے خود دیا ہے چشمہ توحید پاک
تا لگا دے از سرِ نو باغ دیں میں لالہ زار
ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش میں
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

مسلم سپین کا سقوط اور یورپ میں ڈی ازم کا ظہور

جارج ڈیون پورٹ انیسویں صدی کے ایک ممتاز مستشرق تھے جن کی محققانہ کتاب ''اپالوجی فار محمد اینڈ دی قران'' کا اردو ترجمہ 1870 میں ''موید الاسلام'' کے نام سے شائع ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے معرکہ آراء مناظرہ (سرمہ چشم آریہ) میں بھی اس کا خصوصی تذکرہ فرمایا ہے۔ ترجمہ کے صفحہ 94 تا 96 میں فاضل مؤلف نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ دنیا کے مستند مورخین کے مطابق دسویں صدی ہجری میں یورپ جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں عرب مسلمانوں نے ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے۔ جن سے یورپ کے ہزاروں عیسائی طلبہ نے ہر قسم کے علوم (جن میں فلسفہ اور سائنس بھی تھا) سیکھے اور انہیں یورپ میں پھیلا دیا۔ اس طرح اسلامی درسگاہوں کی بدولت چودھویں صدی عیسوی تک اہل یورپ علم و فنون کی روشنیوں سے جگمگاتے رہے۔

مورّخ اسلام حضرت علامہ شہاب الدین ابو العباس المقری (1584۔1631) نے ''نفح الطیب'' میں سقوط مسلم سپین کی تاریخ 2 ربیع الاوّل 897ھ بتائی ہے۔ جو عیسوی کیلنڈر کی رو سے سال 1492ء کی 3 جنوری بنتی ہے اور ٹھیک یہی وہ ظلماتی سال تھے جس میں عہد حاضر کی کیتھولک مولفہ (برٹش براڈ کاسٹر برائے مذہبی امور اور ایسوسی ایشن آف مسلم سوشل سائنسز کی اعزازی رکن) کیرن آرم سٹرانگ کی تحقیق کے مطابق عیسائی مذہب نے مظاہرہ کیا کہ وہ ابراہیم کے دو دوسرے مذاہب کو گوارا نہیں کر سکتے (خدا کی تاریخ مترجم یاسر جواد۔ ناشر نگارشات لاہور اشاعت 2004ء)

اس مخالفت کے نتیجہ میں اسلامی فلسفہ اور سائنس کی بساط اُلٹ گئی اور جیسا کہ مسز ای پی سکارٹ نے اخبار اندلس جلد 3 صفحہ 275 میں لکھا ہے اندلس میں مسلمان مفکرین کی دس لاکھ کتابیں تھیں جنہیں لارڈ بشپ فرانسسکو ثمینس ڈی سیزدر نے نذر آتش کر دیا حالانکہ غالبًا دنیا بھر میں علوم وفنون کا ایسا ذخیرہ کہیں موجود نہیں تھا۔ یورپ کے اس علمی اور مذہبی خلا کو پر کرنے کیلئے سترہویں صدی میں جو فلسفیانہ تحریکیں اٹھیں ان میں لارڈ ہربرٹ آف چربری (1583-1648) کی تحریک ڈی ازم سرفہرست ہے یہ تحریک دراصل دہریت کا ماڈرن ایڈیشن ہے جس کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ اگرچہ خدا ہی نے یہ کائنات تخلیق کی ہے مگر اس کے معرض وجود میں آنے کے بعد وہ اس سے بیگانہ محض ہو چکا ہے نہ اس نے آج تک کسی کو الہام کیا اور نہ اسے اپنے بندوں سے کوئی سروکار ہے (The New Penoun Encyclopedia2003) اکیسویں صدی میں یورپ و امریکہ کے اکثر ریسرچ سکالرز کے خیالات و نظریات پر چونکہ ڈی ازم کی گہری چھاپ لگ چکی ہے اس لئے وہ مستقبل کے نظام کی تعمیر کیلئے موعود اقوام عالم مہدی دوراں مسیح الزماں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی الہامی تحریک کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور محض اپنے ذاتی ڈھکوسلوں سے نئے عالمی نظام کے مادّی خاکے بنا رہے ہیں اور علم تاریخ، سیاسیات معاشیات اور فلسفہ کے بل بوتے پر جہان نو پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

نور دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار
راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہر یار
(المسیح الموعودؑ)

امریکی مفکر کا خودساختہ عالمی نظام

امریکہ کے انہی نام نہاد مفکروں میں سموئیل پی ہنٹنگٹن بھی ہیں۔ آپ ہارورڈ یونیورسٹی میں البرٹ جے ویدر ہیڈ تھرڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور کارٹر انتظامیہ میں خارجہ پالیسی کے بانی اور امریکن پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن کے صدر رہ چکے ہیں۔ ژاں پال سارتر کا یہ قول کیرن آرم سٹرانگ نے اپنی کتاب کے آخر میں درج کیا ہے کہ اگر خدا موجود بھی ہے تب بھی اسے مسترد کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کا تصور ہماری آزادی کی راہ میں حائل ہوتا ہے ہمیں چاہئے کہ انسان کو مجسم آزادی کے طور پر دیکھیں اور مسٹر سیموئیل پی ہنٹنگٹن کی کتاب ''تہذیبوں کا تصادم اور عالمی نظام کی تشکیل نو'' "The clash of civilization and the remarking of world order" کے پیچھے یہی ''ولولہ آزادی'' موجزن ہے اور اسی کے جوش میں انہوں نے بین الاقوامی سیاسیات کے پیش نظر دلچسپ پیشگوئیاں بھی کی ہیں اور 2010ء کی دنیا کا ایک خیالی نقشہ پیش کیا ہے اور شمالی امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کو متحدہ تہذیب کی حیثیت سے فوری بلاک قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے تا کہ امن عالم بحال ہو اور تیسری جنگ کی نوبت نہ آئے۔ مسٹر سموئیل نے اپنی کتاب کے آغاز میں سودیت یونین کے نقشہ عالم سے غائب ہو جانے کو امریکہ کے خلاف سرد جنگ کے خاتمہ سے تعبیر کیا ہے لیکن جابجا اس خوف کا اظہار کیا ہے کہ مذہبی خیالات پھر سے ہر جگہ بیدار ہو رہے ہیں حتی کہ 1994ء میں پچیس سال سے کم عمر کے 30 فیصد روسیوں نے کہا ہے کہ وہ الحاد چھوڑ کر خدا کو ماننے لگے ہیں۔

(اردو ترجمہ صفحہ 117 ناشر اوکسفرڈ پریس 2003)

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عز و وقار

بہرکیف یہ غیبی انقلاب جس میں انسانی کوششوں کا کوئی عمل دخل نہیں مسٹر سموئیل کی آنکھیں کھولنے اور ڈی ازم کے خول سے باہر نکالنے کے لئے کافی ہے۔ مگر آپ چونکہ ایک ایسے مغربی معاشرہ کی پیداوار ہیں جس کے نزدیک خالق کائنات اپنے بندوں کی راہنمائی سے کنارہ کش اور معاذ اللہ محض تماشائی ہے اس لئے اُن کے دماغ پر بھی یہ خبط سوار ہے کہ دُنیا کے لئے تخمینے زائچے اور خاکے بنانے کا منصب انہیں تفویض ہو گیا ہے حالانکہ عالمی صورت حال اس درجہ گمبھیر ہو چکی ہے کہ ان کے نزدیک بھی قرون وسطیٰ کی طرح کلی انتشار ہے (صفحہ 38-39) ہر تہذیب بربریت کے آگے گھٹنے ٹیکتی جا رہی ہے جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی اور ایک ایسا عالم تاریک دور انسان پر اتر رہا ہے (صفحہ 403) جس کے تقاضوں سے حضرت عیسیٰ جیسی شخصیت بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی (صفحہ 77) بایں ہمہ انہوں نے یہ ادّعا کیا ہے کہ تہذیبوں کی بنیاد پر اُن کا خودساختہ بین الاقوامی نظام امن عالم کی سب سے یقینی ضمانت ہے (صفحہ 304)

جناب سموئیل کے پیش کردہ مادّی نظام نو کا ڈھانچہ اصولی طور پر دنیا کی آٹھ تہذیبوں پر مبنی ہے چینی جاپانی ہندو اسلامی آرتھوڈکس مغربی۔ لاطینی امریکہ، افریقہ (صفحہ 51-52) ان تہذیبوں کے کشمکش کے مضر اثرات کو باہمی مفاہمت میں تبدیل کرنے کا عمل ہی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ جس کی صورت انہوں نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ سلامتی کونسل میں ہر بڑی تہذیب کی کم از کم ایک مستقل نشست ہو۔ برطانیہ اور فرانس کی نشستوں کو یورپی یونین کی ایک نشست میں تبدیل کر دیا جائے جس پر یکے بعد دیگرے یورپی یونین کا چنیدہ ملک براجمان ہو اس طرح آٹھ تہذیبوں کی ایک ایک اور مغربی تہذیب کی (جس میں ان کے نظریہ کے مطابق شمالی امریکہ، یورپ، آسٹریلیا، وغیرہ ممالک شامل ہیں) دو مستقل نشستیں ہوں گی جس سے دنیا کے افراد دولت اور طاقت کی وسیع تر نمائندگی ہو گی۔

(صفحہ 398)

کاغذی فارمولا کیلئے وعظ

چونکہ یہ کاغذی فارمولا تہذیبوں کے تصادم اور جنگوں کے خطرات کو ٹال نہیں سکتا اس لئے یہ امریکی مفکر ایک سیاستداں کی بجائے پوپ، مارٹن لوتھر یا صدر سلامتی کونسل کا روپ دھار لیتے ہیں اور ''مسند وعظ'' پر جلوہ گر ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کہ (182) ''مرکزی ریاستوں کو دوسری تہذیبوں کے تنازعات میں مداخلت سے اجتناب کرنا ہوگا یہ ایک سچائی ہے جسے بعض ممالک خصوصاً امریکہ کے لئے بلاشک وشبہ قبول کرنا مشکل ہوگا یہ اصول کہ مرکزی ریاستیں دوسری ریاستوں کے تنازعات میں مداخلت سے احتراز کریں ایک کثیر تہذیبی، کثیر قطبی دنیا میں امن کی پہلی شرط ہے دوسری شرط مشترکہ ثالثی کا اصول ہے یعنی یہ کہ اپنی تہذیبوں اور گروہوں کے درمیان رخنہ جنگیں رکوانے یا محدود کرنے کیلئے مرکزی ریاستیں ایک دوسرے سے گفت وشنید کریں'' (صفحہ 397) چونکہ جناب سموئیل یو این او کے عالمی ادارہ میں ان اصولوں کی دھجیاں برسوں سے بکھرتی دیکھتے آرہے ہیں اس لئے انہوں نے معا بعد یہ اعتراف کر کے خود ہی اپنے خیالی نظام نو کی خیالی عمارت بلکہ خیالی بنیاد تک کے پرخچے اڑا دیئے ہیں کہ ''ان اصولوں کو اور تہذیبوں کے مابین زیادہ مساوات والی دنیا کو قبول کرنا مغرب کیلئے یا ان تہذیبوں کیلئے آسان نہ ہوگا جو بالادستی میں مغرب کے ساتھ شامل ہونے یا اس کی جگہ لینے کی کوشش کر سکتی ہیں'' (صفحہ 397)

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

مغرب کے آثار قدیمہ کی علمی سیر

اگرچہ یہ مصنوعی اور جعلی نظام نو پہلے ہی مرحلہ پر کھنڈرات اور ویرانوں کا منظر پیش کر رہا ہے تاہم آیئے ان آثار قدیمہ کی ماضی کے جھروکوں ہی سے علمی اور تاریخی سیر کر لیں اور ان کے بعض بکھرے ہوئے شکستہ کاغذوں، بوسیدہ کپڑوں، سیاہ برتنوں اور زنگ آلود ہتھیاروں ہی کو دیکھتے چلیں جہاں قدم قدم پر ہر شئی سے یہ آواز آرہی ہے۔

بس اس قدر ہے خلاصہ مری کہانی کا
کہ بن کے ٹوٹ گیا اک حباب پانی کا
ذرا اپنا چاک گریباں تو سی لیں
مجھے دعوتِ گلستاں دینے والے

مسٹر سموئیل کا خاکہ چار سو صفحات پر محیط ہے اور پورے کا پورا مغربی تہذیب اور اس کے مرکز شمالی امریکہ کے اردگرد گھوم رہا ہے اور اس کی مادی اور سیاسی رنگینی اور دلفریبی اسی سے وابستہ ہے کیونکہ اُن کا عقیدہ ہے کہ ''پوری دنیا کے لوگوں کو مغربی اقدار، اداروں اور ثقافت کو اپنانا چاہئے کیونکہ یہ بنی نوع انسان کی اعلیٰ

ترین، سب سے روشن خیال، آزادترین معقول ترین اور جدید ترین اور مہذب ترین فکر ہے"(صفحہ 388) لیکن یہ "مہذب ترین" تہذیب کس طرح غیرانسانی اور غیر اخلاقی جرائم میں ملوث ہو چکی ہے اور امن عالم کیلئے مستقل خطرہ بن چکی ہے اس کی تفصیل مسٹر سموئیل ہی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں:۔

ا۔سرد جنگ میں مغرب کی جیت نے سرشاری نہیں تھکاوٹ پیدا کی ہے سست معاشی نمو، جمود کی شکار آبادیوں، بے روزگاری، بھاری سرکاری خساروں زوال پذیر اخلاقیات کار (Work Ethic) بچت کی کم شرحوں اور امریکہ سمیت بہت سے ممالک میں معاشرتی ٹوٹ پھوٹ، منشیات اور جرائم کی وجہ سے مغرب اپنے اندرونی مسائل میں الجھتا جا رہا ہے"
(صفحہ 98)

۲۔"مقداری اعتبار سے اہل مغرب دنیا کی آبادی کی گھٹتی ہوئی اقلیت ہے"(صفحہ 102)

۳۔انیسویں صدی کے اواخر میں یورپی طاقت کی تقریباً ہر جگہ رسائی اور بیسویں صدی کے اواخر میں امریکہ کی عالمی بالادستی نے مغربی تہذیب کو بڑی حد تک دنیا میں پھیلا دیا تاہم یورپی عالمگیریت ختم ہو رہی ہے...... مغرب آفاقیت دنیا کے لئے خطرناک اس لئے ہے کہ یہ مرکزی ریاستوں کے درمیان بین التہذیبی جنگ پر منتج ہوسکتی ہے اور مغرب کیلئے اس لئے خطرناک ہے کہ یہ مغرب کی شکست پر منتج ہوسکتی ہے...... پس مغربی رہنماؤں کی سب سے بڑی ذمہ داری...... مغربی تہذیب کی منفرد خصوصیات کو بچانا محفوظ رکھنا اور بحال کرنا ہے چونکہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ طاقتور ترین مغربی ملک ہے اس لئے یہ ذمہ داری زیادہ تر اسی پر عائد ہوتی ہے"
(صفحہ 389-390)

مغربی تہذیب کے مرکز کی کہانی

جناب سموئیل ہنٹنگٹن نے مغربی تہذیب کے زوال اور اس کی عالمگیریت کے خاتمہ کے بعد اس کے احیاء اور نشأۃ ثانیہ کی ذمہ داری شمالی امریکہ کے کندھوں پر ڈال دی ہے اور وہ سادہ لوحی سے اب بھی اس فریب میں مبتلا ہیں کہ اُن کا "محبوب مسیحا" تہذیب مغرب کی طاقت بحال کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ خود اپنی اخلاقی زندگی میں نئی روح پھونک سکے (صفحہ 388) موصوف کی وہ کتاب جس میں انہوں نے اپنا خاکہ پیش فرمایا پہلی بار 1997 میں منظر عام پر آئی جس پر آٹھ برس کا عرصہ بیت رہا ہے اس عرصہ میں شمالی امریکہ نے کس طرح اخلاق وانسانیت کا جنازہ نکال دیا ہے؟ اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں البتہ ہمیں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ "مسیحا" خود کتنی مہلک امراض میں مبتلا ہے اور زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہے یہ کہانی مسٹر سیموئیل ہی کی زبانی سنیئے۔

"امریکہ کے کثیر ثقافت کے حامی بھی...... اپنے ملک کے ثقافتی ورثہ کو مسترد کرتے ہیں امریکہ کو کسی اور تہذیب (یعنی مغربی تہذیب ناقل) سے منسلک کرنے کی بجائے وہ بہت سی تہذیبوں کا ملک وجود میں لانا چاہتے ہیں...... امریکی شعار اور مغربی تہذیب کے استرداد کا مطلب اُس ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا خاتمہ ہے جس سے ہم آشنا ہیں اس کا مطلب مغربی تہذیب کا عملاً خاتمہ بھی ہے اگر امریکہ سے مغربیت خارج ہوگئی تو مغرب یورپ اور چند بہت کم آبادی والے یورپی آبادکار ممالک تک محدود رہ جائے گا...... اہل امریکہ ثقافتی اعتبار سے یورپی خاندان کا حصہ ہیں کثیر ثقافت کے حامی اس تعلق کو نقصان تو پہنچا سکتے ہیں بلکہ برباد کرسکتے ہیں" (صفحہ 384-385)

ڈی ازم اور مغربی اخلاق بھی قطرینہ طوفان میں بہہ گئے

حال ہی میں دنیا بھر نے امریکہ کے طوفان قطرینہ کی صورت میں خدا کی قہری تجلی کا نظارہ بچشم خود دیکھا ہے اس طوفان نے ایک طرف ڈی ازم کے باطل نظریہ کو غرق کردیا ہے دوسری طرف وہ مغربی تہذیب کی چیمپئن مرکزی ریاست کے اخلاق بھی بہا کر لے گیا ہے۔ میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ خدا نے امریکہ اور دوسرے ممالک میں زلازل، طوفانوں اور دوسری ارضی وسماوی آفات کی خبر ایک سو سال قبل اپنے مقدس مسیح اور نائب مصطفیٰ ﷺ کو دے دی تھی جو حضور نے مئی 1907ء میں اپنی معرکہ آرا تالیف حقیقۃ الوحی کے صفحہ 256-257 میں شائع کرکے دنیا پر اتمام حجت کردی چنانچہ فرمایا۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہوجائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں...... اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

اب طوفان قطرینہ میں مغربی اخلاق کی تباہی و بربادی کا ہولناک نظارہ گلوبل صحافت کی مبصرانہ آنکھ سے ملاحظہ فرمایئے۔ جنوبی ایشیاء کا مشہور اخبار دن (لاہور) ۷؍ستمبر ۲۰۰۵ء کے اداریہ میں لکھتا ہے۔

"سمندری طوفان کے نتیجہ میں آنے والے سیلاب نے امریکہ کے خوشنما چہرے کا سارا میک اپ اتار کے اس کے چہرے کے سارے بدنما داغ عریاں کردیئے ہیں۔ اگر معاملہ مطبوعہ صحافت تک محدود ہوتا تو شائد پوری دنیا اس صدمے سے دوچار نہ ہوتی مگر ٹیلی ویژن اور نیوز کے عالمی نیٹ ورک نے پوری دنیا کو دکھلا دیا کہ دنیا کا سب سے امیر اور طاقتور ملک اندر سے کس قدر کھوکھلا ہے۔ بلندی کے پہلو میں پستی جس کی گہرائی کا پتہ اس میں گرنے والے کو ہی لگ سکتا ہے طوفان کے بعد جو حالت دنیا کے کروڑوں لوگوں نے پردہ سکرین پر نیو آرلینز کے لوگوں کی دیکھی ان کی غربت، ان کی بے بسی و بیچارگی جو عرصہ تک امداد کے لئے ترستے رہے خوراک حتیٰ کہ پینے کا پانی میسر نہ آیا۔ دواؤں کے لئے تڑپتے مریض وغیرہ، اس نے امریکہ کے بارے میں "خوابوں کی سرزمین" اور "ترقی و خوشحالی کی سرزمین" کے تصورات پاش پاش کردیئے اور لوگوں پر یہ راز کھلا کہ مساوات، بنیادی اور برابری کے حقوق والی یہ قوم دراصل کتنی بٹی ہوئی ہے۔ قطرینہ کا نشانہ بننے والوں کی بھاری تعداد سیاہ فام امریکنوں کی ہے جو اتنے غریب اور مفلس تھے کہ طوفان کی پیشگی اطلاع کے باوجود وسائل کی کمی کی وجہ سے فوری طور پر شہر سے نہ نکل سکے۔ وہ بھاگنے کیلئے ضروری وسائل جمع نہیں کر پائے تھے کہ طوفان نے انہیں آلیا طوفان زدگان کی امداد کیلئے ضروری کارروائی میں تاخیر بش انتظامیہ کیلئے بہت بڑا سیاسی مسئلہ بنتی جارہی ہے۔ صدر بش نے خود دوبار علاقے کا دورہ کیا اور حکومت کے سینئر ارکان سے بھی کہا گیا کہ وہ بھی امدادی کاموں کی نگرانی کیلئے نیو آرلینز اور لوزیانا پہنچیں، تاہم حکومت اب تک جانی و مالی نقصان کا صحیح اندازہ لگانے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ امدادی حکام کا کہنا ہے کہ جب تک شہر سے زہریلا پانی پوری طرح خارج نہیں کردیا جاتا اس وقت تک لاشوں کی صحیح تعداد کا پتہ نہیں چل سکتا لیکن ایک بات طے ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہوگی جبکہ بے گھر ہونے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ان مرنے والوں میں زیادہ تر وہ غریب لوگ شامل ہیں جو طوفان سے بچنے کیلئے نیچے تہہ خانوں میں چھپے ہوئے تھے...... اس میں شک نہیں کہ قطرینہ طوفان کے بعد نیو آرلینز میں جو مناظر دیکھنے میں آئے ان سے یہ ہرگز پتہ نہیں چلتا کہ یہ دنیا کے سب سے طاقتور ملک اور ترقی یافتہ سوسائٹی ہے یا کوئی پسماندہ ترین افریقی ملک جہاں لوگ مصیبت زدوں کی امداد کی بجائے لوٹ مار کرنے میں مصروف تھے، انسانی مصائب کے بارے میں جس بے حسی کا مظاہرہ امریکی حکومت کی طرف سے دیکھنے میں آیا یہی بے حسی لوٹ مار کرنے والے امریکیوں میں پائی گئی۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب بھی غربت و افلاس ہی کا کرشمہ ہے۔ یہ جواب تک کہا جاتا رہا ہے کہ امریکی معاشرہ میں ہر کسی کو برابر کے مواقع میسر ہیں اور یہ کہ وہاں وسائل پیداوار تک سب کی یکساں رسائی ہے۔ یہ سب جھوٹ ثابت ہوا۔ یہاں طوفان کے نشانہ بننے والے سیاہ فام امریکیہ ان کی آبادی کو غربت و افلاس میں جکڑا پایا گیا جو محرومی اور بے بسی کی داستان کہہ رہی تھی۔ اس انتہائی نازک موقع پر ہونے والی لوٹ مار کو بھی مفلسی اور محرومی کا نتیجہ کہا جاسکتا ہے اس لئے کہ یہ جرم بھی معاشی محرومیوں سے ہی جنم لیتا ہے...... قطرینہ طوفان نے انسانی استعداد اور ٹیکنالوجی کی محدودات کو ظاہر کردیا ہے کہ امریکہ جو ستاروں پر کمندیں ڈالنے میں پوری طرح کامیاب و کامران ہے قدرتی آفات کے سامنے اسی طرح بے بس ہے جس طرح کہ تیسری دنیا کے ممالک لاچار ہیں"۔

خزاں ہے گھات میں اور خوگر بہار ہو تم
خدا گواہ ہے شکاری نہیں شکار ہو تم

خالص مفروضات اور سیاسی شعبدہ کاری

الختصر مسٹر سموئیل کا مغربی خاکہ خالص مفروضات اور سیاسی شعبدہ کاریوں کا ملغوبہ ہے چنانچہ آپ خود بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب کے آخر تک پہنچ کر صاف طور پر ناکامی کا پیکر اور مایوسی کا مجسمہ نظر آتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں "امن اور تہذیب دونوں کے مستقبل کا انحصار دنیا کی بڑی تہذیبوں کے سیاسی، روحانی اور علمی رہنماؤں کے درمیان افہام و تفہیم اور تعاون پر ہے۔ تہذیبوں کے تصادم میں یورپ اور امریکہ ساتھ ہوں گے یا الگ الگ ہوں گے۔ تہذیب اور بربریت کے درمیان عالمی "حقیقی تصادم" میں دنیا کی عظیم تہذیبیں بھی، مذہب، فن، ادب، فلسفے، سائنس، ٹیکنالوجی، اخلاقیات اور جذبہ ہمدردی کے حوالے سے اپنے بھرپور کارناموں کے

ہمراہ ساتھ ہوں گی یا الگ ہوں گی، ابھرتے ہوئے دور میں تہذیبوں کے تصادم امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں'' (صفحہ 403)

ہوگئے بیکار سب حیلے جب آئی وہ بلا
ساری تدبیروں کا خاکہ اڑ گیا مثل غبار
(مسیح موعودؑ)

تصویر کا دوسرا رُخ

قرآن مجید اور وحدت اقوام عالم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''قرآن سے پہلے سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کیلئے ہی آتی تھیں چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کیلئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے دوسری قوم سے ان کو کچھ واسطہ نہ تھا مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کیلئے نہیں بلکہ تمام قوموں کیلئے ہے ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امت کیلئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کیلئے ایسے سامان میسر آ گئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں باہمی ملاقات جو اصل جڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہوگئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہوسکتی ہے اور پیغام رسانی کیلئے وہ سبیلیں پیدا ہوگئی ہیں کہ جو ایک برس میں بھی کسی دور دراز ملک کی خبر نہیں آسکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آسکتی ہے زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رخ کرلیا ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو ایک قوم بنادے اور ہزارہا برسوں کے بچھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملادے''(چشمہ معرفت طبع اوّل صفحہ 68-67 اشاعت 15 مئی 1908ء مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان)

پھر اس آسمانی منصوبہ کی عملی تکمیل پر لطیف روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اسی لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے...... اور اُسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله (الصف 10) یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے...... اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا''(ایضاً صفحہ 82-83) اس حقیقت افروز بیان کے بعد حضرت اقدس نے صدائے ربانی بن کر دنیا بھر میں یہ پر شوکت منادی فرمائی کہ:۔

''یہ درحقیقت ایسا زمانا آگیا ہے کہ شیطان اپنی تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کردیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کی جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کیلئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے اور زمانہ حق رکھتا تھا کہ اس نازک وقت میں آسمانی نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حجت دنیا پر پوری ہو۔ سو آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور آسمان جوش میں ہے کہ اسقدر آسمانی نشان ظاہر کرے کہ اسلام کی فتح کا نقارہ ہر ایک ملک میں ہر ایک حصہ دنیا میں بج جائے ۔ اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو'' (صفحہ 86-87)

یورپ و امریکہ میں عروج اسلام کی پیشگوئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کشفی بصیرت کی روشنی میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی بھی کی۔

''میں خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں جو وہ اسلام کیلئے ظاہر کر رہا ہے اور میں اس نظارہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنے کو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے جس کو دیمک کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹھہر نہیں سکتی اس عمارت کی بنیادیں کھوکھلی ہوچکی ہیں۔ اب وقت آتا ہے کہ یکدم یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوگی اور وہ اس مردہ پرستی کے مذہب سے بیزار ہوکر حقیقی مذہب اسلام کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین کریں گے'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 463)

آفاقی سکیم کی تکمیل و استحکام کا ابدی انتظام

جہاں تک وحدت اقوام عالم کی آفاقی سکیم کی تکمیل کا تعلق ہے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام خاص سے 24 دسمبر 1905ء کو ''الوصیت'' کے عالمی نظام کی بنیاد اپنے فرستادہ کے ذریعہ رکھ دی اور ساتھ ہی قدرت ثانیہ کے ظہور کی خبر دے کر اس آسمانی نظام کی تخلیق اس کی راہ نمائی اور ابدی استحکام کی عرش سے ضمانت بھی دے دی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اسی پس منظر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سالانہ جلسہ قادیان کے موقعہ پر ''نظام نو'' کے موضوع پر ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا جس میں پورے جلال سے اعلان کیا کہ:۔

''نظام نو کی بنیاد 1910ء میں روس میں نہیں رکھی گئی نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر فرد بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور ساتھ ہی دین کی حفاظت کرنے والے نظام نو کی بنیاد 1905ء میں قادیان میں رکھی جاچکی ہے اب دنیا کو کسی نظام نو کی ضرورت نہیں ہے اب نظام نو کا شور مچانا ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں:

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

جو کام ہونا تھا وہ ہو چکا اب یورپ کے مدبر صرف لکیر پیٹ رہے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کا نظام نو وہ ہے جس کی بنیاد جبر پر نہیں بلکہ محبت اور پیار پر ہے۔ اس میں انسانی حریت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں افراد کی دماغی ترقی کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے اور اس میں انفرادیت اور عائلیت جیسے لطیف جذبات کو بھی برقرار رکھا گیا ہے''۔

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے مزید وضاحت فرمائی:۔ ''جب کثرت سے احمدیت پھیل گئی اور جوق در جوق لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہوگئے اسوقت اموال خاص طور پر جمع ہونے شروع ہو جائیں گے اور قدرتی طور پر جائیدادوں کا ایک جتھا دوسری جائیدادوں کو کھینچنا شروع کردے گا اور جوں جوں وصیت وسیع ہوگی نظام نو کا دن قریب سے قریب تر آجائے گا''۔

نیز فرمایا:۔

''نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے''

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

عالم احمدیت سموئیل ہنٹنگٹن اور مائیکل ڈیڈن اور مغرب کے دوسرے دانشوروں اور مفکروں کے اس بے رحم فلسفہ اور نام نہاد صداقت کو قطعی طور پر مسترد کرتی ہے کہ جب تک ہم حقیقی دشمنوں سے نفرت نہ کریں ہم اپنے حقیقی دوستوں سے بھی محبت نہیں کر سکتے۔ (تہذیبوں کا تصادم صفحہ 20)

اس کے مقابل بانی تحریک احمدیت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

''میں حلفاً کہہ سکتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالی دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے''

(سراج منیر صفحہ 24-25)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس کا حسب ذیل ارشاد مبارک جماعت احمدیہ کیلئے میگنا کارٹا اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے جس پر وہ 116 سال سے اعجازی شان کے ساتھ عمل پیرا ہے جس کی کوئی نظیر عہد حاضر میں کسی قوم کسی ریاست کسی مذہب اور کسی تہذیب میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔

''میں تو کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زدوکوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو یہ یاد رکھو کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے دل سخت نہ ہوتے تو وہ کیوں ایسا کرتے یہ خدا کا فضل ہے کہ ہماری جماعت امن جو ہے اگر وہ ہنگامہ پرداز ہوتی تو بات بات پر لڑائی ہوتی اور پھر اگر ایسے لڑنے والے ہوتے اور ان میں صبر و برداشت نہ ہوتی تو پھر ان میں اور ان کے غیروں میں کیا امتیاز ہوتا ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 130)

یہ کھلی حقیقت ہے کہ خدا کی قائم کردہ جماعت پر مخالفت کے ان گنت مصائب آئے حوادث کی آندھیاں چلیں، قوموں نے ہر جگہ اسے ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا اور مادہ پرست دنیا نے اسے کراہت کی نظر سے دیکھا مگر فرزندان احمدیت ہر حال میں کوہ وقار ثابت ہوئے اور ان کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہیں آئی بلکہ وہ بنی نوع انسان کی محبت غمخواری اور خدمت کی عالمی شاہراہ پر پہلے سے بڑھ کر برق رفتار ہوگئے جس پر جماعت احمدیہ کا انقلابی ادارہ پہلے انسانیت Humanity First شاہد ناطق ہے جو سونامی طوفان کے عظیم انسانی المیہ کے متاثرین کی فلاح و بہبود کے بعد قطرینہ کی آفت زدہ اور سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت میں دیوانہ وار مصروف عمل ہے۔

ہمدردی خلائق کے اس قابل رشک جذبہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس آفاقی نعرہ نے بے پناہ ذوق و شوق اور ولولہ عشق سے سرشار کردیا ہے کہ Love For All Hatred For None (محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں) حضور کا یہ نعرہ دراصل ایک بین الاقوامی پیغام تھا جو حضور نے 9 اکتوبر 1980ء کا دن متضرعانہ دعاؤں

باقی صفحہ نمبر (70) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد
اور "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے ایمان افروز نظارے

عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن

قادیان کی تعمیر کا آغاز آج سے 475 سال قبل 1530 میں ہوا۔ اس وقت Town-planning کا کوئی Concept نہیں ہوتا تھا اور نہ کوئی اور ٹیکنیکل ماہرین اس وقت موجود تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ سب خوبیاں جو ایک روحانی بادشاہ کے گھر میں ہونی چاہیئے تھیں دارالمسیح میں شروع ہی سے رکھوا دی گئیں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ یہ معجزہ نہیں بلکہ خدائی منشاء کے مطابق ہی دارالمسیح کا موجودہ نقشہ عمل میں آیا۔ دراصل انسان کی عقل اور سوچ کا دائرہ محدود ہے۔ یہ آئندہ ہونے والے واقعات کو مکمل طور پر معلوم نہیں کر سکتا۔ اور جب کبھی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے۔ جسے وہ غیر معمولی سمجھتا ہے۔ تو کہہ دیتا ہے کیا ہی عجیب معجزہ ہے؟ لیکن وہ معجزہ نہیں ہوتا۔ اس واقعہ کا ہونا پہلے ہی سے مقدر ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے علم میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ آئندہ کے حالات صرف خدا تعالیٰ کے علم میں ہی ہوتے ہیں۔ اور جب اس جگہ کو آنے والے مسیح کے لئے خدا تعالیٰ نے مخصوص کر دیا تھا تو تب اسی وقت دارالمسیح کا نقشہ مخصوص انداز میں بننے کا فیصلہ بھی کر دیا تھا۔ ورنہ اسی طرز کے اور مکان بھی قادیان میں بنے ہوتے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ سب سے پہلے بننے والی بلڈنگ کا نقشہ بعد میں تعمیر ہونے والے مکانوں میں اس کا طرز تعمیر نقل کر لیا جاتا ہے۔ یا پھر اسی طرز کے بہت سارے اور مکان بھی تعمیر ہو جاتے ہیں۔ دارالمسیح کی تعمیر قادیان میں سب سے پہلے ہوئی لیکن اس کی انفرادیت کو خدا تعالیٰ نے قائم رکھا۔ دارالمسیح جیسا اور کوئی گھر قادیان میں موجود نہیں۔ جہاں اس کی سمت قبلہ رخ ہے وہاں یہ مغل طرز تعمیر کی سب سے بہترین مثال ہے۔

اب اگر آپ دارالمسیح کی پوری عمارت پر نظر ڈالیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ کمرے اندرونی صحن کے اردگرد بنائے گئے ہیں۔ جو کہ مغلوں کا ہی طرز تعمیر تھا۔ وہ حصہ جہاں مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور آپ نے اپنا بچپن گزارا۔ وہ حصہ جہاں آپ نے اپنے دعویٰ کے بعد کی رہائش رکھی۔ اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ والا حصہ۔ یہ سب حصے اندرونی صحن کے اردگرد بنائے گئے ہیں۔ اس طرز تعمیر کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہر دو موسم گرمی اور سردی میں آرام دہ ہوتے ہیں اور ان میں پردے کا پورا انتظام ہوتا ہے۔ آپ اندر ہی اندر ہر منزل پر جا سکتے ہیں۔ دارالمسیح قادیان میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے کہ قادیان بڑھتے بڑھتے دریائے بیاس تک پہنچ جائے گا اور اس پیشگوئی کے پیش نظر جنوب کی طرف (اس طرف دریائے بیاس نزدیک ہے) غیر مسلموں کی کوئی خاص آبادی ہوئی ہی نہیں۔ یہ سمت ابھی تک زیادہ تر خالی ہے۔ یہ شائد اس لئے ہے کہ احمدیوں کو بیاس کی طرف ڈیولپمنٹ کرنے میں آسانی ہو۔

آج کل رینوویشن اور ریسٹوریشن کا موضوع ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جو احباب تاریخ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ ان کے خیال کے مطابق پرانی چیزوں کو محفوظ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اور ایسے کاموں پر خرچ کئے ہوئے وقت اور مال کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق یہی وقت اور مال اگر بنی نوع انسان کی موجودہ مشکلات کے حل پر خرچ کیا جائے تو یہ ذرائع کا بہتر استعمال ہو گا۔ دوسری طرف اکثر ممالک اپنی پرانی تاریخ کو اجاگر کر کے tourism میں دلچسپی پیدا کر کے بہت سارا زرمبادلہ کماتے ہیں۔ بعض ممالک صرف تاریخ کو محفوظ رکھ کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ تاہم تاریخ۔ بلڈنگ میں بنیاد کی سی حیثیت اور اہمیت رکھتی ہے۔ جتنی مضبوط بنیاد ہو گی اتنی ہی عالیشان بلڈنگ آپ اس پر تعمیر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنی تاریخ میں ایک خاص معیار حاصل کر چکے ہیں اور تاریخ محفوظ ہے تو آپ اسکو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اپنی تاریخ کو بھلا چکے ہیں تو آپ کو ابتدا سے شروع کرنا ہو گا اور ترقی کے لحاظ سے پیچھے رہ جائیں گے۔

تاریخی حالات عمارات کی شکل میں ہوں یا کسی اور طرز میں۔ وہ اپنے اندر بہت ساری معلومات سمائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمیں ان سے تین قسم کے حالات کے متعلق پتہ چل سکتا ہے۔ ایک تاریخ کے اس دور میں ثقافتی معیار کیا تھا۔ دوسرے تاریخ کے اس دور میں لوگوں کی عادات اور روایات کیا تھیں اور تیسرے صنعتی ترقی کا کیا معیار تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ زندہ قومیں اور جماعتیں اپنی تاریخ اور تاریخی عمارات کی ہر لحاظ سے حفاظت کرتی ہیں۔ اور بڑی سے بڑی قربانی کرنے اور رقم خرچ کرنے سے دریغ بھی نہیں کرتیں۔ ہر ملک میں آپ دیکھیں گے کہ کسی نہ کسی شکل میں انہوں نے اپنے بادشاہوں اور حکمرانوں کے محلات اور عمارات کو محفوظ کر لیا ہوتا ہے۔ لیکن مذہبی دنیا میں بنی نوع انسان اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کرنے میں اتنا کامیاب نہیں رہا۔ جتنا ہونا چاہیئے تھا۔ اس خطہ زمین پر خدا تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور کروڑوں ہادی اور رہنما مبعوث کئے ہیں لیکن دیکھیں کتنے نبیوں کی جائے پیدائش یا گھر محفوظ ہیں؟ اس کرہ ارض پر صرف ایک ہی نبی کا گھر محفوظ ہے اور وہ رسول کریم ﷺ کے غلام اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کا گھر (دارالمسیح) جو قادیان میں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ہے کہ یہ مقدس گھر جماعت احمدیہ کی حفاظت میں ہے۔ اس کے لئے ہم جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

1947ء کے بعد خطرناک حالات کے پیش نظر بہت سارے درویشوں کی رہائش دارالمسیح میں تھی۔ اور وہ اپنی ضروریات کے مطابق کمروں کو چھوٹا بڑا کرتے اور دروازوں کی جگہ بدلتے رہے۔ خاکسار نے 1986ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر قادیان جانا شروع کیا۔ دارالمسیح کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہوتا تھا اور [illegible] بعت پر بڑا بوجھ سا تھا۔ دیواروں پر سے پلستر اکھڑ [illegible] رہا ہے۔ قلی flacks کی شکل میں گر رہی ہے۔ ventilation برائے نام بلکہ نہ ہونے کے برابر۔ زمین سے نمی۔ دروازے لگتا تھا کہ برسوں سے نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ ان پر سبز رنگ کر کے بہت موٹی سی تہہ بن چکی تھی۔ بعض حصوں میں چھت پر سے مٹی گرتی تھی۔ اور بالے بوسیدہ ہو چکے تھے اور خوف ہوتا تھا کہ کہیں گر نہ جائیں۔

sewerage نہ ہونے کی وجہ سے اندر اندر ہی چھوٹے چھوٹے septic tank بنائے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کے کمرہ کے باہر ٹن پر لکھ کر کچھ عبارتیں دیواروں پر لگائی ہوئی تھیں۔ اور زیادہ حصہ سٹور کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ بجلی کی روشنی برائے نام تھی۔ خاکسار نے یہ سب حالات 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ دارالمسیح کی حالت دن بدن خستہ ہو رہی ہے۔ یہ ایک تاریخی عمارت ہے اسکی مکمل رینوویشن ہونی چاہیئے تا کہ آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ کر لیا جائے۔ حضور نے میری اس تجویز کو منظور فرمایا۔ اور دارالمسیح کی renovation پر مرحلہ وار کام شروع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

تو سب سے پہلے sewerage پر کام شروع کیا گیا۔ نئی sewerage سطح زمین کے نیچے بنا کر ڈھاب میں اس کا نکاس کر دیا گیا۔ جس سے چھوٹے چھوٹے septic tank ختم ہوئے۔ اور سب سے بڑی بات جو کھلی نالیاں تھیں ان کا خاتمہ ہوا۔ اس کام کے لئے خاکسار کی مدد چوہدری رشید احمد صاحب اوورسیئر نے کی۔ جو پاکستان سے وقف عارضی کے نظام کے ماتحت قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔

دارالمسیح کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات

1. دارالمسیح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جیسا تھا اسی شکل میں تبدیل کریں۔

2. 1947ء سے پہلے یا بعد میں جو بھی دارالمسیح میں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان سب کو بزرگ درویشان سے تصدیق کروا کے یا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ کر کے ختم کریں۔

(خوش قسمتی سے 1952ء میں مرزا برکت علی صاحب آف آبادان نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی ہدایت پر عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی کی نگرانی میں دارالمسیح کے نقشے تیار کروائے تھے۔ جو دفتر درویشان میں محفوظ تھے۔ جو کام بھی رینوویشن کا ہو رہا ہے۔ ان نقشہ جات سے رہنمائی لی جا رہی ہے۔ اگر کوئی تبدیلی 1947ء کے بعد ہوئی تھی۔ تو ان نقشہ جات کی روشنی میں ٹھیک کر دی گئی ہے)

3. لکڑی کے دروازے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے ہیں۔ ان کو اسی طرح محفوظ کر لیا جائے۔ البتہ جو استعمال نہیں کئے جا سکتے اور گھن لگنے کے بعد ناکارہ ہو چکے ہیں۔ ان کی جگہ اسی طرز کے دروازے بنا کر لگائے جائیں۔

4. لکڑی کے فریم کے متعلق بھی یہی ہدایت تھی۔

5. دیواروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت چونے کا پلستر کیا جاتا تھا۔ اور اسکے بعد اس پر قلی کی جاتی تھی۔ چونے کا پلستر خراب ہونے کے بعد تقریباً سارے حصوں میں اب سیمنٹ اور ریت کی rendering ہو چکی تھی۔ اور اس پر ہر سال سفید قلی کا کوٹ کر دیا جاتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا اس کے متعلق یہ ارشاد تھا کہ دیواروں کو معیاری طور پر ٹھیک کریں سیمنٹ اور ریت کی rendering کریں۔ البتہ قلی کی بجائے emulsion paint کا استعمال کریں۔ کیونکہ یہ زیادہ دیرپا ہو گا اور دوسرے قلی کی بو سے بہت سارے یورپ کے احباب allergic ہوتے ہیں اور صحت کے لئے بھی مضر ہو سکتی ہے۔ اسلئے اکثر دیواروں کو سیمنٹ اور ریت کی rendering کروا کے اس کے اوپر emulsion paint کروا دیا گیا ہے۔

6. چھتیں بھی اکثر لکڑی کے شہتیروں اور لکڑی کے بالوں پر مشتمل تھیں۔ ان کے اوپر کانوں کا چھپر ڈال کر مٹی سے insulation کی گئی تھی۔ پھر اس کے اوپر اینٹوں کے فرش یا چھت ہوتی تھی۔

چھتیں کھول کر ہر بالے کو چیک کیا گیا۔ جو حصے دیواروں میں تھے۔ ان پر bitumen کروا کر دوبارہ اس جگہ۔ اور جو بالے مکمل طور پر خراب اور

ناکارہ ہو چکے تھے ان کی جگہ اسی سائز کے دیار کے بالے رکھ دیئے ہیں۔ اور جن بالوں کے کچھ حصے ٹھیک تھے۔ ان میں ٹھیک حصے کاٹ کر جوڑ کر دوبارہ استعمال کر لئے گئے ہیں۔ اس طرح کوئی بھی پرانی بابرکت لکڑی ضائع نہیں ہوئی۔

7. باہر کی دیواروں کے متعلق حضور نے فرمایا کہ جہاں اینٹیں ہیں وہاں اینٹیں بنا دیں۔ اور جہاں چھوٹی ٹائل ہے وہاں چھوٹی ٹائل لگادی جائے۔ چاہے ایک ہی ٹائل کیوں نہ ہو۔

Renovation کا کام 1995ء میں بیت الدعا بیت الذکر اور بیت الفکر سے شروع کیا گیا۔ ان سب کمروں میں ہر طرف بجلی کے تاروں کا جال بچھا ہوا تھا۔ تین فٹ تک دیواروں میں chips لگائے ہوئے تھے۔ بیت الذکر کے شمال کی دیوار میں دو کھڑکیاں تھیں۔ جس کے راستے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سطح زمین پر رہائش پذیر تھے۔ تو ان کھڑکیوں کے ذریعہ اوپر بیت الدعا میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جو دیواروں پر chips کر دینے کی وجہ سے چھپی ہوئی تھیں۔ جب دیواروں سے chips کو توڑا گیا تو یہ کھڑکیاں اپنی اصل حالت میں نکل آئیں۔ ان کو صاف کر کے محفوظ کر لیا گیا۔

کھڑکی کا موجودہ سائز چھوٹا لگتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بیت الذکر کا فرش تقریباً دو فٹ 1970ء میں اونچا کر دیا گیا تھا۔ یہ بات مجھے مستری محمد دین صاحب درویش (مرحوم) نے بتائی۔ جو دار المسیح میں تعمیراتی کاموں کے انچارج تھے۔ اگر یہ دو فٹ کی کھڑکی کی اونچائی میں جمع کر لئے جائیں تو کھڑکی کی اونچائی نیچے سے اوپر بیت الذکر میں آنے کے لئے مناسب لگتی ہے۔

بیت الدعا کے مغرب کی طرف درمیان میں ایک دروازہ ہوتا تھا۔ جو 1947ء کے بعد بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن 1996ء میں حضور انور کی ہدایت پر دوبارہ پرانے ڈیزائن کے مطابق بنا کر کھول دیا گیا۔

بیت الذکر میں مغربی دیوار میں بیت الدعا کے دروازہ کے جنوب کی طرف ایک پرانی طرز کی انگیٹھی ہوتی تھی۔ اس کو مستری محمد دین صاحب درویش (مرحوم) کی یادداشت کے مطابق دوبارہ بنوا دیا گیا ہے۔ دیواروں اور چھت کے بالوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات کے مطابق restore کیا گیا۔ بیت الذکر میں چھت کے قریب اور دیواروں پر مغل طرز تعمیر کے panel اور moulding تھی۔ جو بہت ہی خستہ حالت میں تھیں۔ ان کو بڑی احتیاط سے دوبارہ restore کیا گیا۔ electrical wiring کو موجودہ قانون کے مطابق کر کے ceiling fans لگائے گئے۔

بیت الدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر کے دروازے کھڑکیاں اور چھت کے بالوں میں ایک سکھ دوست نے جو پاکستان بننے سے پہلے سے قادیان میں رہ رہے ہیں بہت کام کیا۔ کام کے ختم ہونے پر جب انکو انکی اجرت دینے لگے۔ تو انہوں نے اجرت لینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے جیسے مرزا صاحب آپ کے پیر ہیں ہمارے بھی پیر ہیں۔ اسلئے جو کام بھی ہم نے کیا ہے اسکی کوئی مزدوری نہیں لیں گے۔

ٹن پر لکھے ہوئے بورڈ کی بجائے ماربل پر کھدائی کروا کے دیواروں میں نصب کر دیئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الذکر میں باہر دالان میں اس دروازہ سے تشریف لاتے تھے۔ جس کا اوپر کا حصہ گولائی میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الذکر میں زیادہ وقت عبادت میں گزارتے تھے۔ اور لکھائی کا کام بیت الفکر میں کرتے تھے۔ لیکن حضرت اماں جانؓ نے فرمایا۔ کہ بیت الفکر بھی بیت الذکر کا حصہ ہے۔

بیت الدعا اور بیت الذکر کے مشرق والا دالان جو کہ حضرت اماں جانؓ کے نام سے موسوم ہے۔ اس صحن کا کچھ حصہ اونچا ہے۔ جہاں یہ اونچائی شروع ہوتی ہے۔ اس کے مشرق کی طرف ایک ستون (pillar) تقریباً ڈھائی فٹ اونچا بنا ہوا ہے۔ اور steps کے دوسری طرف بیت الذکر کی مشرقی دیوار میں ایک آلہ (arch) بنا ہوا ہے۔ ان دونوں جگہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیاہی کی دوات (Inkpot) رکھی ہوتی تھی۔ اور آپ دونوں مقاموں کے درمیان صحن میں چلا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ لکھنے کے کام میں بھی مصروف رہتے تھے۔

"جب پنڈت لیکھرام کے قتل (بتاریخ 6 مارچ 1897) سے پہلے قادیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور حرم سرا پر کسی پہرہ ونگرانی کا انتظام نہ ہوا کرتا تھا۔ ان افواہوں اور خبروں کے باعث جو مختلف ذرائع ووسائل سے تواتر کے ساتھ ہندوؤں خصوصاً آریوں کی سازشوں اور منصوبوں کے متعلق ملتی رہیں ہم لوگ بطور خود ہی چوکس و ہوشیار ہو کر حضور کے مسجد میں تشریف لانے یا سیر وغیرہ کے لئے نکلنے کے اوقات میں زیادہ محتاط رہنے لگے اور ایک قسم کا پہرہ جاری کر لیا گیا۔ اس پہرہ کا انتظام ونگرانی حضور پرنور نے مجھ ناکارہ غلام کے ذمہ لگائی پہرہ کی راتوں میں ایک چیز جو میں نے دیکھی اس کا بیان میرے ذمہ ہے۔ وہ یہ کہ دوران پہرہ میں اکثر ہم لوگ محسوس کیا کرتے تھے کہ حضور پرنور زیادہ رات کا حصہ ذکر وفکر اور دعا ونماز میں گزارا کرتے تھے۔ کیونکہ بالکل تھوڑے سے وقت کے سوا عموماً ہمارے کانوں میں گریہ وبکا اور اضطراب والحاح کی آواز۔ کبھی کچھ پڑھنے اور گنگنانے کی گنگناہٹ۔ کبھی نرم اور دھیمی سی آواز میں سسکیاں لینے اور رقت وسوز سے بلبلانے کی آواز پڑتی تھی اور بارہا مجھے یاد ہے کہ ایسے موقعہ پر ہم خود بھی کھڑے آمین آمین "از ماہ جملہ جہاں آمین باد" کی صدائیں کرنے لگتے۔۔۔۔ اکثر پہرہ کی ڈیوٹی خاکسار کی ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب بھی دیکھا یا عبادت کرتے تھے۔ یا لکھتے ہوتے تھے۔ مجھے حیرانی ہوتی تھی کہ پتہ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوتے کب تھے؟

(اصحاب احمد جلد نہم ص۔ 237-230۔ ملک صلاح الدین ایم۔اے)

بیت الفکر کے مشرق کی طرف ایک گلی ہے۔ جو مسجد مبارک میں کھلتی ہے۔ دراصل یہ گلی اور مسجد مبارک کو راستہ بعد میں بنایا گیا ہے۔ یہ پہلے وقت میں ایک لکڑی کی سیڑھی ہوتی تھی۔ جس کے ذریعہ مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک کی چھت پر اپنے رفقاء کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور مسجد مبارک میں آنے کا راستہ جو چھوٹی سیڑھیاں مسجد مبارک سے پہلے جاتی ہیں۔ وہاں تین چار step نیچے جاکر دیوار میں ایک لکڑی کا فریم ابھی بھی لگا ہوا ہے۔ آپ اسکے ذریعہ مسجد مبارک میں تشریف لایا کرتے تھے۔ گلی میں دیوار کی موٹائی میں جو جوتیاں رکھنے کی سہولیت ہے یہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں موجود نہ تھی۔ یہ سہولت حضور سے اجازت لیکر بنائی گئی تھی۔ بیت الفکر میں جنوب کی طرف جو کھڑکی مسجد مبارک میں کھلتی ہے اسکے ذریعہ سے آپ مسجد مبارک میں نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے

جب بیت الدعا کی renovation کا کام ہو رہا تھا۔ اس وقت حیدر آباد کے ایک دوست نے جو ماربل کا کاروبار کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بیت الدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر کے فرش اور دیواروں کے لئے مفت ماربل کی پیش کش کی تھی۔ لیکن حضور نے اس offer کے ملنے پر خاکسار کو بتایا کہ ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ ہم اس کو اس کی اصل صورت میں ہی رکھیں گے۔

فرش پر انتظامیہ نے قالین ڈال دیا ہے۔ میں اس کے حق میں نہیں۔ اگر پرانے طرز کی صفیں ہوتیں۔ تو زیادہ لطف آتا۔ اور مسجد کا ماحول جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس وقت میں تھا پیدا ہو سکتا تھا۔

سیدہ ام متین صاحبہ کے گھر اور بیت الریاضت کے درمیان ایک کمرہ سٹور کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قادیان میں آمد پر بہت سارے احباب غیر ممالک سے تشریف لائے تھے۔ واپس جاکر بعض مستورات نے حضور انور سے شکایت کی۔ کہ بیت الدعا کے قریب وضو کا انتظام نہ تھا۔ اس پر حضور نے خاکسار کو ہدایت دی۔ کہ بیت الدعا کے قریب مناسب جگہ کی تجویز دیں۔ سٹور کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے 1994ء میں مردوں اور مستورات کی وضو کی سہولتوں میں تبدیل کر دیا گیا۔

اس مرحلہ کا کام 1997ء میں ختم ہوا۔ اس میں خاکسار کی مدد محکمہ تعمیرات کے مکرم سلطان احمد انجینئر۔ مکرم جاوید احمد صاحب اور مکرم منیر الدین صاحب نے کی۔ اس کام کے ختم ہونے پر اہل قادیان نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ مجھے یاد ہے ایک دن خاکسار جب مسجد مبارک سے نماز ادا کر کے گھر کی طرف جارہا تھا۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے مجھے مبارک باد دی پھر گلے لگا کر کہنے لگے رشید صاحب مجھے پتہ ہے کہ آپ نے مختلف ممالک میں جماعت کا کام کیا ہے اور مساجد بھی بنائی ہیں۔ لیکن بیت الدعا کو restore کرنے کا اعزاز جو آپ کو ملا ہے۔ یہ سب اعزازوں سے اعلیٰ ہے۔ اور جماعت احمدیہ آپکو ہمیشہ یاد کرے گی۔ میں ہمیشہ بیت الدعا کو دار المسیح کا دل کہا کرتا ہوں۔ اور ان کی یہ بات سن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہ میری حیثیت ہی کیا؟ اور یہ اعلیٰ اعزاز؟

اسکے بعد 2002ء میں سطح زمین پر دار المسیح کے اس حصہ کی renovation کا کام شروع کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ کے بعد رہائش پذیر تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے کمرہ سے لیکر حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کے کمرہ تک مشتمل ہے جس کے ساتھ گول کمرہ بھی شامل ہے۔

اس حصہ کا جب مکمل معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ دیواروں اور چھت کی حالت بہت خستہ ہے۔ بار بار قلعی کرنے سے قلعی flacks کی شکل میں دیواروں سے گر رہی تھی۔ کمروں میں نمی تھی۔ جس کی وجوہات ventilation کا نہ ہونا، heating کے نظام کی کمی اور سارے حصہ کو سال بھر بند رہنے کی تھیں۔

یہاں کام حضرت مصلح موعودؓ کے کمرے سے شروع کیا گیا۔ اس کی چھت اکھیڑی تو پچاس فیصد لکڑی کے بالے ناقص نکلے جو ٹھیک تھے ان کو اسی طرح صاف کر کے اپنی اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ جو حصے دیوار کے اندر تھے۔ ان کو bitumen کروا دیا گیا۔ باقی پچاس فیصد میں سے وہ حصہ جو ٹھیک تھا کاٹ کاٹ کر دوبارہ استعمال کیا گیا۔ اور دیار کی لکڑی کے اسی سائز کے بالے بنا کر پرانے فاصلہ کے مطابق رکھوا دیئے گئے۔ پہلی منزل کی بناوٹ میں جو تبدیلی کی گئی وہ صرف یہ تھی ایک انچ موٹی لکڑی کے تختے پر bitumen اور polythene کی sheets رکھ کر پھر اس پر مٹی ڈال کر اسکے اوپر فرش لگوا دیا گیا۔

فرش میں سے بہت نمی آرہی تھی۔ اسکی مٹی کو نکال کر اس کے نیچے 5 انچ کی aggregate ڈال کر اس کے اوپر d.p.c اور پھر پرانی مٹی ڈال کر فرش لگا دیا گیا۔ اس سے زمین سے نمی کے اوپر آنے کا راستہ رک گیا۔ البتہ دیواروں کا مسئلہ ابھی تک مکمل طور پر حل نہیں ہو سکا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دیواروں کی موٹائی اوسطاً دو فٹ ہے اور مٹی سے بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے نمی باوجود ماہرین کے مشورہ کے مطابق ان پر treatment کیا گیا ہے پھر بھی موجود ہے۔ اور ڈیڑھ سال کے وقفہ کے بعد کئی جگہ پر نمی دوبارہ باہر نکل آئی ہے۔ اور پینٹ کو خراب کر دیتی ہے۔ اس پر تحقیق جاری ہے۔ امید ہے کہ اس کا بھی مستقل حل نکل آئے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے پیدائش کے کمرہ کے مشرقی دروازوں کے اوپر ایک لکڑی کا پلیٹ فارم بنا ہوا ہے۔ جو ان دنوں چیزیں سٹور کرنیکے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اسکو اسی طرح محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح کمروں میں جگہ جگہ لکڑی کی گلیاں دیوار میں نصب ہیں۔ یہ میرا خیال ہے کہ کپڑے لٹکانے کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔ ان کو بھی صاف کر دیا گیا ہے۔

لکڑی کے وہ دروازے جو استعمال کے قابل تھے۔ ان کو اسی طرح صاف کر کے واپس لگا دیا گیا ہے۔ جن کی مرمت ہو سکتی تھی۔ ان کو مرمت کروا کے دوبارہ لگا دیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے کمرہ پیدائش کے شمال طرف ایک دالان ہے۔ اس حصہ میں آپ دیکھیں گے۔ بہت ہی بڑے بڑے لکڑے کے شہتیر ہیں۔ جو تقریباً پورے درخت کے تنے کے برابر ہیں۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ہیں۔ ان کو sand paper سے صاف کر کے اوپر محفوظ رکھنے کے لئے وارنش کروادی گئی ہے۔ بہت ہی خوبصورت لگتے ہیں۔ اس کے بعد آگے پھر شمال کی طرف ایک اور برآمدہ کی شکل میں توسیع ہے۔ اس چھت پر 1970ء میں جب غیر معمولی بارشیں ہوئیں۔ تو اصلی چھت کو بہت نقصان پہنچا۔ تو اس کے بعد درویشان قادیان نے اس پر لوہے کے گرڈر ڈال کر نئے بالے ڈال دیئے۔ اصلی صورت کو قائم نہ رکھا گیا۔ اور نہ ہی کوئی تصدیق شدہ ریکارڈ ملا۔ اس لئے اس برآمدہ کی چھت میں لوہے کے گرڈر کی جگہ لکڑی کے شہتیر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اور باقی طرز تعمیر اسی طرح رہنے دی ہے۔ اس برآمدہ کی توسیع کے متعلق ذکر حبیب میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ ص۔170-169 پر لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس دالان میں عموماً" سکونت رکھتے تھے۔ جس کی ایک کھڑکی کوچہ بندی کی طرف کھلتی ہے۔ اور جس میں سے ہو کر بیت الدعا کو جاتے تھے۔ اس کمرے کی لمبائی کے برابر اس کے آگے جنوبی جانب میں ایک فراخ صحن تھا۔ (یہ وہی صحن ہے جس میں ایک شب 1897 میں عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں ایک مضمون کے نقل کرنے میں گزاری تھی۔ یہ مضمون حضرت صاحب علیہ السلام ڈاکٹر کلارک والے مقدمہ میں بطور جواب دعویٰ کے لکھ رہے تھے۔ حضرت صاحب لکھتے تھے۔ اور میں اس کی صاف نقل کرنے پر مامور تھا۔ برادرم مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب اس مسودہ کو پڑھتے تھے۔ اور میں لکھتا تھا۔ اس طرح حضرت علیہ السلام کے حضور عشاء سے اذان فجر تک ہم اس صحن میں حاضر رہے) گرمی کی راتیں تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کا اہل وعیال سب اسی صحن میں سوتے تھے۔ لیکن موسم برسات میں یہ دقت ہوتی تھی۔ کہ اگر رات کو بارش آجائے۔ تو چارپائیاں یا تو دالان کے اندر لے جانی پڑتی تھیں۔ یا نیچے کے کمروں میں۔ اس واسطے حضرت ام المومنین نے یہ تجویز کی۔ کہ اس صحن کے جنوبی حصہ پر چھت ڈالدی جائے۔ تا کہ برسات کیواسطے چارپائیاں اس کے اندر کر لی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تبدیلی کے واسطے حکم دیا۔ اور راج مزدور کام کے واسطے آگئے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو جب اس تبدیلی کا حال معلوم ہوا۔ تو وہ اس تجویز کی مخالفت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند اور خدام بھی ساتھ تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی کہ ایسا کرنے سے صحن تنگ ہو جائے گا۔ ہوا نہ آئے گی۔ صحن کی خوبصورتی جاتی رہیگی وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ مگر آخری بات جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔ اور جس پر سب خاموش ہوئے۔ وہ یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطا کئے ہیں۔ جو شعائر اللہ میں سے ہیں۔ اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے۔ اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔

ذکر حبیب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ ص۔170-169)

اس برآمدہ کے آگے شمال کی طرف جو صحن ہے۔ اس کا level کمروں کے فرش سے نیچا تھا۔ لیکن 1947ء کے بعد اس کو مٹی سے بھر کر کے فرش کے level پر کر دیا گیا۔ اس طرح الدار کا تاریخی کنواں بھی نیچے دبا دیا گیا۔ صحن کے شمال مشرقی کونے میں بہت سارے غسل خانے بنا دئے گئے تھے۔ ان کے اوپر پلاسٹک کے پانی کے ٹینک رکھے ہوئے تھے۔ تقریباً صحن کا آدھا حصہ ان غسلخانوں نے گھیرا ہوا تھا۔ اونچی سطح پر دیوار کے باہر ہر طرف پانی کی نالیوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ یہ غسلخانے 1947ء کے بعد ان مہمانوں کے لئے بنائے گئے جو دارالمسیح کے اس حصہ میں خاص طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ٹھہرتے تھے۔ ان غسلخانوں کی وجہ سے وہ تاریخی دروازہ بھی بند ہو گیا۔ جس راستہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کھانا لایا جاتا تھا جب آپ نے پہلی منزل پر بیت الریاضت میں 8/9 ماہ روزے رکھے۔ دوسرے ان غسلخانوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرۂ پیدائش میں جانے کا رستہ بھی بند ہو گیا۔ اور ایک نیا دروازہ کمرۂ پیدائش میں جانے کے لئے کمرہ کی جنوبی دیوار میں بنا لیا گیا۔ 2002ء میں جب ان غسلخانوں کو گرا دیا گیا۔ تو ان کے پیچھے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرۂ پیدائش میں جانے کے لئے اصل دروازہ نکل آیا۔ اور اس دروازہ کی پوزیشن مرزا برکت علی صاحب کی ڈرائینگ کے مطابق نکلی۔ اس طرح کمرہ پیدائش میں جانے کے لئے جو جنوبی دیوار میں نیا دروازہ نکالا ہوا تھا۔ بند کر دیا گیا۔

صحن کی شمالی دیوار کو صاف کیا گیا۔ تو اس دیوار پر بہت ساری مغل طرز تعمیر کی arches نکلیں۔ بدقسمتی سے ان کی حالت اس قدر خستہ تھی۔ کہ ان کو محفوظ رکھنا ناممکن تھا۔ بعض ٹائلز تو ہاتھ لگانے سے گر پڑتی تھیں۔ لیکن ان arches میں ایک arch **کچھ اچھی حالت** میں ملی۔ جسکی معمولی مرمت کر کے محفوظ کر لیا گیا۔ اس پر شیشہ نصب کر دیا گیا۔ اردگرد والی arches کو سیمنٹ اور ریت کی rendering کر کے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ جس arch کو عام پبلک کی دلچسپی کے لئے محفوظ کیا گیا ہے۔ وہ صرف اس وقت کی طرز تعمیر کی عکاسی کرتی ہے۔ ان پر applied finishes اس دور کے مطابق ہونگی۔ جس کا کوئی ریکارڈ نہیں۔ صحن میں سے جب 2 فٹ مٹی نکال دی گئی تو صحن کا اصل فرش بھی نکل آیا۔ اور اصلی کنواں بھی مل گیا۔ عام طور پر جب کنوے کا استعمال ختم ہو جاتا ہے تو اسکو ریت سے پُر کر دیا جاتا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے یہ کنواں پُر نہیں کیا ہوا تھا۔ بلکہ اس کے اوپر کنکریٹ کا سلیب ڈالا ہوا تھا۔ جب اسکو توڑا گیا۔ تو کنواں کی اصلی شکل سامنے آگئی۔ صحن کے level سے کوئی تقریباً تین فٹ نیچے ماربل پر کنویں کی تاریخ کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ جو پڑھنا مشکل ہے۔ اس کنواں میں تقریباً 20 میٹر نیچے پانی موجود پایا۔ دوستوں کے مشورہ سے اس میں بہت سارا پانی پمپ سے نکالنے کے بعد ریت اور پھٹکری ڈالی گئی۔ اس کے بعد پانی نکالا گیا۔ تو اسے پینے کے قابل پایا۔ اس کنواں کی منڈیر اور پانی نکالنے کے سسٹم کا کوئی ریکارڈ موجود نہ تھا۔ اس لئے بزرگ درویشوں کے مشورہ سے اس کو جہاں تک ممکن تھا اصلی حالت میں بنوا دیا گیا ہے۔ یہ کنواں جلسہ سالانہ 2004ء کے موقعہ پر ایک خاص دلچسپی کا موجب بنا رہا۔ دوست اس کا پانی پیتے اور ساتھ کھڑے ہو کر فوٹو کھنچوائے بغیر نہیں جاتے تھے۔ اس کنواں کی تعمیر کا تاریخی پہلو یہ ہے۔

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پہلے کوئی کنوآں نہ تھا۔ نہ مہمان خانہ میں کوئی کنوآں تھا۔ اس وقت پانی دو کنوؤں سے آیا کرتا تھا۔ ایک تو عمایق کے دیوان خانہ میں تھا اور دوسرا تائی صاحبہ مرحومہ کے گھر کے مردانہ حصہ میں تھا۔ ایک دفعہ ہر دو جگہ سے حضرت صاحب کے سقہ کو گالیاں دے کر ہٹا دیا گیا۔ اور پانی کی بہت تکلیف ہوگئی۔ گھر میں بھی اور مہمان خانہ میں بھی۔ اس پر حضرت صاحب نے ایک خط لکھا اور عاجز کو فرمایا۔ کہ اس خط کی کئی نقلیں کر دو۔ چنانچہ میں نے کر دیں۔ وہ خط حضور نے مختلف احباب کو روانہ فرمائے۔ جن میں ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم کا نام مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس خط میں مخالفین کے پانی بند کرنے کا ذکر لکھ کر یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہمارا اپنا کنوآں ہونا چاہیئے۔ تا کہ ہماری جماعت پانی کی تکلیف سے مخلصی پائے اور کنویں کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ اس کے بعد سب سے پہلے حضور کے گھر کے اندر کنوآں بنایا گیا۔ یہ اندازاً" 1895 یا 1896 کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص۔226)

صحن کے مشرقی حصہ میں دو ڈیوڑھیاں ہیں۔ ایک قدیم ڈیوڑھی کے نام سے موسوم ہے۔ اور دوسری جدید ڈیوڑھی۔ جب لیکھرام کا قتل ہوا۔ تو اچانک ایک دن ایک انگریز انسپکٹر الدار کی تلاشی کے لئے آگیا۔ اس دور کے دروازے عام طور پر بڑی اونچائی کے نہ ہوتے تھے۔ اور دوسرے یہ انگریز ویسے ہی لمبے قد کے تھے۔ تو اس کا سر اس arch سے ٹکرایا جو صحن کے جنوب مشرقی کونے میں اب بھی موجود ہے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص۔243) پر اس واقعہ کا ذکر اس طرح سے ہے۔

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ مبارکہ (خاکسار کی ہمشیرہ) کا چلہ نہانے کے دو تین دن بعد میں اوپر کے مکان میں چارپائی پر بیٹھی تھی۔ اور تم میرے پاس کھڑے تھے اور پھجو (گھر کی ایک عورت کا نام ہے) بھی پاس تھی۔ اور تم نے نیچے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "اماں اور پائی" میں نہ سمجھی۔ تم نے دو تین دفعہ دہرایا اور نیچے کی طرف اشارہ کیا جس پر پھجو نے نیچے دیکھا تو ڈیوڑھی کے دروازے میں ایک سپاہی کھڑا تھا۔ پھجو نے اسے ڈانٹا کہ یہ زنانہ مکان ہے تو کیوں دروازے میں آگیا ہے۔ اتنے میں مسجد کی طرف کا دروازہ بڑے زور سے کھٹکا۔ پتہ لگا کہ اس طرف سے بھی ایک سپاہی آیا ہے۔ حضرت صاحب اندر دالان میں بیٹھے ہوئے کچھ کام کر رہے تھے۔ میں نے محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کو ان کی طرف بھیجا۔ کہ سپاہی آئے ہیں اور بلاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہو میں آتا ہوں۔ پھر آپ نے بڑی اطمینان سے اپنا بستہ بند کیا اور اٹھ کر مسجد کی طرف گئے۔ وہاں مسجد میں انگریز کپتان پولیس کھڑا تھا اور اس کے ساتھ دوسرے پولیس کے آدمی تھے۔ کپتان نے حضرت صاحب سے کہا۔ کہ مجھے حکم ملا ہے۔ کہ میں لیکھرام کے قتل کے متعلق آپ کے گھر کی تلاشی لوں۔ حضرت صاحب نے کہا آیئے اور کپتان کو معہ دوسرے آدمیوں کے جن میں بعض دشمن بھی تھے۔ مکان کے اندر لے آئے اور تلاشی شروع ہو گئی۔ پولیس نے مکان کا چاروں طرف سے محاصرہ کیا ہوا تھا۔ ہم عورتیں اور بچے ایک طرف ہو گئے۔ سب کمروں کی تلاشی ہوئی۔ اور حضرت صاحب کے کاغذات وغیرہ دیکھے گئے۔ تلاش کرتے کرتے ایک خط نکلا۔ جس پر کسی احمدی نے لیکھرام کے قتل پر حضرت صاحب کو مبارکباد لکھی تھی۔ دشمنوں نے جھٹ اسے کپتان کے سامنے پیش کیا کہ دیکھیئے اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ حضرت صاحب نے کہا کہ خطوں کا تو میرے پاس ایک تھیلا رکھا ہے اور بہت سے خط کپتان کے سامنے رکھ دیئے۔ کپتان نے کہا نہیں کچھ نہیں۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں۔ کہ جب کپتان نیچے مردخانے میں جانے لگا تو چونکہ اس کا دروازہ چھوٹا تھا اور کپتان لمبے قد کا آدمی تھا۔ اس زور کے ساتھ دروازے کی چوکھٹ سے اس کا سر ٹکرایا کہ بیچارہ سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب نے اس سے اظہار ہمدردی کیا اور پوچھا کہ گرم دودھ یا اور کوئی چیز منگوائیں؟ اسنے کہا

نہیں کوئی بات نہیں۔مگر بیچارے کو چوٹ سخت آئی تھی۔والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت صاحب اسے خود ایک کمرے سے دوسرے کیطرف لیجاتے تھے اور ایک ایک چیز دکھاتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص۔243)

اس صحن کے اردگرد بہت سارے دروازے نئی لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔اسکی وجہ یہ ہے کہ 1947ء کے بعد کسی وقت درویشان قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے دروازوں کو خراب ہونے کی وجہ سے نکال کرنئی طرز کے دروازے لگادئے تھے۔ اب ان کو نکال کر پرانی طرز پر نئے دروازے بنوا کر لگوا دئے گئے ہیں۔پرانے دروازے محفوظ نہیں کئے گئے تھے۔ورنہ انہیں کو ٹھیک کرکے لگوا دیا جاتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ کے رینوویشن کا کام فروری/مارچ 2005ء میں شروع کیا گیا۔اس کی چھتکے نیچے جو suspended ceiling۔1947ء کے بعد لگادی ہوئی تھی۔نکال دی گئی ہے۔ چھت کے طرز تعمیر بڑے بڑے un-even لکڑی کے شہتیروں اور بالوں پر مشتمل ہے۔جو اپنا ایک خاص سادگی کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔جب اس کی چھت کو کھولا گیا۔تو ایک شہتیر تو ٹھیک تھا۔لیکن دو شہتیر آدھے آدھے مکمل طور پر خراب ہو چکے تھے۔ان دونوں کے ٹھیک حصوں کو جوڑ کر ایک شہتیر بنالیا گیا۔اور ایک نیا شہتیر اسی سائز کا اسی جگہ رکھ دیا گیا۔اسی طرح لکڑی کے بالے جو ناکارہ ہو چکے تھے۔ان کی جگہ اسی سائز اور شکل کے لئے دیار کے بالے رکھ دئے گئے۔یہ کام 2005ء میں مکمل ہوا۔

الدار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی اس گھر میں رہنے والوں کی حفاظت خدا نے خود اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ اس الہام کو بار بار پورے ہوتے دیکھا۔تین واقعات یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

(i) بیت الریاضت جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آٹھ ماہ مسلسل روزے رکھے۔اس کمرہ کی چھت کا وزن دو بڑے لکڑی کے شہتیروں اور لکڑی کے بالوں پر تھا۔ جب چھت کو کھولا گیا۔تو بالے سو فیصد بوسیدہ ہو چکے تھے۔ دونوں لکڑی کے بالے جو پورے درخت کے تنے پر مشتمل تھے ان کا بھی وہ حصہ جو دیوار میں دبا ہوا تھا۔اسکے آدھے سے زیادہ حصہ کو گھن لگ چکا تھا۔ اور ان کی دیوار پر bearing ڈیڑھ دو انچ سے زیادہ نہ تھی۔ دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ یہ شہتیر کافی مدت سے اسی پوزیشن میں تھی۔ یہ شہتیر چھت کا وزن تو کیا اپنا وزن بھی اٹھانے کے قابل نہ تھے۔میں اپنے 40 سالہ تجربہ کی بنا پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ چھت بہت پہلے گرچکی ہونی چاہئے تھی۔لیکن الہام اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کو پھر پورا ہوتے دیکھا۔ اور اس چھت کو نہ گرنے دیا جب تک کہ اس کو 2004ء میں محفوظ نہ کرلیا گیا۔

(ii) اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کے کمرہ کی شمالی دیوار 2 میٹر تک تو سیدھی تھی لیکن اس کے اوپر کا حصہ چھت تک تقریباً نو دس انچ کمرہ کے اندر کے طرف جھکا ہوا تھا۔اس کے اوپر پہلی منزل اور اسی چھت کا وزن بھی تھا۔ جو کہ اس دیوار پر ہوتا تھا۔ یہ دیوار سیدھا نہ ہونے کی وجہ سے اب فرش پر transfer ہو چکا تھا۔ اور یہ فرش اتنا زائد وزن اٹھانے کے لئے تو بنائے نہیں تھے۔اس طرح یہ سارا حصہ کسی وقت بھی گرسکتا تھا۔جب اس صورت حال کا علم ہوا ۔ مجھے تو پسینے آ رہے تھے۔ کیونکہ renovation کی ساری ذمہ داری میری تھی۔ میں نے مکرم سلطان احمد انجینئر کو بلوایا اور کہا فوری طور پر بہت سارا سامان اس حصہ کو vertical support-دینے کے لئے اکٹھا کروں تاکہ دیواروں سے وزن کو اٹھایا جاسکے۔جلدی جلدی پہلے حضرت مصلح موعودؓ کے کمرہ کی چھت کو vertical support-دے کر پھر اوپر والی منزل کو چھت اور دیواروں کا وزن vertical-support سے محفوظ کیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے پیدائشی کمرہ کی ٹیڑھی شمالی دیوار کو چھ حصوں میں تقسیم کرکے alternative حصے سیدھے کئے گئے۔ اور ان کو مزید مضبوط کرنے کے لئے لوہے کے سریے ڈالے۔ اس طرح اس دیوار کے دو میٹر کے اوپر والے حصہ کو ٹھیک کیا۔دو ہفتے تک اس کام کو muture ہونے دیا۔ اس کے بعد vertical-support نکال دی گئیں۔ یہ کام اگرچہ معمولی معلوم ہوتا ہے۔لیکن پہلی منزل کی دیواروں اور چھت کا وزن۔فرش کے بالوں پر لمبے عرصہ تک محفوظ رہنا کسی معجزہ سے کم نہیں۔ اور اگر یہ پوزیشن الدار کے باہر کسی مکان کی ہوتی تو بہت پہلے سارا حصہ یقیناً" گرچکا ہوتا۔

(iii) "4/اپریل 1905ء صبح پونے چھ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران اور سراسیمہ ہوکر گھبرانے لگے۔ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔غرض اس وقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تراست ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل...... اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے رب کے آگے سربسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام اور سجدہ میں سارا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جن کے پردے صرف ایک ایک اینٹ کے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اُکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُن سے ایک اینٹ بھی نہیں گری۔"

(البدر 6/اپریل 1905ء صفحہ 6)

اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

renovation کا کام 1996 میں بیت الدعا۔بیت الذکر اور بیت الفکر سے شروع کیا گیا تھا۔ جو 1998 میں مکمل کر دیا گیا۔پھر کچھ سال کے لئے کام بند رہا۔ renovation کا کام پھر 2002 میں شروع کیا گیا۔اب تک سطح زمین کا بھی بہت سارا حصہ رینوویٹ ہو چکا ہے۔سارے دارالمسیح کا کام مکمل کرنے میں اور دو تین سال لگ جائیں گے۔آپ جیسے ہی ڈیوڑھی سے دارالمسیح میں داخل ہوں۔ اندر کا ماحول آپ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ماحول کی سادگی محبت اور پیار دیواروں سے ٹپکتا ہے۔دیواریں محبت اور پیار سے آپ کو اپنی طرف بلا رہیں ہیں۔اور آپ کو یہیں رہنے کی دعوت دے رہیں ہیں۔ماحول اسقدر دلکش اور پرسکون ہے کہ وہاں سے جانے کو طبیعت نہیں کرتی۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ احباب دارالمسیح میں داخل ہو کر کھڑے دیواروں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔انہیں یقین نہیں آتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے اندر کھڑے ہیں۔اور بعض تو کھڑے کھڑے آنسو بہانا شروع کر دیتے ہیں۔بعض دیواروں کو ہاتھ لگا کر اسقدر خوشی کا اظہار کرتے ہیں جیسے کوئی بہت بڑا انعام مل گیا ہے۔وہاں حضرت اماں جانؓ کا ایک تخت پوش ہے۔عورتیں خاص طور پر اس پر بیٹھ کر اور بچوں کو بھی ساتھ بیٹھا کر فوٹو لئے بغیر نہیں جاتیں۔دارالمسیح میں وقت گزار کر بہت ہی سکون ملتا ہے اور مزہ آتا ہے۔الدار کا کنواں تو ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہر کوئی پوچھتا ہے کہ کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال میں رہا ہے ؟ جب بتایا جاتا ہے۔جی ہاں۔ تو فوراً پانی پینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔renovation کے دوران جو دارالمسیح کے متعلق اخلاص اور محبت کے نظارے دیکھنے میں آئے ہیں وہ بہت ہی ایمان افروز ہیں اور ان کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

دارالمسیح میں رینوویشن کے متعلق کچھ

احباب کے خیالات

☆۔محترم عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد بزرگوار مکرم ملک عبدالکریم مرحوم 1937ء میں قادیان آئے۔خاکسار نے تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی۔ 1947ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر خاکسار ترگڑی ضلع گجرانوالہ سے قادیان بغرضِ حفاظتِ مرکز کیلئے قادیان آگیا۔ خاکسار اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو درویشانہ زندگی گزارنے کی توفیق دے رہا ہے۔

آپکو دارالمسیح کا رینوویشن کا کام کرواتے ہوئے پچھلے تین چار سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔سب سے پہلے سیوریج کو زیر زمین کروایا تو شکر کیا کہ دارالمسیح میں غسل خانوں کا گند ختم ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب آپ نے بیت الذکر، بیت الدّعا اور بیت الفکر کی مرمت اپنی نگرانی میں مکمل کروائی ہے یہ کام واقعی عمدہ اور مضبوط ہوا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدیوں تک اسی طرح قائم رہے گا۔خاکسار کو پورا یقین ہے کہ یہاں دُعائیں کرنے والے آپ کو بھی اپنی دُعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔

اب سطح زمین کا وہ حصہ جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کے بعد کی زندگی گزاری ہے کی مرمت کروائی ہے۔دورانِ مرمت خاکسار اس کام کو دیکھنے کے لئے اکثر آپ کے ساتھ ملتا رہا ہے۔جس اعلیٰ انداز سے آپ نے اسکو مکمل کروایا ہے اور اب جو اصل شکل نکلی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔کنویں کو اصل شکل میں لانا سونے پر سُہاگہ والی بات ہے۔اب لگتا ہے کہ یہی اصل میں ہمارے آقا کا گھر تھا، یہ سب آپکی پُرخلوص محنت کا نتیجہ ہے کہ آج ہم بڑے فخر کے ساتھ اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی دکھا سکتے ہیں۔اب تو جب بھی حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کی زیارت کرنے کا موقع ملتا ہے دل کو بہت سکون ملتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطاء فرمائے۔آمین۔اُمید ہے کہ آپ اس کام کو اِسی معیار کے مُطابق ختم کریں گے۔انشاءاللہ

والسلام خاکسار۔ڈاکٹر مَلک بشیر احمد ناصر درویش

قادیان۔17 مارچ 2004

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆۔بخدمت مکرم محترم چوہدری رشید صاحب آرکیٹیکٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں۔ (آمین)

تحریر خدمت ہے کہ خاکسارہ جلسہ سالانہ 2003ء کے موقعہ پر اپنے خاوند محترم کے ساتھ شرکت کرنے قادیان گئی تھی۔اس دوران مقامات مقدسہ کی زیارت کا موقعہ ملا اس سے قبل ہم لوگ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انہیں جگہوں پر ٹھہرا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدائش کے کمرہ کو renovate کرواکے اصل شکل میں لایا گیا ہے۔ خاص کر کے کنواں کو اصلی شکل دی گئی ہے۔اس کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔اُمید ہے کہ باقی مقامات کو بھی اصلی شکل میں لانے سے بہت خوبصورت لگے گا۔پس خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپکے اس کام میں برکت دے۔ اور آپ کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین کرنے کی توفیق

عطاء فرماتا چلا جائے۔فقط والسلام (زرّین امجد)۔
صوبائی صدر لجنہ راجستھان۔10 جنوری 2004

☆۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر آڈٹ آفس محکمہ ملیٹری اکاؤنٹ سے استعفیٰ دیکر جنوری 1947ء میں بطور واقفِ زندگی قادیان آیا تھا۔خاکسار کے والد شیخ محمد حسین صاحب صحابی تھے۔ اُنہوں نے 1933ء میں محلہ دارالفضل قادیان میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کروایا تھا اور سرکاری ملازمت سے پینشن کے بعد 1939ء تا اگست 1947ء قادیان میں مقیم رہے۔تین چار سال محلہ دارالفضل میں بطور صدر کے بھی خدمت سرانجام دیتے رہے۔اس عرصہ میں بھی خاکسار کو قادیان آنے کا موقع ملتا رہا مگر مستقل رہائش شروع 1947ء سے ہوئی۔حضورؓ نے خاکسار کو نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا۔اگست 1947ء کے بعد خاکسار بطور درویش کے یہاں ٹھہرا اور 1971-72ء تک بطور ناظر بیت المال خدمت سر انجام دیتا رہا۔1972ء میں حضورؒ نے ناظر جائیداد مقرر فرمایا اور جولائی 1990ء سے خاکسار کے سپرد نظارت جائیداد کے کاموں کے علاوہ نظارت تعلیم کا کام بھی کیا گیا اور 1991ء تک خاکسار active خدمت پر مامور رہا۔

اپریل 1986ء میں مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر مسجد احمدیہ دہلی کے ڈیزائن کے سلسلہ میں پہلی مرتبہ تشریف لائے اور مجھے اُن سے ملاقات کا موقع ملا۔ اِس کے بعد موصوف متعدد مرتبہ قادیان کے تعمیری کاموں کے تعلق سے تشریف لاتے رہے۔1990ء میں اُن کی نگرانی میں احمدیہ کالونی کی تعمیر ہوئی جہاں بتیس سے زائد کوارٹر تعمیر ہوئے اور اِن میں احمدیہ فیملیز آباد ہوئیں۔ 93-1992ء میں چار منزلہ بلڈنگ کی تعمیر کروائی گئی۔ یورپئین گیسٹ ہاؤس کی وسیع عمارت کی تکمیل 2000ء میں ہوئی۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی خالی جگہ واقع ریتی چھلہ میں beds 250 کے ہسپتال کی عمارت محترم چوہدری صاحب کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ اِن سب عمارتوں کی طرز جدید کے مطابق تعمیر سے قادیان کی خوبصورتی اور نفاست میں گراں قدر اضافہ ہوا۔

مندرجہ بالا کاموں سے بڑھ کر اہم تاریخی کام بیت الفکر اور بیت الذکر کی renovation اور دارالمسیح الدّار کی سطح زمین کے حصہ کی renovation ہے۔ اُن کو اصل شکل میں قائم رکھتے ہوئے کمال قابلیت اور صلاحیت کے ساتھ قابل دید بنایا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا کمرہ اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کا کمرہ اور اِن سے ملحقہ کمرہ جات کو اپنی اصل حالت میں بحال رکھتے ہوئے قابل قدر انداز میں بہتر بنایا گیا ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے صحن کا کنواں جو زمین میں دبا ہوا تھا اُسے دوبارہ اصل حالت میں تبدیلکیا گیا ہے۔

اِن سب تاریخی کاموں کی reno ation۔۔۔ خود مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب (آرکیٹیکٹ) کا وجود تاریخ احمدیت کا ایک ناقابل فراموش حصہ بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو مزید تعمیری کاموں کی توفیق بھی دے رہا ہے اور بسا اوقات اِن کاموں کی ذاتی نگرانی کے لئے اُن کو یہاں کئی ماہ قیام کرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کی بے لوث مساعی کو قبول فرماوے اور اُن کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

خاکسار۔عبدالحمید عاجز۔واقفِ زندگی ۔ درویش قادیان۔16 مارچ 2004

★ آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دارالمسیح میں سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کے کمرے وغیرہ دیکھ کر بیحد طمانیت قلب حاصل ہوئی۔ خاکسار 1954ء میں یہاں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ اُس وقت سے دارالمسیح کے یہ حصے دیکھتا آیا تھا۔ اُس وقت یہ حصہ بہت خستہ حالت میں تھا۔ اب اتنی بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ اس تعمیر نو کے پیچھے محترم چوہدری عبدالرشید صاحب (آرکیٹیکٹ) اور عزیزم سلطان احمد صاحب کی دن رات کی کوششوں اور پُرخلوص محنتوں کا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو ان کے ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔محمد عمر۔مبلغ سلسلہ کیرلہ۔23 دسمبر 2004

☆۔مکرم و محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن حال وارد قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیارالمسیح کی مرمت کا کام کئی سالوں سے آپکی نگرانی میں ہو رہا ہے مجھے گاہ بگاہ اس کام کو دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے ابتدائی طور پر اس کام کو اچھی طرح سمجھ لینا ہر کس و ناکس کے بس کا کام نہیں۔ بعد تکمیل ہی کسی کام کے بارہ میں اس کے محاسن یا معائب کے بارہ میں قطعی رائے دی جاسکتی ہے۔1930ء سے ہماری رہائش قادیان میں چلی آ رہی ہے۔ اور اس عرصہ میں سینکڑوں بار دیارِ مسیح میں جانے کا موقع ملتا رہا ہے۔ نیز حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ جنکی بیعت 1890 کی تھی اُنہوں نے زندگی بھر مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کی سعادت پائی۔ 1950 میں آپنے پندرہ بیس درویشان کو ساتھ لے کر دیارِ مسیح کے سب حصوں کے بارہ میں معلومات بتائی تھیں اور قادیان کے باہر بٹالہ اور گورداسپور میں مقدمات کے سلسلہ میں حضرت اقدس کے سفروں و قیام کے بارہ میں معلومات بتائی تھیں مَیں بھی ان خدام میں شامل تھا۔

اب جبکہ کچھ حصہ کی مرمت کے کام کی تکمیل ہوگئی ہے۔ میں نے دو روز قبل اس کو بغور دیکھا ہے۔ آپ کا کام مجموعی طور پر لائق تحسین ہے میں اس پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جس توجہ سے اس حصہ کے کام کی تکمیل کی ہے اس سے الدار کا سادہ اور مضبوط تعمیرات کا روپ نکھر کر سامنے آگیا ہے، آپ نے اصل تعمیر کے روپ کو مدنظر رکھا ہے۔ اور پرانا پن بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ یہی پرانا پن ہی اس کا حسن ہے۔ اس میں داخل ہو کر انسان اپنے آپ کو سو سال پہلے کے ماحول میں پاتا ہے اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے آمین۔

امید واثق ہے کہ آپ بقیہ کام کو بھی انہی لائینوں پر تعمیر و تکمیل فرمائیں گے۔ والسلام

سلسلہ کا ادنیٰ خادم

حکیم بدرالدین عامل بھٹہ سابق جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔6 فروری 2004

☆۔ خاکسار رضوان اللہ خان ولد امان اللہ خان ظفر ساکن ربوہ پاکستان ناصر آباد شرقی 75 مکان نمبر نے قادیان کا وزٹ کیا۔ اس سے بہتر جگہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے زیادہ پُرسکون کوئی اور جگہ نہیں۔ اور یہ انجینئرنگ یعنی نقشہ جو اس جگہ کا ہے بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ انجینئر نگ کا شاہکار نمونہ ہے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر مزید اپنے فضل نازل فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔26 دسمبر 2004

وحید احمد ولد خلیل احمد ناصر۔ 155 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ

دارالمسیح قادیان کے بارہ میں ایک عاجز انسان کس حد تک comments دے سکتا ہے یہ تو وہ جگہ مقدسہ ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دے رکھی ہے۔من دخلہ کان امنا

یہ یقیناً مُردوں کو زندگی بخش ہے اور بے جان اجسام کے لئے زندگی اور حرکت کا معالج ہے۔ بہتوں نے اس سے اپنی محدود استطاعت کے مطابق حصہ پایا۔ ہزاروں نہیں بلکہ کروڑوں مردہ جسم تر و تازہ اور اپنی ارضی و سمائی ترقیات کے حصول کیلئے یہاں آئینگے اور آ رہے ہیں۔

خدا کی قسم یہ نشانات کا مجموعہ گھر اور سرزمین ہے اور یہ عاجز ایک سے بڑھکر ایک نشانات کا گواہ ہے جس میں سے اس عاجز کو دکھائے ایک رؤیا اور اولاد کی نعمت کا نشان تو بھولے نہیں بھول سکتا۔ الحمد للہ۔ اس مکان کی از سرنو تزئین و آرائش کرتے ہوئے جدّت اور مکان کی اصلی حالت قائم رکھنے کا امتزاج کیا ہی خوب ہے

وحید احمد۔ کارکن نظارت علیاء ربوہ۔ 24 دسمبر 2004

☆۔دارالمسیح کی مرمت اور تزئین دیکھ کر

دارالمسیح کی اب جو ہے تزئین کا آیا خیال
کاش ہوتی سو برس پہلے سے اس کی دیکھ بھال
یہ مکاں جب سے بنے اَن گنت گذرے ہونگے سال
اِن کی آثار ِ قدیمہ جیسی تھی اب تو مثال
پہلی صورت اِن مکانوں کی تھی دیکھی آج بھی
عبدالرشید آرکیٹیکٹ نے تو کردی ہے کمال
ماضی کی بھی تاریخ کو کمروں میں رکھا ہے بحال
پرانی اینٹوں کی بھی کچھ شیشوں میں کردی ہے سنبھال
بند رہتے تھے جو کمرے جیسے بوسیدہ اسٹور
سوچتا ہوں کیا لکھوں اسوقت تھا جو انکا حال
جب کبھی لکھوں اگر لکھتا ہوں منظر عام پر
اشعار میں کرتا بیاں منظر کا ہوں حُسن و جمال
میں یہ اکثر سوچتا تھا اور آتا تھا خیال
جو ہیں تاریخی مناظر ان کی ہو بہتر سنبھال
عبدالرشید آرکیٹیکٹ ہیں دُعا کے مستحق
ہے یہ جن کی زیرِ نگرانی مرمت کا کمال
اللہ جزائے خیر دے اِس کارِخیر کی انہیں
ماشاء اللہ آپ نے تزئین کی ہے باکمال
جانے والے دیکھ جاتے کاش اِس تزئین کو
آج ہے رہ رہ کے آتا بس یہی دل میں خیال
یہ شعائر اللہ میں شامل ہیں نبی کے سب مکاں
یاد تازہ کر رہے ہیں ان کی باز بانِ حال
یا ربّ خلیفۃ المسیح خامس بھی آئیں قادیان
دُور کر دے اُن کی راہ سے جو بھی مشکل ہو محال
انجام مبشر کا بھی اے کاش ہو جائے بخیر
بس تیری درگاہ میں اِتنا سا مولیٰ ہے سوال

خاکسار محمود احمد مبشّر درویش قادیان

1 مارچ 2004

☆۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکسار نے دارالمسیح کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مکرم محترم عبدالرشید صاحب نے اس عمارت میں اپنی کوشش سے مزید چار چاند لگا دئے ہیں۔ جس سے اسکی تاریخی عمارت کو ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا گیا ہے جسکے لئے جناب عبدالرشید صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یہ عمارت ہمارے لئے تاریخی ورثہ ہے۔ روحانی طور پر اسکا بنانا اور محفوظ رکھنا کل جماعت کے لئے بہت ضروری تھا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ آئندہ نسل اسکو دیکھے گی اور اس سے فائدہ حاصل کرے گی۔ انشاء اللہ۔ والسلام

ادریس احمد اختر۔ہمبرگ جرمنی۔28 دسمبر 2004

☆۔ Mashood Qamer Ahmad
44, Galgate Close,
London, SW19 6ET

A very good insight into the home of the Promised Messiah (a.s). The information tablets give an excellent historical insight, and are very informative. The renovation is very good back to the original style. Well done Masha Allah. 26 December 2004

Bismillah Hirra-hema Nirraheem

☆ I am extremely impressed, amazed and moved to see the piece of exhibition at the house of Promised Messiah. This is a historical work, done to preserve the holy places at Qadian.

Chaudhry Abdul Rashid Architect Sahib deserve special appreciation because it is due to his exceptional initiative and drive that this extra-ordinary work could be accomplished. May Allah reward Chaudhry Sahib through His unseen Hands and bless him with a healthy and prosperous longlife. May Allah reward him for his, extra-ordinary accomplishment. (Ameen)

Dr Syed Basharat Ahmad Shah, Regional Ameer, Cologn, Germany. 28 December-2004

☆۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بزرگوار محترم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹکٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ کو اور آپ کی اولاد اور افراد خاندان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے آپ نے دارالمسیح کی رینویشن اور متعدد ممالک میں جو جماعتی تعمیرات کیلئے گرانقدر خدمات کی ہیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی ہم پیدائش سے ہی قادیان میں رہتے ہیں لیکن مقامات مقدسہ اس طرح کھلے عام دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا اکثر مقامات کے متعلق ان کی تاریخی حیثیت سے ناواقف تھے۔ اب ہر جگہ کے نوٹس بورڈ سے اور ان مقامات کے open ہونے کی وجہ سے معلومات میں بہت اضافہ ہوا آپ نے ذاتی دلچسپی لیکر خداداد صلاحیتوں سے انکی رینویشن کا کام کرکے اسی طرح مقدس مقامات کی تاریخ کو کتابی صورت میں تحریر کرکے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جب بھی ہم ان کی موجودہ حالت دیکھتے ہیں تو دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ قادیانی نائب مدیر ہفت روزہ بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ تعالیٰ نے میرے (قادیان) آنے کے سامان پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خود جزا دیگا۔ جن لوگوں نے اس کی تعمیر میں۔ اس کو ٹھیک کرنے میں کام کیا۔ ہم اس جلسہ کے تمام انتظام سے خوش ہیں۔ اگر میں ان لوگوں کے لئے دعاوں کی کتاب بھر دوں تو کم ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو۔ ان کے خاندانوں۔ انکی پشتوں کو اجر دے۔ مولیٰ کریم اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔

ان نشانوں کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا ترسے گی اور لوگ دنیا کے کناروں سے آئیں گے اور ان نشانوں کو دیکھیں گے۔ جہاں خدا کا مسیح بیٹھا اور نمازیں ادا کیں اور جماعت کے لئے دعائیں کیں۔ میں کیا لکھوں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ایسے نشان دکھائے جو اس دین کی ترقی کا باعث بنیں۔ آمین ثم آمین

محمد طلحہ ولد شیخ محمد یونس شاہد

مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ پاکستان۔ کوائڑ تحریک جدید نمبر 33۔ 26 دسمبر 2004

☆۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

دارالمسیح ایک نبی کی رہائش گاہ ہے شعائر اللہ میں سے ہے۔ آج ان شعائر اللہ کو تفصیل سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان مقامات مقدسہ سے ہم نے بھی برکت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مکرم و محترم جناب چوہدری عبد الرشید آرکیٹکٹ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ دل سے چوہدری صاحب کے لئے دعا نکل رہی ہے۔ جزاہ اللہ خیرا۔ یہ چوہدری صاحب کے کیریئر کا نقطۂ عروج ہے۔ آنے والی نسلیں بھی جہاں ان مقامات مقدسہ۔ ان شعائر اللہ سے برکت حاصل کریں گی وہاں مکرم چوہدری صاحب کے لئے دعائے خیر کریں گی۔ چوہدری صاحب بھی ان مقامات مقدسہ کی برکت سے زندہ جاوید ہوگئے۔

اللھم اجرہ اجرا حسنا

عاجز ڈاکٹر محمد جلال شمس۔ مبلغ سلسلہ جرمنی۔ 28 دسمبر 2004

بہشتی مقبرہ

حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی وفات ۱۱/ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوئی تھی اور اسی مہینہ کے آخری حصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی وفات کے متعلق الہامات شروع ہوگئے۔ اور اس کثرت اور تکرار کے ساتھ ہوئے کہ بقول آپ کے آپکی ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو آپ پر سرد کر دیا۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۸/ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو آپنے دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک مصفٰے اور ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا ہے جو بقدر دو یا تین گھونٹ کے تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کو الہام ہوا۔ ”آب زندگی“ یعنی یہ تیری بقیہ زندگی کا پانی ہے۔ اس کے بعد الہام ہوا قَلَّ مِیعَادُ رَبِّکَ۔ یعنی تیری زندگی کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا ”خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا گئی۔“ پھر ۲۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو الہام

بہشتی مقبرہ قطعہ خاص

1 مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
2 مزار مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
3 خالی جگہ جہاں ام المومنین حضرت اماں جان کا کتبہ لگا ہوا ہے
4 مزار مبارک حضرت ڈاکٹر میر اسماعیل صاحب
5 مزار مبارک حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نانی جان
6 مزار مبارک حضرت میر ناصر نواب صاحب نانا جان
7 مزار حضرت میر محمد اسحاق صاحب
8 مزار حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی
9 مزار حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی
10 مزار حضرت سیدہ ام طاہر بیگم صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی
11 مزار محمد عبد اللہ صاحب ابن خلیفۃ المسیح اول
12 مزار مرزا حمید احمد صاحب ابن مرزا بشیر احمد صاحب
13 مزار حضرت بابو شاہ دین صاحب
14 مزار حضرت حاجی فضل حسین شاہجہانپوری
15 مزار حضرت مرزا سلطان احمد صاحب خلف حضرت اقدس
16 مزار حضرت نواب محمد علی خانصاحب۔ مالیر کوٹلہ
17 مزار حضرت مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام
18 مزار مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب
19 مزار صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت مرزا شریف احمد صاحب
20 مزار خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب
21 مزار قدسیہ بیگم صاحبہ بنت مرزا رشید احمد صاحب
22 مزار حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی۔ سب سے پہلی قبر
23 مزار محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی
24 مزار [illegible] محمد نور صاحب خوست کابل
25 مزار غوثان صاحبہ زوجہ مدد خان صاحب۔ مالیر کوٹلہ
26 مزار چوہدری اللہ داد خان صاحب۔ کلیان مہر خان
27 مزار میاں الٰہی بخش صاحب۔ مالیر کوٹلہ
28 مزار بصری صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل ناز صاحب۔ مالیر کوٹلہ
29 مزار فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد علی صاحب ایم۔ اے
30 مزار امت الرحیم صاحبہ زوجہ مہدی حسن صاحب
31 مزار امتیاز النساء صاحبہ والدہ حافظ تصور حسین صاحب۔ بریلی
32 مزار محمدی بیگم صاحبہ زوجہ منظور محمد صاحب۔ بنوڑ پٹیالہ
33 مزار امت الحمید بیگم صاحبہ زوجہ نواب محمد علی خان صاحب
34 مزار مولوی غلام حسین صاحب۔ لاہور
35 مزار میاں احمد جی صاحب۔ دالگراں
36 مزار میاں امیر خان صاحب۔ بنوڑ پٹیالہ
37 مزار حاجی شہاب الدین صاحب۔ لدھیانہ
38 مزار میاں امیر حسن صاحب۔ سید گھڑی
39 مزار شیخ مسیح اللہ صاحب۔ شاہجہانپور
40 مزار صاحبزادہ عبد الحی صاحب
41 مزار حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب
42 مزار حضرت منشی اروڑے خان صاحب
43 مزار حفیظ بیگم صاحبہ بنت خلیفۃ المسیح اول
44 مزار حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی
45 مزار چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ سیالکوٹ
46 مزار خلیفہ رشید الدین صاحب
47 مزار حسین بی بی اہلیہ چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ سیالکوٹ
48 مزار حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری
A1 یادگاری کتبہ صاحبزادہ حضرت عبد اللطیف صاحب شہید۔ کابل
A2 یادگاری کتبہ حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب شہید۔ کابل
A3 یادگاری کتبہ حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب شہید۔ کابل
A4 یادگاری کتبہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب (رضی اللہ عنھم)

ہوا قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ یعنی مقدر وفات کا وقت قریب آگیا ہے اور ہم تیرے پیچھے کوئی رسوا کرنے والی بات نہیں رہنے دیں گے۔ پھر ۱۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا" جاء وقتک ونبقی لک الایات بینات "یعنی تیرا وقت آن پہنچا ہے اور ہم تیرے پیچھے تیری تائید میں روشن نشانات قائم رکھیں گے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے الہامات ہوئے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اب آپ کی وفات کا وقت بالکل قریب آگیا ہے۔

اس پر آپ نے "الوصیت" نام کے ماتحت ایک وصیت لکھ کر شائع فرمائی اور اس میں ان سارے الہامات کو درج کر کے اس بات کو ظاہر کیا کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے اور آپ نے اپنی تعلیم کا خلاصہ بیان کر کے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آپ کے بعد آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر قائم رہے اور درمیانی ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی سنت اللہ کے ماتحت ضروری ہوتا ہے اور آپ نے لکھا کہ نبی کا کام صرف تخم ریزی ہے اور تخم ریزی ہو چکی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ آپ نے یہ بھی لکھا کہ بسا اوقات ایک نبی کی وفات ایسے وقت میں ہوتی ہے کہ جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے اندر رکھتا ہے اور مخالف لوگ ہنسی اور ٹھٹھا اور طعن تشنیع سے کام لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ مٹ گیا۔ اور بعض کمزور مؤمن بھی ڈگمگانے لگتے ہیں تب خدا اپنی دوسری قدرت کو ظاہر فرماتا ہے اور خلفاء کے ذریعہ بظاہر گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال کر اپنی طاقت اور نصرت کا ثبوت دیتا ہے اور دشمن کی دشمنی خاک میں مل جاتی ہے۔ چنانچہ آپؑ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے (یعنی میری وفات کے قریب ہونے کی خبر) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا...... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔"

(الوصیت دسمبر۔1905)

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اس وصیت میں خدا کے حکم سے جماعت کے لئے ایک خاص مقبرہ کی بھی تجویز فرمائی جس کا نام آپؑ نے بہشتی مقبرہ رکھا۔ دراصل اس مقبرہ کے متعلق آپؑ کو کئی سال پہلے سے رؤیا ہو چکا تھا۔ اور آپ کو بتایا گیا تھا کہ جماعت کے خاص مخلصین کے لئے جو خدا کی نظر میں بہشتی ہیں ایک علیحدہ قبرستان ہونا چاہئے تا کہ وہ ایک یادگار ہو۔ اور بعد میں آنے والی نسلیں اسے دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور آپ اس عرصہ میں اس کے جائے وقوع اور زمین وغیرہ کے بارہ میں غور فرماتے رہے تھے لیکن اب جبکہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی وفات ہوئی اور خود آپؑ کو اپنی وفات کے بارہ میں بھی کثرت کے ساتھ الہامات ہوئے تو آپ نے اس تجویز کے متعلق عملی قدم اٹھایا اور قادیان سے جنوبی جانب اپنے باغ کے ساتھ ایک قطعہ اراضی تجویز کر کے اس میں اس مقبرہ کی بنیاد قائم کی۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کو جنہیں عارضی طور پر ایک بکس میں دوسری جگہ دفن کر دیا گیا تھا اس نئے مقبرہ کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ اس مقبرہ کے قیام کے وقت آپؑ نے خدا سے الہام پا کر اس مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے دو ضروری شرطیں بھی مقرر فرمائیں: اوّل۔ یہ کہ اس مقبرہ میں دفن ہونے والا ایک سچا اور مخلص مومن ہو جو متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرنے والا اور ہر قسم کے شرک اور بدعت سے پاک ہو۔ دوم۔ یہ کہ اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے اپنی جائیداد کا کم از کم دسواں حصہ اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ پیش کرے اور اس بارہ میں ایک باقاعدہ وصیت کر کے اپنے مال کا یہ حصہ سلسلہ کے نام پر لکھ دے مگر آپ نے یہ تصریح کی کہ اگر کوئی شخص کسی قسم کی جائیداد نہ رکھتا ہو تو پھر صرف شرط اول کافی ہوگی۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ ایسا شخص اپنی زندگی کو دین کے لئے وقف رکھتا تھا۔
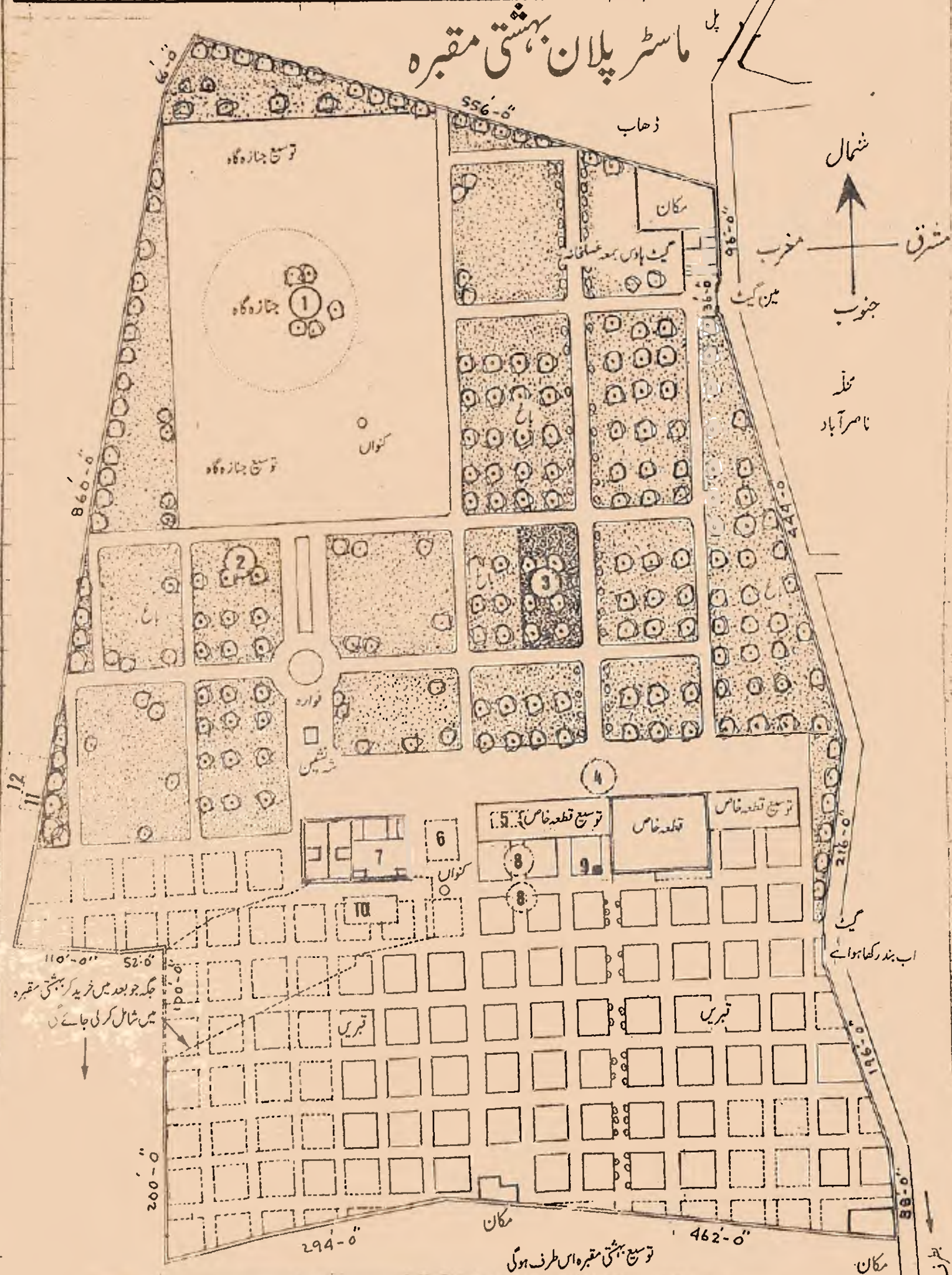
تاریخی مقامات کی تفصیل

1 ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے باغ کے پانچ آم کے درخت جو ابھی تک موجود ہیں۔ اور جگہ بیعت خلافت اولیٰ اور جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھا گیا تھا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد شامل ہوئے۔

2 ۔ اسے چھوڑ دو غریب آدمی ہے

حضرت نور احمد صاحب ابن چوہدری بدر بخش صاحب سکنہ سروہہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیار پور۔

آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضور زلزلہ کی وجہ سے باغ میں رہتے تھے میں رات کو باغ میں پہرہ دینے کے لئے جاتا تھا۔ میاں نجم الدین صاحب مہتمم مہمان خانہ مجھے روزانہ پہرے کے لئے بھیج دیتے تھے۔ ایک رات اتفاق سے سید احمد نور کابلی بھی میرے ساتھ پہرے پر تھے۔ نصف رات کے قریب ایک سکھ چور باغ میں آیا۔ اس وقت میں اور سید احمد نور بھی پہرہ پر تھے۔ خاموشی سے باغ کے کناروں پر گشت کر رہے تھے اچانک ایک آدمی کی آہٹ سنی اور دیکھنے پر معلوم

ہوا کہ قد آور چور حضور کے کندھوں کے قریب ہے۔ فوراً سید احمد نور صاحب جو اس وقت جوان تھے چور کی طرف دوڑے اور چور بھی دوڑ پڑا۔ باغ سے کچھ فاصلہ پر سید احمد نور صاحب نے چور کو پکڑ لیا۔ فوراً باقی پہرے دار بھی پہنچ گئے۔ چور کے ہاتھ پاؤں وغیرہ باندھ کر باغ میں بٹھا دیا۔ صبح ہوئی تو چور حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو غریب آدمی ہے۔ پس روایت کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور سے کہا بھی کہ اسے چھوڑ دیا تو اور دلیر ہو جائے گا مگر حضور نے نہیں مانی اور اس کو چھوڑ دیا گیا

(بحوالہ الفضل 24.9.2001)

3۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں پھر رہے تھے۔ جب آپ سنگترہ کے ایک درخت کے پاس سے گزرے تو میں نے (والدہ صاحبہ نے) یا کسی اور نے کہا کہ اس وقت تو سنگترہ کو دل چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ کیا تم نے سنگترہ لینا ہے۔ والدہ صاحبہ نے یا اس شخص نے کہا کہ ہاں لینا ہے۔ اسپر حضرت صاحبؑ نے اس درخت کی شاخوں پر ہاتھ مارا۔ اور جب آپ کا ہاتھ شاخوں سے الگ ہوا تو آپ کے ہاتھ میں ایک سنگترہ تھا۔ اور آپ نے فرمایا یہ لو۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا۔ کہ وہ سنگترہ کیسا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا زرد رنگ کا پکا ہوا سنگترہ تھا۔ میں نے پوچھا۔ کیا پھر آپ نے اسے کھایا۔ والدہ صاحبہ نے کہا یہ مجھے یاد نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت صاحبؑ نے کس طرح ہاتھ مارا تھا۔ اس پر والدہ صاحبہ نے اس طرح ہاتھ مار کر دکھایا۔ اور کہا جس طرح پھل توڑنے والے کا ہاتھ درخت پر ٹھیرتا ہے۔ اس طرح آپ کا ہاتھ شاخوں پر نہیں ٹھیرا بلکہ آپ نے ہاتھ مارا اور فوراً لوٹا لیا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کیا اسوقت سنگترہ کا موسم تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں اور درخت بالکل پھل سے خالی تھا۔ خاکسار نے یہ روایت مولوی شیر علی صاحب کے پاس بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ روایت حضرت خلیفہ ثانی سے بھی سنی ہے آپ بیان کرتے تھے کہ حضرت صاحبؑ نے میرے کہنے پر ہاتھ مارا اور سنگترہ دیا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت چھ۔)

4۔ موجودہ فوارہ جو گرادیا جائے گا۔

5۔ مکان جو 1947ء کے بعد بنایا گیا تھا گرادیا جائے گا۔

6۔ پانچ درختان توت بیدانہ وشہتوت اس جگہ تھے جن کا روایات میں ذکر آتا ہے

7۔ مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندرون باغ۔ شمال کی طرف والے کمرے میں 27 مئی 1908 کو نماز عصر کے بعد سے تدفین تک حضور کا جسد اطہر رکھا گیا۔

8۔ زلزلہ 1905ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقام پر گول شامیانوں کے اندر کئی ماہ تک اقامت فرمائی۔

9۔ پہرے دار کے بیٹھنے کی موجودہ جگہ

10۔ خیمہ جات خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ایام زلزلہ 1905ء

11۔ خیمہ گاہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب۔ مع خدام۔ ایام زلزلہ 1905ء

12۔ خیمہ گاہ وطلباء بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ایام زلزلہ 1905ء۔

شہ نشین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقدس باغ میں جس جگہ نشست فرمایا کرتے تھے وہ پختہ چبوترے کی شکل میں بنی ہوئی تھی۔ اور چبوترے کے اندر کی طرف ڈیڑھ فٹ اونچی نشستیں بنی ہوئی تھیں۔ چبوترے کے جانب مشرقی دیوار کے درمیان میں حضور کی نشست گاہ تھی۔ یہ چبوترہ گھنے درختوں کے سایہ میں بنا ہوا تھا۔ اور اسے۔ شہ نشین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس جگہ دعائیں کرنے اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے جماعت کے بزرگ اور دوست کثرت سے آتے ہیں چند سال قبل دیمک نے اس کی بنیادیں کھوکھلی کردیں اور اس پر آم کا درخت گر جانے کی وجہ سے۔ شہ نشین۔ منہدم ہو گیا تھا۔ احباب جماعت کی خواہش تھی اور صدر انجمن احمدیہ کا پروگرام تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدس یادگار کو جلد دوبارہ تعمیر کرایا جائے۔ تاکہ دوست یہاں آکر دعائیں کریں اور برکت حاصل کریں چنانچہ فنڈ فراہم ہو جانے پر۔ شہ نشین۔ کی پختہ تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ 9 نومبر 1970 کو بروز پیر ساڑھے چار بجے شام حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت وحضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وممبران صدرر انجمن احمدیہ وتحریک جدید وبعض بزرگان نے علی الترتیب بنیادی اینٹیں رکھتے ہوئے۔ شہ نشین۔ کی تعمیر کا کام پر سوز دعاؤں کے ساتھ شروع فرمایا۔ پہلے۔ شہ نشین۔ کا رقبہ 13x13 فٹ تھا۔ اب رقبہ 16x16 فٹ کر کے اس میں قدر توسیع کر دی گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کے وقت کے۔ شہ نشین۔ کا ملبہ موجودہ۔ شہ نشین کے اندر محفوظ کر دیا گیا ہے۔ لیکن جانب مشرق دیوار کو اصل بنیاد پر ہی قائم رکھا گیا ہے۔ اور حضور کی۔ نشست گاہ۔ کو بھی۔ شہ نشین۔ میں اسی مقام پر قائم رکھا گیا ہے۔ جس جگہ حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوتے تھے۔

(اخبار بدر۔ 19 نومبر 1970)

میرے خیال کے مطابق۔ نشست گاہ کو حضور اقدس کی اصلی جگہ پر ہی تعمیر کرنا چاہیئے تھا۔ تاکہ ہماری تاریخ اپنی اصل صورت میں رہے۔ اور جب بھی جماعت کو موقعہ ملے اس کو ٹھیک کر لینا چاہیئے۔ (مصنف)

ماسٹر پلین کے مطابق بہشتی مقبرہ میں راستوں پر کام اکتوبر 2005 میں شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ تاریخی مقامات پر احباب کی سہولت کے لئے مناسب جگہوں پر بورڈ لگادئے جائیں گے۔

دارالمسیح کی رینویشن کے علاوہ قادیان میں متعدد وسیع عمارتوں کی تعمیر ہوئی ہے جن میں سے یورپین گیسٹ ہاؤسز ماریشس گیسٹ ہاؤس۔ چار منزلہ فلیٹس، نور ہسپتال، سرائے طاہر، ہال جلسہ سالانہ توسیع بہشتی مقبرہ بیوت الحمد کالونی اور اسمیں مکانوں کا اضافہ، کوٹھی دارالسلام میں نئے کوارٹرز کی تعمیر اس کے علاوہ جلسہ گاہ زنانہ و مردانہ میں وسعت اور متعدد لنگر خانوں کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "وسع مکانک" کی صداقت کے عینی شاہد ہیں۔

جس کو چُنتا ہے اپنا وہ نائب

بزم ہستی کو جو سنوارتا ہے
ذرّہ ذرّہ اسے پکارتا ہے

شان اُس کی ہے بے بہا دلکش
وہ نیا رُوپ روز دھارتا ہے

دینِ حق کا ہے خود وہ رکھوالا
دیں کا گلشن وہ خود سنوارتا ہے

جس کو چُنتا ہے اپنا وہ نائب
نُور اس پہ وہ خود اُتارتا ہے

اس کی کرتا ہے ہر گھڑی نصرت
کام اُس کے وہ سب سُدھارتا ہے

اُس کو دیتا ہے اِک حسیں صورت
حُسن اُس کا عجب نکھارتا ہے

اُس کو دے کر وہ ایک شیریں زُباں
اُس کے صوت و لحن سنوارتا ہے

اس کی الفت دلوں کی دھڑکن میں
مثلِ روحِ رواں اُبھارتا ہے

اُس کی چاہت کے شوق میں ہی سراج
اپنے شام و سحر گزارتا ہے

(پروفیسر سراج الحق قریشی۔ ایم۔اے)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تاریخ ساز دورہ مغربی افریقہ

منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یورپ سے باہر پہلا سفر

13 مارچ 04ء حضور انور لندن سے روانہ ہوئے اور غانا کے وقت کے مطابق 6 بجے غانا پہنچے۔ اکرا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہزاروں احمدی احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

V.I.P لاؤنج میں پریس کانفرنس ہوئی جسکے بعد حضور کا قافلہ پولیس گاڑیوں کی Escort میں احمدیہ مسلم مشن غانا کے نیشنل ہیڈکوارٹر پہنچا جہاں احباب و مستورات نے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

14-3-04 حضور نے ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول گوموا پوتسن کا دورہ کیا۔ جہاں طلباء و اساتذہ نے استقبال کیا۔ حضور نے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدہ حضور نے ایک نمائش اور کمپیوٹر سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ پھر مسجد کے سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ اور سکول کے اندر Thura کا پودا لگایا۔

اسکے بعد حضور Mangoase نامی قصبہ گئے جہاں قریبی جماعتوں کے احباب نے استقبال کیا حضور نے یہاں تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کرائی اور اس قصبہ میں تعمیر ہونے والی مسجد دیکھی۔ اسکے بعد احمدیہ ہسپتال Agona Swedru کے لئے روانہ ہوئے حضور نے ہسپتال کے مختلف شعبے دیکھے۔ روانگی سے قبل حضور نے خیر مقدم کے لئے تشریف لانے والے چیفس اور احباب کو الوداعی سلام کیا اور ایسارچر کے لئے روانہ ہوئے۔

دوپہر 12 بجے احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر پہنچے تو اساتذہ و احباب نے استقبال کیا۔ اس سکول میں حضور غانا میں قیام کے دوران اکتوبر 1979ء سے مارچ 1983 تک پرنسپل رہے ہیں۔ سکول کے ائرفورس کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

حضور نے سکول میں ایک پودا لگایا اور سکول کے نو تعمیر شدہ کلاس روم بلاک کا افتتاح فرمایا۔ اور سکول کی نمائش اور کمپیوٹر سیکشن بھی دیکھا۔ اسکے بعد حضور انور ہیڈ ماسٹر کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اس مکان میں حضور اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر رہے ہیں۔ بعدہٗ حضور جامعہ احمدیہ غانا کے کمپلیکس میں تشریف لے گئے۔ اور جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اور جملہ طلباء کو شرف مصافحہ بخشا اور جامعہ کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا۔ یہاں سے روانہ ہو کر غانا کے پہلے احمدی اور مرکزی مبلغ کی قبروں پر دعا کے لئے احمدیہ قبرستان اکرا فو تشریف لے گئے اور اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔

15-3-04 حضور نے اکرا میں نیشنل ہیڈ کوارٹر کا معائنہ دو منزلہ مسجد "مسجد ناصر" سے کیا۔ بعدہٗ نمائش کا معائنہ کیا نمائش میں اس گندم کے کچھ سٹے بھی رکھے گئے تھے جو حضور نے اپنے قیام غانا کے دوران ٹمالے کے نواح میں کاشت کئے تھے۔ بعدہٗ ذیلی تنظیموں کے دفاتر کا معائنہ کیا۔ بعدہٗ مسلم پریس کے مختلف شعبہ جات دیکھے اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ کی۔ اور مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ دو بجے حضور صدر مملکت غانا کے ساتھ ملاقات کے لئے ایوان صدر پہنچے صدر مملکت کے چیف آف پروٹوکول نے حضور کو خوش آمدید کہا۔

حضور نے صدر مملکت غانا کو ایک شیلڈ بطور تحفہ عنایت فرمائی یہ ملاقات اور گفتگو 30 منٹ جاری رہی۔ صدر مملکت غانا حضور انور کو باہر سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے۔ بعدہٗ حضور Tema کے لئے روانہ ہوئے۔ کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے حضور انور اور بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ بعدہٗ مسلم پریس کی نئی عمارت کی نقاب کشائی فرمائی۔ اور مشن ہاؤس کی مسجد کا معائنہ فرمایا بعدہٗ جونیئر سیکنڈری سکول اور احمدیہ پرائمری سکول کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمایا اور سٹاف کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

16-3-04 حضور انور اکرا سے Kasoa کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں سے ویسٹرن ریجن میں واقع ڈابوآسی ہسپتال پہنچے جہاں حضور نے ایک مسجد کا افتتاح فرمایا۔ بعدہٗ حضور کیپ کوسٹ کے قصبہ ابورا کے لئے روانہ ہوئے حضور نے سالٹ پاؤنڈ پہنچ کر مشن ہاؤس کی دو منزلہ عمارت اور احمدیہ ایجوکیشن یونٹ کا معائنہ فرمایا۔ نیز احمدیہ مسجد بھی تشریف لے گئے۔ بعدہٗ اکرا کے لئے روانہ ہوئے ہر جگہ پر جوش استقبال ہوا۔

17-3-04 حضور نے مبلغین، نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے اساتذہ ڈاکٹر صاحبان اور بعض جماعتی عہدیداروں کے ساتھ فیملی ملاقاتیں کیں بعدہٗ ابورا بوٹانیکل گارڈن میں جاکر مختلف قسم کے درخت و پودے ملاحظہ فرمائے۔ اکرا واپس پہنچے، پر مملکت غانا کے نائب صدر H.E. Alhaj Aliu Mahama جو ملاقات کے لئے آئے تھے سے ملاقات کی۔ بعدہٗ شرکت مشنریز سے ریجن وائز ملاقات کی۔

18-3-04 حضور نے بستان احمد میں نماز فجر پڑھائی (بستان احمد، دارالحکومت اکرا میں اگبوبا اور اوئلڈا شوماں کے درمیان 25 ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت احمدیہ غانا کی جلسہ گاہ ہے 1993 سے غانا کا جلسہ سالانہ یہاں ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ غانا کے 75 ویں جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے شرکت فرمائی) 10 بجکر 30 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے صدر مملکت کے نمائندہ اور احباب نے استقبال کیا حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ غانا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضور انور کا خطاب اور جلسہ کی کاروائی ایم.ٹی.اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کی گئی۔ حضور نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ صدر مملکت غانا بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے جلسہ میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ حضور انور صدر مملکت کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ نماز ظہر و عصر حضور نے اکرا مشن میں پڑھائی اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ 5 بجے سیرالیون اور لائبیریا سے آنے والے مبلغین کے ساتھ میٹنگ کی۔

19-3-04 بستان احمد میں خطبہ جمعہ پڑھایا جو لائیو نشر ہوا۔ بعدہٗ حضور لجنہ کی مارکی میں گئے جہاں حضور کا شاندار استقبال ہوا جلسہ سالانہ میں 46 ہزار افراد شامل ہوئے۔ وہاں سے حضور ایک ہال میں تشریف لائے۔ جہاں 52 چیفس اور ائمہ حضور کے انتظار میں تھے انہیں شرف مصافحہ بخشا اور اکرا تشریف لے گئے۔ مشن میں کئی احمدی غیر احمدی احباب نے حضور سے ملاقات کی جن میں غانا کے سابق نائب صدر مملکت، سابق وزیر دفاع، ڈپٹی منسٹر آف انرجی شامل تھے۔ شام کو جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضور کو استقبالیہ دیا گیا۔ جسمیں مملکت غانا کے نائب صدر بھی شامل ہوئے۔ اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور مہمانوں سے متعارف ہوئے اور تصاویر کھچوائیں۔

20-3-04 حضور دعا کے ساتھ اشانٹی ریجن کے لئے روانہ ہوئے۔ اکرا سے 120 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک خوبصورت قدرتی جنگل کے مقام پر رکے۔ پہاڑی پر ایک خوبصورت ریسٹ ہاؤس میں آرام فرمایا۔ اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور رابعؒ بھی تشریف لا چکے ہیں۔ بعدہٗ حضور احمدیہ ہسپتال اسوکورے پہنچے۔ 4 بجے کماسی پہنچے، استقبال کے لئے آنے والے غیر احمدی چیفس اور ائمہ کو شرف مصافحہ بخشا حضور نے کماسی کی تین منزلہ مسجد میں نماز ظہر و عصر پڑھائی اور اسپر نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ نماز کے بعد حضور مسجد کی تیسری منزل کی بالکنی پر تشریف لے گئے۔ مسجد کے احاطہ میں ہزارہا افراد کے نعروں کا جواب دیا۔ وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

حضور نے تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ فرمایا (یہ سکول ہندوستان سے باہر جماعت احمدیہ کے تحت کھلنے والا پہلا ادارہ ہے) حضور نے سکول کے لان میں ایک پودا بھی لگایا۔ حضور نے سٹاف کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تصاویر کھچوائیں۔ اور وزیٹر بک پر گراں قدر نوٹ تحریر فرمایا۔ بعدہٗ جماعت احمدیہ غانا کے تبلیغی و تربیتی سنٹر بوآڈی کا معائنہ فرمایا۔ دو منزلہ عمارت میں موجود نمائش اور کلاس رومز دیکھے۔ بعدہٗ حضور مسلم ہومیوپیتھک کلینک اور طاہر ہومیو کمپلکس بوآڈی کماسی تشریف لے گئے۔ اور معائنہ فرمایا۔ حضور نے احمدیہ مسجد کماسی میں نمازیں پڑھائیں۔

21-3-04ء فجر کی نماز آسوکورے کی مسجد میں پڑھائی۔ 9 بجکر 20 منٹ پر علاقہ کے معزز احباب غیر احمدی احباب چیف صاحبان ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر نے مصافحہ کیا۔ اس موقعہ پر ایک بچی کی آمین پر دعا کرائی۔ احمدیہ ہسپتال آسوکورے کے سٹاف کو شرف مصافحہ بخشا ہسپتال کے وارڈ کا دورہ فرمایا اور مسجد بیت المجیب پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا ایک زیر تعمیر بلاک کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نمائش کا معائنہ فرمایا۔ سکول کی نئی تعمیر شدہ مسجد کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ Asante Hene کے محل پہنچے جہاں علاقہ کے دیگر چیف صاحبان اور Elders نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے یہاں خطاب فرمایا۔ اور اشانٹی ہینی کا ہاتھ پکڑ کر ان کے لئے دعا کرائی۔ وزیٹ بک پر دستخط بھی فرمائے۔ وہاں سے رخصت ہو کر احمدیہ ہسپتال کوکو (اشانٹی) پہنچے یہ ہسپتال نصرت جہاں سکیم کے تحت 5 مہینے کے اندر کھلنے والا پہلا ہسپتال ہے۔ حضور نے اسکا معائنہ فرمایا۔ ہسپتال کی مسجد کا افتتاح فرمایا اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اسکے بعد حضور ٹیچی مان روانہ ہوئے۔ راستہ میں Lake Bosumtwe پر رکے۔ اور ہوٹل کی دوسری منزل پر جا کر اسکا نظارہ فرمایا۔ ہسپتال جانے والی احمدیہ روڈ پر پہنچے رات ٹیچی مان قیام فرمایا۔

22-3-04 احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان میں واقع مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔ ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے حضور سے مصافحہ کیا۔ ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور احاطہ میں مدفون ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی صاحبہ کی قبر پر دعا کی ہسپتال میں نو تعمیر شدہ وارڈ کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ چھ گھنٹے کے طویل تھکا

دینے والے سفر کے بعد حضور وا مشن پہنچے، راستہ میں گروپس کی شکل میں احباب نے حضور کو خوش آمدید کہا مشن پہنچنے پر بھاری تعداد میں احمدیوں نے استقبال کیا۔ حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھانے کے بعد ائمہ کی قبروں پر دعا کی۔ وا میں Manyiri کے مقام پر نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا بعدہٗ کالیو جا کر زیر تعمیر ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ کا معائنہ فرمایا اور اسکی تختی کی نقاب کشائی کی حضور نے ہسپتال کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ بعدہٗ حضور نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج گئے۔ غانا میں قائم ہونے والا یہ پہلا مسلم ٹریننگ کالج ہے حضور نے ایک جگہ نقاب کشائی کے بعد دعا فرمائی۔ کالج اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ کالج کی مسجد کا بھی معائنہ کیا یہ غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد ریجنل منسٹر کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کی۔

23-3-04 حضور نے ایک احمدی کی نماز جنازہ پڑھائی اور مختلف فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ ٹمالے میں احمدیہ مسجد پہنچے جسکی دوسری منزل زیر تعمیر ہے حضور نے اسکی نقاب کشائی کی۔ معائنہ فرمایا ٹمالے سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے جہاں حضور نے جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی کی اور گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ کیا حضور یہاں پرانے ملنے والوں سے ملکر بہت خوش ہوئے۔

24-3-05 نماز فجر ٹمالے میں پڑھانے کے بعد سلاگا روانہ ہوئے۔ حضور ٹی.آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا پہنچے۔ یہاں حضور 2 سال پرنسپل رہے یہاں حضور نے نوتعمیر شدہ مسجد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ حضور نے ہیڈ ماسٹر کے دفتر جا کر وزیٹر بک میں نوٹ تحریر فرمایا۔ اور ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے آم کا پودا لگایا۔ بچوں کے رہائشی کمرے دیکھے۔ ہیڈ ماسٹر کے گھر بھی گئے اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ یہ وہ سکول ہے جہاں غانا میں حضور کی پہلی تقرری ہوئی۔ اور اس سکول سے تدریس کا آغاز کیا۔ حضور سلاگا میں اس گھر بھی گئے جہاں دو سال سے زائد عرصہ مقیم رہے۔ حضور یہاں کے چیف کے گھر بھی گئے۔ بعدہٗ حضور ٹمالے واپس آئے یہاں حضور نے ناردرن ریجن کے نو احمدی چیف صاحبان اور نومبائع ائمہ سے ملاقات کی۔

حضور نے کچھ دیر دفتر میں بیٹھ کر ڈاک ملاحظہ کی پھر مجلس عاملہ سے ملاقات کی۔ بعدہٗ حضور کی غانا کے امیر اور تین نائب امرا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

25-3-05 یہ دن غانا کے دورے کا آخری دن تھا ٹمالے سے واگا ڈوگو (بورکینا فاسو) کے لئے روانگی ہوئی روانگی سے قبل حضور نے موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ٹمالے سے روانہ ہو کر قافلہ والے والے کے علاقہ میں پہنچا جہاں Kperiga نامی جماعت میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا معائنہ فرمایا۔ اور تختی کی نقاب کشائی کی۔ احمدی احباب کے علاوہ علاقہ کے چیف نے بھی ملاقات کی۔ بولفا ٹانگا میں حضور نے زیر تعمیر مسجد کی نقاب کشائی کی۔ یہاں سے پاگا کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں ایک ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ پاگا میں حضور نے مسجد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ غانا میں قیام اور سفر کے دوران تمام دورہ میں پولیس نے حضور کے قافلہ کو Ascort کیا۔

صدر مملکت غانا نے اپنے دو باڈی گارڈ حضور کو مہیا فرمائے۔ حضور پاگا بارڈر سے برکینا فاسو پہنچے نیشنل مجلس عاملہ نے استقبال کیا۔ ایک صوبہ کے کمشنر نے حضور کا استقبال اور مصافحہ کیا۔ واگا ڈوگو میں قافلہ پہنچا جہاں حکومت بورکینا فاسو نے حضور کے لئے سرکاری رہائش مہیا کی پروٹوکول آفیسر نے استقبال کیا۔ اور حکومت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ حکومت نے حضور کے سفر کے لئے ایک گاڑی بھی مہیا کی۔

ہوٹل سے مشن ہاؤس روانہ ہوئے ۵ ہزار سے زائد احباب نے استقبال کیا حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ ان لوگوں کو زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت کا دیدار نصیب ہوا۔ ۱۵ مارچ کا دن اس لحاظ سے تاریخی ہے کہ اس روز خلیفہ وقت کے قدم پہلی مرتبہ بورکینا فاسو کی زمین پر پڑے استقبال کے بعد حضور دفتر آئے جہاں گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور انڈیا کے قونصلر نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا حضور نے جلسہ گاہ کے پنڈال میں نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور مسجد اور زیر تعمیر ہسپتال کا معائنہ کیا۔

26.3.05 ساڑھے دس بجے حضور انور بورکینا فاسو کے وزیر اعظم سے ملاقات کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس تشریف لے گئے پروٹوکول آفیسر نے استقبال کیا مصافحہ کے بعد حضور انور وزیر اعظم کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔ اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا اور انہیں یادگار تحفہ عنایت فرمایا بعدہ حضور صدر مملکت بورکینا فاسو سے ملاقات کے لئے ایوان صدر تشریف لے گئے اور انہیں شرف مصافحہ بخشا صدر محترم نے بے تکلفانہ انداز میں حضور سے گفتگو کی حضور نے یادگاری علامت کے طور پر ایک خوبصورت پلیٹ پیش کی۔ صدر مملکت حضور کو دفتر کے بیرونی حصہ تک چھوڑنے آئے بعدہ حضور نے پریس کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ حضور نے جلسہ گاہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ٹیلیفون رابطے کے ذریعہ لائیو نشر ہوا۔ بورکینا فاسو کے افتتاحی خطاب سے پہلے حضور نے لوائے احمدیت لہرایا افتتاحی خطاب بھی ٹیلیفون رابطے کے ذریعہ لائیو نشر ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

28.3.04 نماز فجر حضور نے پڑھائی اور ۱۲ ریجن سے آنے والے عہدیداران جماعت جنکی تعداد ۵ سو تھی سے مصافحہ کیا۔ بورکینا فاسو مشن میں چلڈرن کلاس ہوئی۔ جماعت نے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جسمیں حضور نے شرکت کی۔

22.3.04 نماز فجر حضور نے واگا ڈوگو میں پڑھائی احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ سینٹر کا معائنہ فرمایا خواتین کے سلائی سکول اور احمدیہ ہسپتال کا بھی معائنہ فرمایا۔ بعدہ حضور مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں علاقہ کے میئر نے حضور سے ملاقات کی حضور نے اسے الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی تحفۃً دی۔ حضور سے منسٹر آف سٹیٹ فور ایگریکلچر نے ملاقات اور گفتگو کی۔

اسی روز آئیوری کوسٹ کے مبلغین نے حضور سے ملاقات کی بعدہ حضور سے فیملیز اور آئیوری کوسٹ کی مجلس عاملہ نے ملاقات کی۔

30.3.05 نماز فجر مسجد المہدی واگا ڈوگو میں پڑھائی پھر ڈوری شہر کی طرف روانہ ہوئے یہ شہر صحرائی علاقہ میں ہے یہاں حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھائی اور مسجد سے ملحق زمین پر حضور نے بورکینا فاسو کے پہلے احمدیہ پرائمری سکول کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کرائی۔ بعدہ حضور نے ایک جلسہ میں خطاب فرمایا نمازوں کے بعد معززین شہر کے ساتھ کھانا تناول فرمایا

4.4.04 حضور نے مشن ہاؤس تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی، بورکینا فاسو کے مبلغین اور نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ انصاراللہ و لجنہ کے ساتھ میٹنگ کی، شعبہ وائز جائزہ لیا اور ہدایات دیں نمازوں کے بعد احباب نے مصافحہ کیا۔ بینن کے مقامی وقت کے مطابق رات ۷:۲۰ بجے حضور کا طیارہ بینن کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا اور خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار بینن (بادشاہوں کی زمین) پر پڑے۔ احباب جماعت کے علاوہ ایکٹنگ وزیر خارجہ نے استقبال کیا جب حضور V.I.P لاؤنج کے قریب پہنچے تو پورٹونووو کے بادشاہ نے حضور کا استقبال کیا اسی طرح نائجر کے سلطان آف اگادیس نے اپنے ۱۱ رکنی وفد کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ سلطان آف اگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے ایئر پورٹ پر آئے تھے حضور کا استقبال کیا صدر مملکت کے نمائندے نے خوش آمدید کہا۔ V.I.P لاؤنج میں ملک کے نیشنل ٹی۔ وی، ریڈیو، اخبارات، کے نمائندوں نے حضور سے گفتگو کی۔ انٹرویو کے بعد حضور ایئر پورٹ سے پورٹونووو روانہ ہونے کے لئے لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو بینن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے لوگوں نے استقبال کیا۔ سبھی نے پہلی بار حضور کو اپنے درمیان دیکھا۔

5.4.04 حضور نے دفتر تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی سوا گیارہ بجے حضور کلادی پہنچے پولیس و ملٹری دستوں نے قافلہ کو اسکورٹ کیا احباب نے خوش آمدید کہا حضور نے احباب سے خطاب فرمایا اور سب کا شکریہ ادا کیا واپسی پر پورٹونووو میں جمع شدہ احباب سے تعارف ہوا خطاب کے بعد حضور نے دعا کروائی حضور نے یہاں مسجد کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ تقریب میں پورٹونووو کے بادشاہ اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ شامل ہوئے بعدہ حضور نے مشن ہاؤس میں مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹروں سے میٹنگ کی

6.4.04 نماز فجر حضور نے پڑھائی بعدہ الاڈا پہنچنے پر حضور کا استقبال سکول کے بچوں نے قومی ترانہ گا کر کیا جبکہ بادشاہ نے اپنی ملکہ اور تمام کارندوں کے ساتھ اپنے پیلس کے باہر حضور کا استقبال کیا عورتوں اور بچوں نے روایتی نغمے گائے امیر صاحب بینن نے تعارفی خطاب کیا کنگ آف الاڈا اور عوام کا شکریہ ادا کیا۔ حضور نے خطاب فرمایا، کنگ آف الاڈا نے اپنی تقریر میں حضور کو خوش آمدید کہا بعدہ حضور نے دعا کرائی اور کنگ کے پیلس کے اندر تشریف لے گئے حضور نے کنگ اور کوئین کو تحائف بھی دئے بعدہ ڈاسا پہنچے جہاں کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت ۴۱ گاؤں کے بادشاہوں اور اماموں اور لوگوں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ ڈاسا میں کچھ دیر قیام کے بعد پیراکو روانہ ہوئے پیراکو میں صوبہ بورگو اور آلی بوری کے گورنر اور شہر کے میئر اور بینن کے تمام میئرز کے صدر نے شہر سے ۵ کلومیٹر باہر نکل کر حضور کا استقبال کیا شہر اور علاقہ کے چاروں صوبوں سے آئے ہزاروں احمدیوں نے حضور کا استقبال کیا گورنر نے حضور کو بینن کا ایک روایتی لباس پہنایا حضور ۲۰۰ میٹر تک پیدل چل کر احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ بعد ازاں حضور اپنی گاڑی میں تشریف لے گئے۔ اور قافلہ گورنر اور میئر کی معیت میں ایک ہوٹل میں پہنچا جہاں حضور نے قیام کیا نمازوں کے بعد حضور میئر سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے میئر نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کو اپنے دفتر لے گئے یہاں سے حضور گورنر ہاؤس تشریف لائے گورنر نے نیچے آکر حضور کا استقبال کیا اور اپنے دفتر لے گئے یہاں سے حضور واپس قیامگاہ آ گئے اور ہمسایہ ملک نائجر سے آنے والے وفد سے ملاقات کی اس وفد میں سلطان آف اگادیس اپنے وفد کیساتھ شامل تھے۔ حضور نے ان سے گفتگو فرمائی وفد کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ نائجر کا یہ وفد سخت گرمی میں ۲۰۰۰ کلومیٹر سے زائد فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے آیا تھا۔ نماز مغرب وعشا کی ادائیگی کے بعد حضور پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں ۷۰۰۰ کے قریب مرد و

زن نے استقبال کیا ان لوگوں نے پہلی بار خلیفہ وقت کا مبارک چہرہ دیکھا تھا۔ حضور نے ان سے خطاب فرمایا تقریب کے بعد حضور گورنر ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں جماعت نے ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تھا اس پروگرام میں پیراکوشہر اور تمام صوبوں کے صوبائی افسران، ائمہ، اور بادشاہ شامل ہوئے گورنر نے اپنے گھر کے دروازے پر آپکو خوش آمدید کہا۔ تقریب کے آخر پر گورنر نے شکریہ ادا کیا حضور نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔

27.4.04 نو بجے حضور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا حضور انور پیراکوشہر میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد احمدیہ کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ مسجد کے افتتاح کے بعد حضور انور نے پاراکو میں تعمیر ہونیوالے پہلے احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا حضور پیراکو سے توئی کے لئے روانہ ہوئے وہاں بھی احباب نے والہانہ استقبال کیا۔ احباب جماعت طویل مسافتیں، دشوار گذار راستے طے کر کے دیدار کے لئے آئے۔ جلسہ گاہ میں ڈاسا کے میئر دیسے ریجن کے میئر اور اس ریجن کے چیف آف پولیس اور ۱۳ بادشاہوں، ۲۴ بڑے اماموں اور احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے خطاب فرمایا۔

8.4.04 صدر مملکت سے ملاقات کے لئے کوتونو روانگی ہوئی ایوان صدر میں صدر مملکت بینن کے پروٹوکول آفیسرز نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور کی صدر مملکت سے ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ ایوان صدر سے روانہ ہو کر حضور مسجد بیت التوحید کوتونو پہنچے۔ اور نمازیں پڑھائیں نیز احباب کو شرف مصافحہ بخشا حضور نے یونیورسٹی میں خطاب فرمایا اور احمدیہ ہسپتال کا معائنہ کیا نیز ہیومینٹی فرسٹ بینن کے بورڈ سے میٹنگ کی۔ کوتونو سے حضور پورٹونوو روانہ ہوئے اور وہاں نمازیں پڑھائیں

9.4.04 نماز فجر حضور نے پورٹونوو کی مسجد میں پڑھائی اور مسجد بیت التوحید کوتونو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو ٹیلیفون رابطے سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہوا نماز عصر کے بعد حضور نے مسجد کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ حضور انور نے صدر نیشنل اسمبلی حکومت بینن سے اسمبلی ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد پریس نمائندگان کو انٹرویو دیا۔ شام کو حضور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے انسٹی ٹیوٹ تشریف لیگئے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے مختصر خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ اور مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا بعدہ حضور مشن ہاؤس واپس تشریف لائے اور مبلغین اور انکی فیملیز سے ملاقات کی۔ بعدہ ہمسایہ ملک ٹوگو سے آنیوالے وفد سے ملاقات کی۔

10.4.04 حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ملاقاتیں کیں۔ دعا کے ساتھ m.t.a سٹوڈیو بینن کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ وقف نو کلاس کے لئے تشریف لے گئے ازاں بعد ملکی مجلس عاملہ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگ ہوئی بعدہ مشن ہاؤس تشریف لائے یہاں سے سمندر کے کنارے تفریحی پروگرام کیلئے روانگی ہوئی۔ نمازوں اور کھانے کے بعد بینن میڈیا اور پریس کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ۴۱ نمائندگان شامل ہوئے۔ سب سے حضور ملے۔ یہاں سے احمدیہ مسجد کوتونو پہنچے نمازوں کے بعد ملکی مجلس عاملہ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز ہوئیں۔ رات کو حضور ایک عشائیہ میں تشریف لے گئے اور آنے والے معززین سے ملاقات کی

11.4.05 نو بجے بینن نائجر ٹوگو اور برساؤتومے کے مبلغین کے ساتھ میٹنگ ہوئی حضور نے نائیجیریا کے لئے روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں ناریل کا ایک پودا لگایا حضور کو الوداع کہنے کے لئے احباب کی کثیر تعداد مشن ہاؤس کے باہر جمع تھی حضور نے سبکو شرف مصافحہ بخشا۔ بارڈر پر نائیجیریا کے مبلغین اور احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ امیگریشن اور کسٹم آفیسران نے بھی حضور کا استقبال کیا حضور نے انہیں بھی شرف مصافحہ بخشا۔ دعا کے بعد حضور نائیجیریا کے شہر الارو کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور اووڈ جماعت پہنچے علاقہ کے تمام امام اور چیف اور احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے یہاں مسجد کا افتتاح فرمایا۔ الارو شہر کے اوریٹ ایریا میں احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ مسجد کے سامنے الطاہر سیکنڈری سکول کی بنیاد رکھی۔ بعدہ حضور جلسہ گاہ تشریف لے آئے۔ جہاں ۳۰ ہزار سے زائد احباب نے استقبال کیا۔ حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور جامعہ احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور نے حافظ کلاس کے ہوسٹل کی بنیاد بھی رکھی اور قطعہ موصیان بھی گئے۔ اور مرحومین کی قبر پر دعا کی۔ بعدہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطاب فرمایا نائیجیریا کا جلسہ سالانہ دو ماہ قبل ہو چکا تھا اب بھی ۳۰ ہزار سے زائد لوگ اپنے امام کو دیکھنے جمع ہوئے۔ قافلہ کی روانگی جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اوجوکورو کے لئے ہوئی وہاں پہنچ کر ایک نئے تعمیر شدہ جماعت کے کمپلیکس کا حضور نے افتتاح فرمایا نمازوں کے بعد حضور انور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

12.4.04 حضور نے احمدیہ ہسپتال اوجوکورو کے شعبہ جات کا معائنہ فرمایا سٹاف ممبران کو شرف مصافحہ بخشا معائنہ کے بعد دو منزلہ احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ ہوئی ممبران کا تعارف اور تفصیلی جائزہ لیکر ہدایات دیں سب کو شرف مصافحہ بخشا لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ نائیجیریا کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کی اوجوکورو سے اپاپا ہسپتال روانہ ہوئے حضور نے ہسپتال کے نئے ونگ کا افتتاح فرمایا عملہ کو شرف مصافحہ بخشا اور ہسپتال کا معائنہ فرمایا ہسپتال ۵ منزلہ ہے حضور نے رقیم پریس کمپیوٹر سیکشن ڈارک روم کا بھی ملاحظہ فرمایا ہدایات دیں کارکنان سے مصافحہ فرمایا خدام الاحمدیہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ کی

13.4.04 حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی امیر صاحب اور نائب امراء کے ساتھ میٹنگ کی مبلغین کے ساتھ میٹنگ کی حضور نے مسجد کے احاطہ میں پودا لگایا معلمین کے ساتھ میٹنگ کی سب سے مصافحہ کیا۔ دفتر میں فیملی ملاقاتیں ہوئیں قافلہ واپسی کے لئے ایئر

باقی صفحہ نمبر (70) پر ملاحظہ فرمائیں

مرحبا صد مرحبا

عطاء المجیب راشد

حزن کے بادل چھٹے گزری شبِ تاریک و تار
گلشنِ احمد میں پھر آئی بہار اندر بہار
قدسیوں میں تذکرہ ہے حضرتِ مسرور کا
ہے یہی نغمہ لبوں پہ ہر کہیں لیل و نہار

مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

سر بسجدہ ہیں جبینیں لطف اور اِحسان پر
حق تعالیٰ کی عطا پر اُس کے اس فیضان پر
غمزدہ چہرے دمک اٹھے ہیں سب اَکناف میں
قدرتِ ثانی کے جلوہ کی نرالی شان پر

مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

دیں کی مضبوطی کے ساماں کر دیئے مولیٰ نے پھر
خوف سب جاتا رہا اللہ کی رسّی تھام کر
ملّتِ احمد کو پھر سے مل گیا عزمِ جواں
سوئے منزل ہے رواں یہ قافلہ بارِ دگر

مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

نورِ دیں نے دی بشارت اپنی اک تقریر میں
دل یہ کہتا ہے کہ پوری ہوگی اب تفسیر میں
قدرتِ حق نے بٹھایا تجھ کو اس مسند پہ ہے
اب وہی کافی ہے ہر دم ایک اک تدبیر میں

مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

تیرا آنا قدرتِ قادر کا اک زندہ نشاں
کارواں بڑھتا چلے گا ہر زمان و ہر مکاں
نصرتِ مولیٰ کا وعدہ عرش سے تیرے لئے
تیرے پیاروں کی دعائیں ساتھ تیرے ہر زماں

مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- الحمد لله رب العلمین o الرحمن الرحیم o مالک یوم الدین o ایاک نعبد و ایاک نستعین o اھدنا الصراط المستقیم سراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین o (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) **ترجمہ**:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آل ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ذیلی تنظیموں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

نصرمن اللہ استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت کے ہر طبقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تربیتی امور بیان فرما دیئے ہیں کیونکہ تربیت یافتہ اقوام ہی دوسری اقوام کی تربیت کا موجب بن سکتی ہیں اور اس کی ہمارے آقا ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم اپنے اندر وہ معیار پیدا کریں کہ ہم دوسری اقوام کی تربیت کا موجب بن سکیں اور ان کو صراط مستقیم یعنی احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے کی طرف کھینچ لائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے چند ماہ بعد ہی تربیت نومبائعین کا شعبہ قائم فرما دیا اور ہر ذیلی تنظیم کی مجلس عاملہ میں اس کام کو انجام دینے کیلئے افراد مقرر فرمائے چنانچہ مجلس انصار اللہ کے تحت منتظم برائے تربیت نومبائعین خدام الاحمدیہ کے تحت مہتمم برائے تربیت نومبائعین اور لجنہ اماء اللہ کے تحت سیکرٹری برائے تربیت نومبائعات مقرر فرمائے اور اسی طرح علاقائی مجلس عاملہ میں اس کے مقابل پر افراد مقرر فرمائے۔

اس شعبہ کے قیام سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ منشا ہے کہ نومبائعین بھی جلد از جلد تربیت کے اس معیار کو حاصل کر لیں جس معیار پر دوسرے احمدی قائم ہیں اور پھر وہ بھی دوسرے لوگوں کی تربیت کا موجب بنیں۔ چنانچہ ہمیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں کیا جماعت کے نئے احمدی اور کیا پرانے تمام کی تربیت کا کتنا خیال رہتا ہے کیونکہ جیسا کہ آپ نے نومبائعین کی تربیت کیلئے تمام ذیلی تنظیموں میں شعبہ جات قائم فرمائے ہیں اسی طرح تمام دنیا کی ذیلی تنظیموں کیلئے ارشادات بھی فرمائے ہیں جو اُن کی تربیت اور روحانی اور دنیاوی ترقی کا باعث ہوں گے۔

چنانچہ حضور انور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں شامل ہوتے ہیں اور جس بھی ملک کے دورے پر جاتے ہیں وہاں ذیلی تنظیموں کی مجلس عاملہ سے ضرور میٹنگ کرتے ہیں اور انکو اپنے ارشادات اور خطابات سے نوازتے ہیں۔ یا اگر کسی اجتماع میں شریک نہیں ہو پاتے تو کم از کم ان کے اجتماعات پر اپنے پیغام ضرور بھجواتے ہیں تا کہ ہر لحاظ سے افراد جماعت کی تربیت کے انتظامات ہو سکیں۔

اور اس کیلئے ہمارے آقا نے تقویٰ کو اس کا بنیادی اصل قرار دیا ہے چنانچہ آپ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ 2004ء پر اپنے ایک ارشاد میں فرماتے ہیں کہ:۔

''الٰہی جماعتوں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ کے عابد اور زاہد بندے بن جائیں۔ آپ لوگ جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور اس پر ایمان لائے ہیں آپ کا بنیادی اہم فریضہ یہی ہے کہ آپ تقویٰ اختیار کریں۔ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ روحانی زندگی کے لئے تقویٰ بہت ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ 121-120)

تقویٰ کے حصول کے لئے بنیادی ذریعہ قرآن کریم ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھدی للمتقین۔ کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرنا چاہتے ہیں اُن کیلئے قرآن کریم ہدایت ہے۔ تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن کریم ہے اس لئے انصار اللہ کی تنظیم کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرآن کریم کا سیکھنا اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنا ہے۔ پھر اپنے ماحول میں جس کے آپ نگران اور راعی ہیں۔ اس ماحول میں قرآن کریم سکھائیں میں نے اپنے گذشتہ خطبہ میں تمام احمدیوں کو اسکی توجہ دلائی ہے کہ وہ قرآن کریم سیکھیں اسکا ترجمہ سکھائیں۔ پھر اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی قرآن کریم سکھائیں۔ پھر روزانہ اس کی تلاوت بھی کریں۔ میرا آپ کو بھی یہی پیغام ہے کہ قرآن کریم کو سیکھیں اور تعلیم القرآن کے کام کو جماعت میں کامیاب بنانے کیلئے بھرپور جدوجہد کریں۔ قرآن کریم میں تمام قسم کی خیر اور بھلائی ہے۔ الخیر کلہ فی القرآن۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے ...... ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے مسلمانوں کو چاہئے اور اب بھی ان کیلئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں اور اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لاانتہا برکات سے حصہ دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 7 صفحہ 181 تا 182)

یہ وہ بنیادی اور اہم فریضہ ہے جس کو ہمارے پیارے آقا ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنی تقویٰ اور ساتھ ہی اس کے حصول کا ذریعہ بھی بیان کر دیا کہ تقویٰ کے حصول کا بنیادی ذریعہ قرآن کریم ہے۔ چنانچہ اب ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کی اس نصیحت پر کما حقہ پورا اتریں اور جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

اسی طرح ہمارے پیارے آقا کا ہم سے ایک اور اہم مطالبہ ہے اور یہاں تک کہ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کے پہلے خطاب کے الفاظ بھی اسی مطالبے کو لیکر تھے اور وہ مطالبہ دُعا ہے چنانچہ اب اس ضمن میں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2005 پر اپنے ایک ارشاد میں فرماتے ہیں جو کہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں۔

'' یہی میری نصیحت جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے 30 پارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا''

اسی طرح انصار اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے ہی الفاظ میں آپ نے فرمایا

'' میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جائے دیکھو عمر گزری جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے''۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف جماعت کے بزرگوں کی ہی راہنمائی نہیں فرمائی بلکہ جماعت کے نوجوانوں عورتوں اور بچوں کی بھی قدم قدم پر راہنمائی فرمائی ہے کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور باریک سے باریک ذریعہ بھی جو کہ جماعت کے افراد کی تربیت کا باعث بننے والا ہو آپ نے اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ چنانچہ اب ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات جو آپ نے نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کیلئے فرمائے خلاصۃً تحریر کئے جاتے ہیں۔

خلافت خامسہ کی دور کی پہلی تحریک جس کا ذکر اوپر بھی آ چکا ہے وہ دعا کی تحریک تھی جس میں کسی خاص طبقہ کو دعا کی تحریک نہیں کی گئی تھی بلکہ جماعت کے ہر خاص و عام کو دعا کی تحریک کی گئی تھی اور اس کے چند ماہ بعد یعنی 28 نومبر 2003 کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

'' ذاتی بھی اور جماعتی ترقی کا انحصار بھی دُعاؤں پر ہے اس لئے اس میں کبھی سست نہ ہوں''۔

اسی طرح فرمایا:۔

'' جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا خلیفہ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد ملتی چلی جائے گی۔ اور جب یہ دونوں مل کر ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔

پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔ (خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء)

اسی طرح خلافت سے وابستگی کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

'' اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے''۔

اسی طرح فرمایا:۔

'' دُعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے''۔ (خصوصی پیغام۔ 11 مئی 2003ء)

اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ہمارے آقا نے صرف ہم کو وہی تحریکات کی ہیں جو کہ تمام راہنما اپنی اپنی قوم کو کرتے ہیں تو یہ اس کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ کیونکہ آج کل کے دور میں دعا کی تحریک کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے کیونکہ ان کی نظر میں دعا ایک عبث چیز ہے لیکن ہم تو قبولیت دعا کے نظارے ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے پورے ہوتے دیکھتے رہتے ہیں اور رہی بات دوسری تحریکات کی تو جاننا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا نے زندگی کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جس کا کہ کسی نہ کسی طرح بھی دین کے کاموں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ہر اُس چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی خیال رکھا ہے جو کسی طرح سے دین کو تقویت دینے کا باعث بن سکے۔ لیکن دوسری اقوام میں ہم کو یہ نظر نہیں آتا۔ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ ۔لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ اور واقفین نو کیلئے حضور انور کے خطابات اور خطبات مطالبات سے بھرے پڑے ہیں بس چاہئے تو صرف غور کرنے والی نظر چاہئے جو ان مطالبات کو ان میں تلاش کرے۔

چنانچہ خطاب اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ فرمودہ 29 جون 2003ء میں آپ نے خدام کو اس قسم کی بڑی اور چھوٹی تحریکات کی ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

آپ جو خدام الاحمدیہ کی عمر کے ہیں یہ عمر کی ایک

ایسی رو ہے یعنی پندرہ سے چالیس سال تک کی۔ جس میں باپ بھی ہیں بھائی بھی ہیں بیٹے بھی ہیں تو بحیثیت باپ آپ کی ذمہ داری ہے کہ نئی نسل میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین پیدا کرنے کیلئے اپنے عمل سے اپنے بچوں کے سامنے یہ نمونہ پیش کریں کہ تمہاری فلاح اور تمہاری کامیابی اور تمہاری آئندہ کی ترقی خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ہے اور خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ وقت پر نمازوں کی ادائیگی اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے"۔

اس طرح اسی خطاب میں ڈرائیونگ جیسی ایک الگ چیز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"لیکن ایک بات میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ نوجوانوں میں عموماً جلد بازی یا شوق میں تیز ڈرائیونگ کی بڑی عادت ہوتی ہے اس سے احتیاط کریں۔ Speed Limit کے اندر رہیں اگر تھکے ہوئے ہیں تو رُک کر اپنی نیند پوری کرلیں یا اپنے ساتھی سے ڈرائیو کروالیں اگر اس کو آتی ہو۔ کیونکہ ذرا سی غلطی کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں اور پھر جو ہم سب کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے بہت احتیاط کریں"۔

چنانچہ اب ان ارشادات کو پڑھ کر دیکھ لینا چاہئے کہ ہمارا یہ روحانی باپ کس طرح ہماری روحانی اور جسمانی ترقی کے لئے کوشاں ہے اور کوئی بھی چیز ہمارے فائدے کی نظر انداز نہیں کرتا۔

نماز کے ہی تعلق سے مورخہ 6 اپریل 2004ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جگہوں سے بیعتں آئے ہوئے وفود سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

"نمازیں ادا کی جائیں پانچ وقت مساجد میں جا کر نمازیں ادا کی جائیں ۔ لیکن یاد رکھیں کہ وقت پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے۔ اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اس کو بے چینی پیدا ہونی چاہئے کہ میں نماز ادا نہیں کرسکا"۔

اسی طرح ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر کیلئے خصوصی پیغام 2004ء میں آپ نے فرمایا کہ:۔

"ہر احمدی خادم اور طفل اس طرح پانچ وقت کا نمازی بن جائے کہ آپ کے ماحول کی ہر احمدی بیت الذکر نمازیوں سے رونق پکڑنے لگے۔ نماز آپ کی روح کی غذا بن جائے۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح آپکی حالت نماز کے بغیر ہو۔ یاد رکھیں کہ نماز کے بغیر آپ کی زندگی بے لطف اور بے حقیقت رہے گی"۔

پھر صرف اور صرف روحانی ترقی کے مدارج حاصل کرنے کے ہی ذرائع بیان نہیں کئے بلکہ دنیوی اور معاشرتی ترقی کے ذرائع بھی بیان کردیئے۔ آج کے دور میں سائنس کے بے شمار ایجادات میں سے بہت سی ایجادات ایسی ہیں کہ جن سے انسان بے انتہا فوائد بھی حاصل کرسکتا ہے اور ان ہی ایجادات کے غلط استعمال سے تباہ و برباد بھی ہوسکتا ہے۔ جس کی سب سے بڑی مثال آج کے دور میں انٹرنیٹ کا استعمال ہے۔ جس کی وجہ سے آج مغربی ممالک بلکہ اب تو تمام دنیا ہی کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ضلالت اور عریانی کے گڑھوں میں گرتے چلے جارہے ہیں مگر یہ بات بھی مسلم ہے کہ انٹرنیٹ کے استعمال کے بے انتہا فوائد بھی ہیں مگر صرف اس کے صحیح استعمال کے نہ کہ غلط۔ چنانچہ اس کے بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نوجوانوں سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ:۔

"انٹرنیٹ کی مثال میں کئی دفعہ دے چکا ہوں کئی گھر اس کی وجہ سے برباد ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی حدود سے جب تجاوز کریں گے احکامات پر عمل نہیں کریں گے تو لازماً شیطان حملہ کرے گا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2003ء)

اسی طرح اسی سے ملتی جلتی ایک برائی عریاں فلمیں دیکھنے کا بڑھتا ہوا فیشن ہے چنانچہ اس کے متعلق حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں سے مخاطب ہوکر فرمایا:

بعض دفعہ غلط نظارے ہیں غلط فلمیں ہیں بالکل عریاں فلمیں ہیں۔ اس قسم کی دوسری چیزوں کو دیکھ کر آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہورہا ہوتا ہے انسان۔ پھر خیالات کا زنا ہے۔ غلط قسم کی کتابیں پڑھنا یا سوچیں لے کر آنا۔ بعض ماحول ایسے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر انسان اس قسم کی فحشاء میں دھنس رہا ہوتا ہے۔ پھر کانوں سے بے حیائی کی باتیں سننا۔ تو یہ دُعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہمارا عضو جو ہے اسے اپنے فضل سے پاک کردے۔ اور ہمیشہ اسے پاک رکھ اور شیطان کے راستے پر چلنے والے نہ ہوں اور ہم سب کو شیطان کے راستے پر چلنے سے بچا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2003ء)

اسی طرح بے شمار دنیوی اور معاشرتی ارشادات ہیں جو وقتاً فوقتاً حضور انور جماعت کے بزرگوں، نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کو فرماتے رہے ہیں۔ خلاصۃً اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

☆۔ کاروبار اور لین دین کے معاملات میں دیانت داری سے کام لیں۔

☆۔ کارکنان اور عہدیداران کے نقائص تلاش نہ کریں۔

☆۔ ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

☆۔ باہمی گفتگو میں دھیماپن اور وقار قائم رکھیں۔ ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔

☆۔ ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں، پوری پابندی کریں۔

☆۔ صفائی کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔

☆۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح سے رواج دیں۔

☆۔ مہمانوں کی عزت و احترام اور خدمت کو اپنا شعار اپنائیں۔

☆۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں۔

☆۔ غرباء کی عزت نفس کا خیال رکھیں۔

☆۔ اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کریں۔

☆۔ سلام کی عادت ڈالیں۔

☆۔ جہاں احمدی آبادیاں ہیں مسجد کو آباد رکھنے کی کوشش کریں۔

اور اسی طرح بے شمار ارشادات ہیں جن کو اگر تفصیلاً بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب لکھنی پڑے گی لیکن پھر بھی اختتام پر بعض خاص ارشادات کے حصے پیش خدمت ہیں چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب جلسہ سالانہ نائیجیریا فرمودہ 11 اپریل 2004 میں خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلائی حضرت مصلح موعودؓ کے قول کے مطابق "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں" احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔

معاشرے کے برے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہئے۔ سخت محنت کی عادت ڈالیں۔ سستیاں ترک کردیں" جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں اپنے عہد کے مطابق جان و مال اور وقت کی قربانی کیلئے تیار رہیں۔

اب آخر میں قوم کے ان نونہالان کے متعلق بعض ارشادات پیش کروں گا۔ جن کو کہ ان کے والدین نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر وقف نو میں شامل کیا۔ چنانچہ حضور انور فرماتے ہیں کہ:۔

"بعض دفعہ والدین اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں اس لئے گو کہ شعبہ وقف نو توجہ دلاتا رہتا ہے لیکن پھر بھی میں نے محسوس کیا کہ کچھ اس بارہ میں عرض کیا جائے۔ اس ضمن میں ایک اہم بات جو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:۔

"اگر ہم اگر ان واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہوگئے ہیں اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بدقسمتی سے اس بچے میں یہ یہ باتیں ہیں اگر ان کے باوجود جماعت اس کے لینے کیلئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ اس وقف کو منسوخ کردیا جائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989)

والدین نے تو اپنے بچوں کو قربانی کیلئے پیش کردیا۔ جماعت نے ان کی صحیح تربیت اور اٹھان کے لئے پروگرام بھی بنائے ہیں لیکن بچہ نظام جماعت کی تربیت میں تو ہفتہ میں چند گھنٹے ہی رہتا ہے ان چند گھنٹوں میں اس کی تربیت کا حق ادا تو نہیں ہوسکتا اس لئے بہر حال ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی تربیت پر توجہ دیں۔ اور اس کے ساتھ پیدائش سے پہلے جس خلوص اور دعا کے ساتھ بچے کو پیش کیا تھا اس دعا کا سلسلہ مستقلاً جاری رکھیں یہاں تک کہ بچہ ایک مفید وجود بن کر نظام جماعت میں سمو یا جائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2003ء)

خیر مقدمی ترانہ

مردِ فارس پیارے آقا مرحبا
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
شادماں ہیں آج سب پیر و جواں
آئے ہیں آقا ہمارے درمیاں
اُٹھ رہی ہے ہر طرف سے یہ ندا
مردِ فارس پیارے آقا مرحبا
سب تیری الفت میں یاں مخمور ہیں
دیکھ کر تجھ کو سبھی مسرور ہیں
بھر گئی ہے تیری الفت سے فضا
مردِ فارس پیارے آقا مرحبا
فتح و نصرت آپ کے چومیں قدم
بڑھتے جائیں آپ آگے دمبدم
آپ کو مومن یہ دیتے ہیں دعا
مردِ فارس پیارے آقا مرحبا

(خواجہ عبدالمومن)

خلافت عالم اسلام کے اتحاد کا واحد ذریعہ ہے

عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ جموں

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت رہی ہے کہ انبیاء کے روحانی فیوض و برکات جاری رکھنے کیلئے ان کی وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم فرماتا ہے تا اس کے ذریعہ سے دین کو تمکنت۔ مضبوطی اور استحکام نصیب ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب شہادت القرآن میں فرماتے ہیں۔

''چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو کہ تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کے نظام کو جاری کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔

اس بات کی صداقت کے عظیم الشان مظاہرے دنیا نے اس وقت دیکھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی وہ ایسا موقعہ تھا جب صحابہ غم کے مارے نڈھال ہو رہے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ کسی کے منہ سے یہ بات سننے کو تیار نہ تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے ہیں آپ کی وفات بے وقت سمجھی گئی اور بہت سے کمزور ایمان مرتد ہوگئے اور ہر طرف غم و حزن و مایوسی چھا گئی تب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اپنے ہاتھوں سے اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر پھر مسلمان متحد ہوگئے اور دنیا گواہ ہے کہ قدرت ثانیہ کے وجود میں آنے سے برکات خلافت کے فیوض و برکات سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین کے وعدہ کے مطابق ہر میدان میں اور ہر جہت میں کامیابی اور غلبہ عطا فرمایا۔

لیکن جونہی یہ نعمت عظمیٰ مسلمانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان سے چھن گئی اس وقت سے ہی اس کے نصیب میں صرف ناکامی و نامرادی تنزل و انحطاط ہی رہا ہے مسلمانوں کو اس پستی اور تنزل سے نکالنے کیلئے رہنمایان دین و اکابرین امت کہلانے والوں کی طرف سے مختلف قسم کی تجاویز و تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں اور مسلمانوں کے اندر اجتماعیت، یکجہتی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور مسلسل کی جاتی ہیں لیکن

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اور اُمت کا ضعف دن بدن بڑھتا جارہا ہے آج مسلمان قوم پراگندگی و انتشار کا شکار ہے مسلمانوں کے آپسی اتحاد و اتفاق کا فقدان ہے اس محرومی کا احساس دردمند دلوں اور مفکرین دین کو تڑپا رہا ہے تو دوسری طرف علماء سو نے تکفیر بازی کا بازار گرم کر رکھا ہے اور امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے ایسے حالات میں ایک مرد مومن کے نہاں خانہ دل میں یہ آرزو انگڑائی لینے لگتی ہے کہ کاش تاش کے پتوں کی طرح بکھری ہوئی یہ امت ایک تسبیح کے دانوں کی طرح ہو جائے چنانچہ موجودہ مسلمانوں کے انتشار کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے راشد نیاز صاحب کتاب خلافت تمام مسائل کا حل کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:۔

''اس وقت پوری امت خلافت اسلامی سے محرومی کی زندگی گزار رہی ہے اس وقت اس سرزمین پر کوئی بڑے سے بڑا اہل تقویٰ بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا (سوائے جماعت احمدیہ کے۔ راقم) کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اتباع میں زندگی گزار رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم جس فضا میں سانس لے رہے ہیں وہ ایک عالمی نظام کفر کی دین ہے ہر طرف کفر کی حکمرانی ہے حتی کہ وہ معاشرے بھی جو روایتی طور پر اسلام کی سرزمین رہے ہیں وہاں بھی عالمی کفر کے استبداد نے اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔

شریعت اسلامی معطل ہے دنیا کے سیاہ وسفید کی مالک وہ قوتیں بن گئی ہیں جو علی الاعلان اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت و نافرمانی کا اعلان کرتی ہیں امت کا اندرونی نظام پاش پاش ہوچکا ہے ڈیڑھ ملین مسلمانوں کا اس وقت نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ ہی ان کے امور کا محافظ کوئی خلیفہ ہے نتیجہ یہ ہے کہ آخری رسول کی امت پر کفار ومشرکین نے ہر طرف سے بلہ بول رکھا ہے ایسی سنگین صورت حال میں معمول کی زندگی جینے کا خیال عبث ہے''۔

(خلافت تمام مسائل کا حل پیش لفظ از راشد نیاز رتنا آفسیٹ اوکھلا انڈسٹریل ایریا نئی دہلی اشاعت 1999 صفحہ 6 تا 7۔

پھر لکھتے ہیں

امت کی قوت کا سرچشمہ یہ ہے کہ وہ ایک خلیفہ کے آبرو واشارے پر حرکت کرتی ہے آج سانحہ یہ ہو ہے کہ ہمارے درمیان سے وہ مرکز ومحور کھو گیا ہے جس کے گرد پوری امت حرکت کرتی ہے۔

(ایضاً صفحہ 5 تا 6)

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب موجودہ مسلمانوں اور نام نہاد علماء کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

''یہ ابن الوقتی کی مفاد پرستانہ سیاست جو محض مصلحتوں کے گرد گھومتی ہے اس کی خاطر ہمارے مذہبی رہنما و زعماء جو عام حالات میں ایک دوسرے کے خلاف تکفیر سازی کے حملے کرتے نہیں تھکتے متحد ہو سکتے ہیں تو دین مصطفوی کے لئے کیوں متحد اور باہم شیر وشکر نہیں ہو جاتے سیاسی مفاد کے لئے فروعی اختلافات مٹائے جاسکتے ہیں تو دین رحمت کے احیاء و غلبہ اور اُمت مصطفویؐ کی وحدت و استحکام کے لئے وہ ایک کیوں نہیں ہو جاتے اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے ایک دوسرے سے برسر پیکار اور درپئے آزار کیوں ہیں۔

خدارا ہوش کے ناخن لیجئے اور مذہب کے نام پر سجائی جانے والی ان دکانداریوں سے منہ موڑ یئے کہ اس سے امت مسلمہ کے داخلی استحکام اور اتحاد کو گزند پہنچتا ہے اور من حیث المجموع تمام مسلمانوں کا اس سے نقصان ہوتا ہے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مسلک اور مکتب فکر سے ہو۔ وہ لوگ کتنے نادان ہیں جو خودکشی کی راہ پر چل رہے ہیں اور چند روزہ دنیا اور اس کے عارضی مفاد کی خاطر انہوں نے دین اور امت مصطفوی صلعم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ محدود گروہی مسلکی اور سیاسی مفادات کے تابع مسلمانوں کے اتحاد کی کوئی تدبیر اور سعی کارگر اور کامیاب نہیں ہوسکی فرقوں میں بٹی ہوئی امت کی شیرازہ بندی کا کام ہنوز تشنہ تکمیل ہے ترجمان حقیقت علامہ اقبال کے اس پیغام کو فرقہ پرستی کی بھول بھلیوں میں گم ملت فراموش کر چکی ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

(اسلام اور تصور اعتدال وتوازن صفحہ 29)

مطبع فریدیہ بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ نئی دلی سن اشاعت جنوری 2004،

اسلامی فرقوں میں باہمی تفریق کے ذمہ دار

اس دور کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضور سرور کائنات محمد عربی ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں جو حضرت امام مہدی کا زمانہ ہے اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے فرمایا اسلام نام کا رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ مسجدیں ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس کے تمام تر ذمہ دار علمائے شرپسند ہوں گے جو اسلام اور بانی اسلام ﷺ سے جھوٹے عشق کے دعوے کر کے مسلمانوں میں فتنہ وفساد اور نفرتیں پھیلائیں گے۔

آج مسجدوں اور امام باڑوں میں عبادت کی جگہ فرقہ پرستی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسجد کے ائمہ اور واعظین اناج اور پیسہ وصول کرنے کیلئے مسجدوں میں نمازیں پڑھاتے ہیں۔ اور تکفیر بازی کا بازار گرم کرتے ہوئے نہیں تھکتے چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر القادری رقمطراز ہیں:۔

''یہ واعظین امت جن سے دینی تعلیم و تربیت کے سوتے جاری ہونے چاہئیں ان کا اپنا حال الا ماشاء اللہ یہ ہے کہ جب وہ نوعمری اور بچپن میں تحصیل علم کیلئے مدرسہ میں گئے تو ان کے ہاتھوں میں کشکول گدائی تھما دیئے گئے۔ وہ بے چارے گھر گھر جاکر روٹیاں اکٹھی کرنے پر لگ گئے۔

اب زیادہ ترقی یافتہ زمانے میں اتنا فرق پڑا کہ لوگ حیا سے ان طالبان علم کو اپنے گھروں کے چکر نہیں لگواتے کہ خود کھانا دینے پہنچ جاتے ہیں۔ مگر ان دونوں صورتوں میں دین کے طالب علم کا ہاتھ دینے والا نہیں لینے والا ہوتا ہے وہ ساری عمر دوسروں کے ٹکڑوں، صدقات وعطیات پر پلتا رہا اس طرح قدم قدم پر اس کی عزت کو مجروح اور ذبح کیا جاتا رہا جب غیرت وحمیت اور عزت نفس کی کوئی رمق باقی نہ رہی تو سند فراغ ہاتھوں میں تھام کر اور دستار فضیلت سر پر اوڑھ کر وہ مدرسے سے نکلا تو سیدھا مسجد جاکر امامت و خطابت کی ذمہ داریاں سنبھالنے لگا لیکن اس نوبت تک پہنچتے پہنچتے اس کی عزت نفس پر اتنے حملے کئے گئے اور اسے اتنی بار کند چھری سے ذبح کیا گیا کہ ذلت و خواری کے گڑھے میں گرا کر اسے یہ بخوبی یاد کروایا گیا کہ منصب امامت وخطابت پر فائز ہونے کے بعد بھی اسے عزت و وقار کی زندگی بسر کرنے کا کوئی حق نہیں محراب ومنبر کی فضائیں کلمہ حق سے کیونکر گونج سکتی ہیں جب اس کے امام وخطیب کو بار بار اس کی کم حیثیتی اور بے وقعتی کی یاد دلائی جاتی ہے اور اس کی نگاہیں قربانی کی کھالیں اور صدقہ وخیرات دینے والوں کو تکتی رہتی ہیں اور یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہونے لگتا ہے کہ کتنے بکروں کی کھالیں اور کتنا چندہ آئے گا اور وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کرے گا''۔

(اسلام اور تصور اعتدال وتوازن صفحہ 55 تا 56)

پھر لکھتے ہیں،

''یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ علماء جو مخصوص جلسوں میں تقریر کیلئے بلائے جاتے ہیں ان میں فلاں کا ریٹ اتنا اور فلاں کا اتنا ہے کبھی کبھار یہ سننے میں بھی آتا ہے کہ بعض اوقات ہزاروں روپے پہلے طے کر لئے جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ پیشگی بیعانہ کے طور پر وصول کرتے ہیں اور بقایا تقریر کے بعد وصول کیا جاتا ہے آپ نے کبھی سوچا یہ مذہبی زندگی میں زوال وادبار وانحطاط کیوں پیدا ہوگیا ہے ذرا غور کریں تو اس کی وجہ صاف ظاہر ہے معاوضہ طے کر کے پیسے لینے والوں اور پیسے دینے والوں کو اچھی طرح پتہ ہے کہ انہیں کیا تقریر کرنی ہے اور کس موضوع پر بولنا ہے اس کا نتیجہ جو نکلے گا وہ پہلے سے سب کو معلوم ہے۔

(ایضاً صفحہ 58-59)

اس خطرناک اور ضلالت کن زمانے میں مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظیم الشان پیشگوئی ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بروزی نبوت عطا فرما کر آپ کے وصال کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا اور یہ بابرکت نظام جاری وساری ہے اور آج جماعت احمدیہ

باقی صفحہ نمبر (   ) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ 25/اپریل 2003تا16دسمبر 2005ء

محمد لقمان قادر استاد جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بابرکت اور عظیم الشان عہد خلافت میں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے شاندار آغاز کے ساتھ تاریکی کے زمانہ میں احمدیت کا سورج یورپ سے نئے رنگ اور نئے انداز سے طلوع ہوا جو لگاتار چوبیس گھنٹے خالص روحانی و دینی اور قلب و ذہن کو جلا بخشنے والے علمی پروگراموں کی روشنی کو تمام اکنافِ عالم میں پھیلا رہا ہے۔M.T.A پر مختلف دینی و علمی پروگراموں کے علاوہ عالمی جماعت احمدیہ کے سربراہ اور امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی حالات کے پیش نظر دیا جانے والا خطبہ جمعہ بھی Live نشر کیا جاتا ہے۔ جسکو دنیا کے ہر کونے میں سننے والے چمن احمدیت کے پروانے سنتے اور دیکھتے ہیں۔ یہ ایک سچ اور حقیقت ہے کہ امام الوقت کا کلام امام الکلام ہوتا ہے۔ امام الوقت کا خطبہ جمعہ ہمارے لئے ہمارے پورے ہفتہ کی زندگی کا خلاصہ اور نچوڑ ہوتا ہے اس خطبہ کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہوئے ہمیں اپنی ہفت روزہ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا مختصر خلاصہ پیش ہے تا کہ احباب اس سے استفادہ کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے فرمودہ پہلے خطبہ جمعہ کا خلاصہ:

25/اپریل 2003ء بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے اپنے اس پہلے خطبہ جمعہ میں تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب... الخ (البقرہ:۸۷) کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اس آیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان کر چکے ہیں لیکن ان حالات میں آج کے لئے میں نے اس کو منتخب کیا ہے اس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ قبولیت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بے شمار فضل اور احسان فرمایا ہے۔

حضور انور نے قبولیت دعا کے تعلق میں احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود بھی پیش کئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعض ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وہ اقتباس بھی پیش فرمایا جس میں آپؒ نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا اب ان شاء اللہ جماعت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا... کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بیکا نہیں کرسکے گی۔

حضور انور نے اپنے اس پہلے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا: آخر میں میں پھر دعا کی تحریک کرتا ہوں میرے لئے بہت دعا کریں دعا کریں بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں۔

9/مئی 2003ء بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کی تفصیل بیان فرمائی خطبہ کے آخر میں حضور انور نے جماعت احمدیہ انگلستان اور M.T.A کے رضاکاروں کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور دُعا کی تحریک کی۔

16/مئی 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن۔ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کی تفصیل بیان فرمائی۔ قرآن مجید احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ کی صفت خبیر کے مختلف امور کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

”آج ہم جو حضرت مسیح موعود کے ماننے کا دعویٰ کر رہے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں اپنے ماحول میں ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔“

23/مئی 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور انور نے قرآن مجید احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ خبیر کے تعلق میں مختلف پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

نیک نمونہ سب سے بڑی تبلیغ ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ تمام انسانیت کو آنحضرت صلعم کے جھنڈے تلے لے آئیں۔ حضور انور نے اسی خطبہ میں شادی کے بعد لڑکیوں کو غربت یا حسب و نسب کے طعنے دینے پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور فرمایا یہ انتہائی ظلم کی بات ہے۔

30/مئی 2003ء حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بھی مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر پر روشنی ڈالی۔

6/جون 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی اور رواں مالی سال کے آخری مہینہ کے حوالہ سے احباب کو صحیح آمد کے مطابق بجٹ بنانے، شرح کے مطابق ادائیگی اور قول سدید سے کام لینے کی تلقین کی۔

13/جون 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں اپنے اس خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی ایمان افروز تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا کہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل و مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر زور دیں۔

20/جون 2003ء حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بھی مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔ حضور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں مغربی دنیا کی طرف سے عالم اسلام پر لگائے گئے جبر و تشدد کے بے جا الزام کی دلائل کے ساتھ تردید کی اور فرمایا:

آج جماعت احمدیہ کا یہ کام ہے کہ ایک مہم کی صورت میں دنیا کے سامنے اسلام کی امن اور آشتی کی جو حسین اور خوبصورت تعلیم ہے وہ پیش کریں اور دُنیا میں یہ منادی کریں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اپنی حسین تعلیم سے پھیلا ہے۔

27/جون 2003ء بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 30-34 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے واقفین نو بچوں کی تربیت کے متعلق مختلف ہدایات فرمائیں۔

فرمایا آئندہ زمانے میں جو ضرورت پیش آنی ہے مبلغین کی بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے اس لئے اس نہج پر تربیت کریں کہ بچوں کو پتہ ہو کہ اکثریت ان کی تبلیغ کے میدان میں جانے والی ہے۔

4/جولائی 2003ء حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں مسجد فضل لندن میں اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔

11/جولائی 2003ء یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے مسجد فضل لندن سے ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔

سورۂ آل عمران 122 کی تلاوت و ترجمہ بیان کیا اور غزوہ احد کے حالات اور جانثار صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور فرمایا کہ آنحضرتؐ کی دعاؤں سے دشمن غزوہ احد میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر فتح و ظفر احمدیت کا مقدر بنے گی۔

18/جولائی 2003ء حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 10 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا اس خطبہ جمعہ میں حضور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زریں نصائح و ہدایات فرمائی اور فرمایا سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الٰہی درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں.

25 جولائی 2003 :حضور انور نے خطبہ جمعہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد، حضرت مسیح موعودؑ کی ۱۹۰۳ء کی پیشگوئیاں اور ضروری نصائح فرمائیں۔

1 اگست 2003: حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے بابرکت دنوں میں ڈیوٹی ادا کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

8 اگست 2003 حضور انور نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت بالخصوص عہدیداران کو امانت کا حق ادا کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا امانت کے مضمون کو جس قدر سمجھیں گے اس قدر تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہونگے۔

15 اگست 2003ء یہ خطبہ حضور انور نے مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو توکل علی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

22/اگست 2003ء حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ منہائم جرمنی میں ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو نظام جماعت اور عہدیداران کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی۔ اسی خطبہ جمعہ سے حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

29/اگست 2003ء حضور انور نے فرنکفورٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو ساتویں شرط بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے شرطِ بیعت کی تفصیل بیان فرمائی۔

12/ستمبر 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی نوویں شرط کی تفصیل بیان کی اور فرمایا ”ہمدردی مخلوق کا وصف پیدا کرو کہ آجکل کے معاشرہ میں اسکی بہت ضرورت ہے۔ میں احمدی ڈاکٹروں استادوں اور وکیلوں سے کہتا ہوں کہ جس حد تک ہو سکتا ہے اپنے اپنے شعبوں میں غرباء کی امداد کریں۔“

19/ستمبر 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی دسویں شرط کی تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ اخوت اور اطاعت قائم کرنا بیعت کی شرط ہے۔“

26/ستمبر 2003ء بمقام مسجد فضل لندن اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے شرائط بیعت کی دسویں شرط کے تحت اطاعت درمعروف کی تفصیل بیان کی فرمایا ''اچھی طرح یادرکھنا چاہئے کہ خدا کا نبی یا اس کے خلفاء جو بھی حکم دیں گے ہمیشہ معروف حکم ہی دیں گے انکی اطاعت ہر لحاظ سے فرض ہے یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم نے خدا کے نبی اور وقت کے امام کو مان کر خود کو محفوظ کرلیا ہے۔

3/اکتوبر 2003ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نئے دور میں تعمیر ہونے والی مساجد میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد مسجد بیت الفتوح، لندن کا عظیم الشان افتتاح فرماتے ہوئے مساجد کی اہمیت اور ان میں عبادت کی طرف توجہ دلائی۔

10/اکتوبر 2003ء مسجد بیت الفتوح لندن میں حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں شرائط بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عمل پیرا ہونے کے بعد عظیم روحانی تبدیلیوں کا روح پرور بیان فرمایا اور احباب جماعت کو منشیات سے بچنے کی تلقین کی۔

17/اکتوبر 2003ء حضور انور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو خدمت خلق کے کاموں کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا بنی نوع انسان کی خدمت کی خاطر احمدی ڈاکٹر وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔''

24/اکتوبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

7/نومبر 2003ء حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اور خطبہ جمعہ کے آخر میں تحریک جدید کے متعلق ایمان افروز کوائف پیش کرتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان فرمایا۔

14/نومبر 2003ء رمضان المبارک کے آخری عشرہ سے قبل حضور انور نے یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا، سورۃ القدر کی تلاوت و ترجمہ کے بعد لیلۃ القدر کی ایمان افروز تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا جو مومن تمام رمضان میں دعائیں کرتا ہے اور اخلاص سے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کردیتا ہے۔

21 نومبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں جمعۃ الوداع کی برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ فرمایا تمہارا ہتھیار دُعا ہے اس لئے چاہیئے کہ دعا میں لگے رہو۔

28/نومبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن دعا کی افادیت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ مضطر کی دعا سنتا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔''

5/دسمبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں کارکنان اور عہدیداران کو انکی ذمہ داریوں کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ''امراء ہوں، صدر صاحبان ہوں ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے ان کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ حضور انور نے اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا افراد جماعت کا کام صرف اطاعت. اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دُعا کرنا ہے۔

19/دسمبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں جھوٹ سے نفرت کرنے اور سچائی کا خلق اختیار کرنے کے بارہ میں نصیحت فرمائی۔

9/جنوری 2004ء مسجد بیت الفتوح میں حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانیوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرما کر وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا۔

16/جنوری 2004ء مسجد بیت الفتوح میں حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور والدین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

23/جنوری 2004ء حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو ایک دوسرے سے حسن سلوک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ امراء بھی اپنے ملک کے یتامیٰ کا جائزہ لیں اور ان کو سنبھالیں۔''

30/جنوری 2004ء بمقام بیت الفتوح لندن، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں غض بصر کرنے اور اسلامی پردہ اپنانے کی خصوصی ہدایات فرمائیں اور فرمایا ''نظام جماعت اور ذیلی تنظیمیں فحاشی کو روکنے کے لئے حرکت میں آئیں۔

6/فروری 2004ء حضور انور نے بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو خیانت سے بچنے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور امانت کا حق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

13/جنوری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے صبر کے خلق کو اپنانے کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں ایمان افروز نصائح فرمائے اور فرمایا ''احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ غصے پر قابو رکھیں اور ہر میدان میں صبر سے کام لیں۔''

20/فروری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو غصہ سے بچنے اور عفو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ''عفو اختیار کیا جائے اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہو تو معاشرے میں فتنہ فساد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''

27/فروری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح حضور انور نے اس خطبہ میں معاہدوں کی پاسداری لوگوں کی بھلائی، صلح کی عادت ڈالنے کی تلقین فرمائی۔

5/مارچ 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح احباب جماعت کو عدل و انصاف کے قیام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ''آئندہ جو دن آنے والے ہیں اس میں ایک احمدی ہی کا کردار اس تعلق میں بہت اہم ہوگا۔''

12/مارچ 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو شوریٰ کی اہمیت اور طریق کار کے بارہ میں پُر معارف ہدایات فرمائیں۔

19/مارچ 2004ء بمقام بستان احمد اکرا (گھانا) اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت کو تقویٰ کے معیار بلند کرنے کی نصیحت فرمائی۔

26/مارچ 2004ء بمقام کوآگ ڈوگو برکینا فاسو (افریقہ) اس خطبہ جمعہ میں بھی حضور انور نے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور فرمایا۔ نکاح کے وقت خطبہ میں 5 دفعہ تقویٰ کے بارے میں ذکر آتا ہے اس سے تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ فرمایا ''صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی اصلاح کریں۔''

2/اپریل 2004ء بمقام بوبو جلاسو، بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ مساجد آباد کریں اور بچوں کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔

9/اپریل 2004ء بمقام بینن مغربی افریقہ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر دل و جان سے عمل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی کرنے کے متعلق ایمان افروز نصائح فرمائیں۔

16/اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے اپنے تاریخ ساز دورہ مغربی افریقہ میں افریقی احمدیوں کے اخلاص، وفا اور فدائیت کے دلکش نظارے اور دورہ کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔

23/اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو پاکیزگی اور صفائی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا احمدی اور دیگر گھروں میں صفائی کا ایک خاص فرق نظر آنا چاہئے۔''

30/اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ جماعت کو سادگی اختیار کرنے قناعت کو اپنا شعار بنانے اور کسی پر بوجھ نہ بننے کی نصیحت فرمائی۔

7/مئی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دنیا سے بے رغبتی اور زہد اختیار کرنے کی توجہ دلائی اور فرمایا نہ صرف اپنے دین کی فکر کرو بلکہ اپنی اولادوں کے دین کی بھی فکر کرو۔''

14/مئی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن، اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ حضور انور نے احباب جماعت کو توبہ و استغفار کرنے اپنے اندر پاکیزگی پیدا کرنے اور درسوں اور اجتماعات کی مجالس میں کثرت سے شرکت کرنے اور نماز جمعہ کی طرف خاص دھیان دینے کی تلقین فرمائی۔

21 مئی 2004ء بمقام جرمنی، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں خلافت کی اہمیت اور برکات سے روشناس کراتے ہوئے فرمایا ''ہم خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں دائمی خلافت کے شاہد اور اس کا فیض پانے والے ہیں۔''

28/مئی 2004ء بمقام گروس گراؤ جرمنی، اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مالی قربانی کی اہمیت اور برکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

6/جون 2004ء بمقام نن سپیٹ ہالینڈ قرآن مجید احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تبلیغ و دعوت الی اللہ کی طرف پوری سنجیدگی سے توجہ دینے کی تاکید اور نہایت اہم نصائح فرمائیں۔

11/جون 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت کو صحبت صالحین اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ M.T.A سے فائدہ اٹھانے، اصلاح نفس کے لئے بچوں اور نومبائعین کی تربیت کے لئے اہم ہدایات فرمائیں۔

18/جون 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، حضور انور نے احباب جماعت کو علم کی فضیلت اور علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کتب کے پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

25/جون 2004ء بمقام کینیڈا حضور انور نے اسلامی احکامات کی روشنی میں سفر کے آداب پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

2/جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مردوں اور عورتوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں حقوق اور فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احسن رنگ میں انکو ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

9/جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے حلال و حرام کی وضاحت اور

دورہ کینیڈا کے ایمان افروز حالات کا تذکرہ کیا۔ احباب جماعت کو بصیرت افروز نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”جو چیزیں بازار میں فروخت ہوتی ہیں ان کے پیک پر باقاعدہ جس چیز سے وہ بنائی گئی ہے وہ ذکر ہوتا ہے لہٰذا اگر سور کے گوشت یا چربی یا الکوہل وغیرہ کا ذکر ہو ایسی چیز کے کھانے، پینے سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے۔“

16/جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مجالس کے حقوق کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ”ایک احمدی کو اس خلق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔“

23/جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد کے پیش نظر جلسہ کے انتظامات میں مہمان نوازی سے متعلق قرآن مجید احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات اور پاکیزہ نمونوں کے حوالہ سے تاکیدی نصائح فرمائیں۔

30/جولائی 2004 بمقام اسلام آباد لندن برطانیہ جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کا تذکرہ اور شرکا جلسہ کے لئے اہم ہدایات فرمائیں۔ اور جلسہ کی تقاریر کو پورے غور اور توجہ کے ساتھ سُننے کی طرف توجہ دلائی۔

6/اگست 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور احباب جماعت کو شکر کے موضوع پر نصائح فرمائیں۔

13/اگست 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو قرض کے لین دین کے متعلق اسلامی تعلیمات واحکامات سے آگاہ فرماتے ہوئے قرض کی ادائیگی میں سستی نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

20/اگست 2004ء بمقام منہائم جرمنی، احباب جماعت کو فلاح اور کامیابی کے حصول کے لئے مراتب ستہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لغویات سے گریز اور تربیتی مضامین پر ایک جامع اور پُر معارف خطبہ جمعہ دیا۔

27/اگست 2004ء بمقام بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی) اطاعت نظام اور وحدت کے متعلق قرآن مجید احادیث نبویہ اور اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں تاکیدی نصائح فرمائیں۔

3/ستمبر 2004ء بمقام سوئٹزرلینڈ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت کو اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دینے کی نصیحت فرمائی۔

10/ستمبر 2004ء بمقام بیت السلام برسلز بیلجیم احباب جماعت کو سبقت فی الخیرات، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

17. ستمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو آپس میں صلح اور محبت کا معاشرہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فوج میں داخل ہیں وہ صلح پھیلا دیں اس سے انکا دین پھیلے گا۔“ آج ہر احمدی کو صلح کاری کی بنیاد ڈالنے کے لئے آپس میں صلح کرنی ہوگی۔

24/ستمبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو قرآن مجید سیکھنے، سکھانے اس پر غور وفکر اور عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

1/اکتوبر 2004ء بمقام مسجد برمنگھم برطانیہ نماز باجماعت کا قیام، مساجد کو آباد کرنے اور نفلی عبادتوں کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

8/اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الرحمٰن گلاسکو (سکاٹ لینڈ، برطانیہ) احباب جماعت کو دعوت الی اللہ کے کام میں لگ جانے اور اس میدان میں تسلسل، مستقل مزاجی، حکمت اور دعاؤں سے کام لینے کی تلقین کی۔

15/اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، رمضان المبارک کے مہینہ میں اس کی برکات کے حصول اور تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے برمنگھم کی مسجد کے افتتاح بریڈفورڈ و ہارٹلے پول کی مساجد کے سنگ بنیاد کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

22/اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو رمضان المبارک میں عبادات اور دعاؤں پر کثرت سے توجہ دینے کی نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا۔ ”ہر احمدی عہد کرے کہ اس نے اپنے اندر نہ صرف رمضان میں بلکہ رمضان کے بعد بھی انقلابی روحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔“

29/اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے معتکفین کو حضور انور نے زریں ہدایات فرمائیں اور جماعت کو رمضان کے ماہ میں کچھ سجدے امتِ مسلمہ کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی۔

5/نومبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو تحریک جدید کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور مالی قربانیاں پیش کرنے، نو مبائعین اور واقفین نو بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی تحریک کی۔

12/نومبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے احباب جماعت کو جمعہ کی اہمیت اور برکات اور اسکو لازم پکڑنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ”احمدیوں کو جمعہ کی حاضری اور اس کی حفاظت کے لئے خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔“

19 نومبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے بجائے اپنے اور اپنی اولادوں کے لئے دعائیں کرنے اور احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں ستاری کی صفت اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

3/دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو عبادات بالخصوص نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا یہی عبادات ہیں جو ہمیں عاجزی میں بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔

10/دسمبر 2004ء حضور انور نے احباب جماعت کو کثرت سے درود شریف پڑھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

24/دسمبر 2004ء بمقام بیت السلام فرانس، حضور انور نے بیواؤں اور شادی کے قابل لڑکوں لڑکیوں کی شادی کروانے سے متعلق قرآن مجید، حدیث شریف اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حوالہ سے نہایت اہم تاکیدی نصائح فرمائیں۔

31/دسمبر 2004ء بمقام بیت السلام فرانس، جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو انصاف کے تقاضے پورا کرنے، مبلغین و واقفین زندگی کا ادب واحترام لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنے اور عہدیداران کے انتخاب اور عہدیداران و افراد جماعت کے حقوق کے متعلق گرانقدر نصائح فرمائیں۔

7/جنوری 2005ء بمقام سپین وقف جدید کے 48ویں نئے سال کا بابرکت اعلان اور احباب جماعت کو مالی قربانی کی طرف قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں توجہ دلائی۔

14/جنوری 2005ء بمقام مسجد بشارت، پیدروآباد (سپین) عبادات خصوصاً نماز کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا ”اگر تم نمازوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو گئے تو دنیا کی بے حیائی اور لغو باتوں سے بچے رہو گے۔ نیز سپین میں Valencia کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک فرمائی۔

21/جنوری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (خطبہ عیدالاضحیٰ)

28/جنوری 2005ء دورہ فرانس اور سپین اور سونامی لہروں سے متاثر افراد کی خدمات کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ اور سپین میں ایک اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش میں لگ جانے کی طرف توجہ دلائی۔

4/فروری 2005، مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ سے محبت اسکی وحدانیت کے لئے غیرت اور توحید خالص کے قیام کے لئے غیر معمولی تڑپ کے واقعات کا روح پرور تذکرہ فرمایا۔

11/فروری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، اور آپ کے صادق اور راستباز ہونے سے متعلق اپنوں اور غیروں کی مختلف گواہیوں کا تذکرہ فرمایا۔

18/فروری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ عبادات کی روشنی میں بیان فرمائی اور آنحضرتؐ کی ذات اقدس پر بعض جاہل اور متعصب افراد کی طرف سے لگائے جانے والے گھناؤنے الزامات کے ذیلی تنظیموں بالخصوص خدام ولجنہ کو جوابات دینے کی پر زور تحریک فرمائی۔

25/فروری 2005ء مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ سے متعلق بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلعم کے حسین نمونوں کو اپنانے اور آپ پر درود بھیجنے کی احباب جماعت کو تلقین کی۔

4/مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق قرآن کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی اور تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و فضائل کا احادیث نبویہ کے حوالہ سے پر معارف تذکرہ فرمایا۔

11/مارچ 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار سے متعلق دلربا واقعات کا حسین تذکرہ فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ ”سب سے بڑے عبدرحمان نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنکی قوت قدسی نے عبادالرحمان پیدا کئے۔“

18/مارچ 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جود وسخا کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی اور فرمایا جود وسخا کے یہ معیار نہ تو آنحضرتؐ کی زندگی سے پہلے دُنیا نے دیکھے اور نہ کبھی آئندہ دیکھے گی۔“

25/مارچ 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شوریٰ کے احکام کے حوالہ سے احباب کو جماعت کو بصیرت افروز ہدایات فرمائیں۔

1/اپریل 2005ء بیت الفتوح لندن، احادیث نبویہ کے حوالے سے نبی اکرم صلعم کی شکر گذاری کے خلق کا حسین تذکرہ اور اسکو اپنانے کی نصیحت فرمائی۔

8/اپریل 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے رخشندہ پہلو توکل علی اللہ پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ

ارشاد فرمایا اور فرمایا ''توکل کا عملی نمونہ ہمارے نبیؐ ہیں متوکل بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان سے پہلے متبتل ہو۔

15/اپریل 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرتؐ کی مریضان کی عیادت کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرماتے ہوئے ذیلی تنظیموں کو مریضوں کی عیادت کے لئے خصوصاً پروگرام بنانے کی تحریک فرمائیں۔

22/اپریل 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جرأت و بہادری کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔

29/اپریل 2005ء بمقام مسجد احمدیہ نیروبی (کینیا، مشرقی افریقہ) نمازوں کا قیام اور اعلیٰ اخلاق پر قائم ہونے کے لئے احباب جماعت کو تاکیدی نصائح فرمائیں۔

13/مئی 2005ء حضور پر نور نے مسجد سلام دارالسلام تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو کماحقہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی۔

20/مئی 2005ء بمقام جنجہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) احباب جماعت کو کثرت سے توبہ اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی۔

27/مئی 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، خلافت اور نظام خلافت کی برکات کے متعلق قرآن مجید احادیث نبویہ کے حوالہ سے بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

3/جون 2005ء احباب جماعت کو انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ مالی سال کے اختتام کے حوالہ سے چندہ جات کی ادائیگی اور شادی بیاہ کے موقعہ پر اسراف سے بچنے کی تلقین اور مریم شادی فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

10/جون 2005ء بمقام وینکوور کینیڈا، وینکور کینیڈا میں تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد کے حوالہ سے احباب جماعت کو اللہ کی خالص عبادت کے قیام اور اپنے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا کرنے کی نہایت اہم ہدایات فرمائیں۔

17/جون 2005ء بمقام کیلگری (کینیڈا) مساجد میں عبادتوں کے قیام اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

24/جون 2005ء کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسوں میں شرکت کرنے والے مہمانوں اور میزبانوں کو بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ اور مغربی ملکوں میں عائلی جھگڑوں کے افسوسناک واقعات میں اضافہ پر تشویش کا اظہار اور ان تلخیوں کو مٹانے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کے لئے اہم تاکیدی نصائح فرمائیں۔

1/جولائی 2005ء حضور انور نے ٹورانٹو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو نظام خلافت و نظام جماعت سے احترام اور وفا کا تعلق رکھنے کی بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

8/جولائی 2005ء بیت الفتوح لندن، دورہ کے مختصر ایمان افروز حالات سنائے اور احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ پیش فرمائی اسکو اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے ہوئے دوسروں کو بھی اس سے روشناس کرنے کی تلقین فرمائی۔

15/جولائی 2005ء بیت الفتوح لندن، امانت، دیانت اور عہدوں کی پابندی کے متعلق آنحضرت صلعم کی سیرت کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔

22/جولائی 2005ء بیت الفتوح لندن جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں اور میزبانوں کو نصائح فرمائیں۔

29/جولائی 2005ء بمقام جلسہ گاہ جلسہ برطانیہ کے مہمانوں کو بہترین رویہ اختیار کرنے جلسے کی برکات اور دعاؤں سے جھولیاں بھرنے اور جلسہ کے جملہ پروگراموں سے مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

5/اگست 2005ء بیت الفتوح لندن، جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا:

''ہم اسلام کے سفیر ہیں اور محبت کی تعلیم کے سفیر ہیں پس ہمیں ہمیشہ شکر کے جذبات سے معمور رہ کر اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش کرتے رہنی چاہئے۔''

12/اگست 2005ء حضور انور نے آنحضرتؐ کی حیات طیبہ کے پہلو سادگی، قناعت پر روشنی ڈالی۔

19/اگست 2005ء حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو بیان کیا اور فرمایا کہ حسن خلق کے یہی معیار ہیں جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔

26/اگست 2005ء حضور انور نے خلافت سے مضبوطی سے وابستہ رہنے آپسی پیار و محبت کو قائم رکھنے، شرائط بیعت کو ہمیشہ دھیان میں رکھنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

2/ستمبر 2005ء مسجد بیت الرشید ہمبرگ جرمنی، نظام خلافت اور نظام جماعت سے عہد و وفا کا سلوک قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور نظام جماعت و نظام خلافت اور حضرت محمد ﷺ حضرت مسیح موعودؑ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو سب محبتوں سب رشتوں پر غالب رکھنے کی تلقین فرمائی۔

9/ستمبر 2005ء مسجد نصرت جہاں ڈنمارک، احباب جماعت و عہدیداران کو اپنا جائزہ لینے اور ایمان کی حفاظت اور پختگی کے سامان پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

23 ستمبر حضور نے اوسلو ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔

7 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی اہمیت و برکات بیان فرمائیں

14 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ ارشاد فرمایا اور پاکستان میں آنے والے زلزلہ سے متاثرین کی مالی امداد کی طرف توجہ دلائی۔

21 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کے حوالہ سے تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔

28 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان میں عبادات کی طرف توجہ دلائی۔

6 نومبر کے خطبہ میں بیت الفتوح میں رمضان المبارک میں دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

11 نومبر حضور نے مسجد ناصر ہارٹلے پول میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا اور تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا

18 نومبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو معاشی و معاشرتی طور پر اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

25 نومبر بیت الفتوح میں خطبہ ارشاد فرمایا اور شادی بیاہ کے موقعہ پر رسم و رواج سے بچنے اور اعلیٰ اسلامی روایات قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

8 دسمبر ماریشس میں خطبہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

16 دسمبر مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ ارشاد فرمایا اور توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی۔

اہل ربوہ کے نام

یہاں کے باسی
محبتوں کے، حقیقتوں کے
شرافتوں کے صداقتوں کے
امین سارے غلام سارے
چناب جیسا جگر ہے ان کا
چناب جیسا شباب ان کا
چمن کے کانٹے تمام اُن کے
چنبیلی ان کی گلاب ان کا
جو آج ہیں بے مقام ٹھہرے
ملیں گے ان کو مقام سارے
یہاں کے باسی
حقوق اپنے تمام چھوڑے
مگر فرائض سے منہ نہ موڑا
زمیں کے سارے بھلا کے رشتے
خدائے واحد سے ناطہ جوڑا
خدا کا ہی ہوگیا جو، ان کے
خدا ہی کرتا ہے کام سارے
یہاں کے باسی
یہاں کے باسی جو شب کا آخر
بھی سر بہ سجدہ گذارتے ہیں
درود کی مے کو اپنے سینے میں
لحظہ لحظہ اتارتے ہیں
سلام و سجدہ سے قائم ان کی
رگوں کے قدسی نظام سارے
یہاں کے باسی
محبتوں کے حقیقتوں کے
شرافتوں کے صداقتوں کے
امین سارے غلام سارے

(عبدالکریم قدسی ربوہ)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو نہایت ضروری ارشادات

تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے'' (خطبہ جمعہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵)

اسی طرح احباب جماعت کو مخاطب کرتے حضورؓ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور اُن کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے ...... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں''۔ (خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

تمام عہدیداران جماعت اور احباب جماعت سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کون کون سے دوست ہیں جو اس بابرکت الٰہی تحریک میں حصہ لینے سے ابھی تک محروم ہیں انہیں اس میں شامل کریں

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

بقیہ صفحہ (22)

آپ مشرقی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں جس طرح نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے، اور ہم حلقہ کی صورت میں سب حاضرین بیٹھ جاتے ہیں۔ مسجد میں چونکہ انبیاء علیہم السلام ہی پھر رہے تھے اسلئے جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردگرد بیٹھے ہیں وہ غالباً ان انبیاء علیہم السلام میں سے ہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں تشریف فرما ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ سے خاص طور پر ایک سوال کرنے کے لئے آپ کو تلاش کر رہا تھا۔ اور وہ سوال میں یہ ہے کہ:

"قادیان واپسی کب ہوگی؟"

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے لطف کے ساتھ جبکہ آپ کے چہرے پر خاص التفات کے آثار ہیں فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسی کی تیاری کے لئے تو ہے۔ اور یہ سب انبیاء اسی لئے تو جمع ہیں۔"

اور اسی پر یہ رؤیا ختم ہوگئی

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ رؤیا کی تعبیر کے کچھ حصے حضور رحمہ اللہ کے سفر کے ذریعہ پورے ہو گئے۔ اور کچھ کے مستقبل میں پورے ہونے کے راستے ہموار ہو گئے، ان شاء اللہ تعالیٰ بقیہ حصے اپنے وقت پر پورے ہو جائیں گے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ (66)

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں داخل ہو چکی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں خلافت کے بابرکت، پرشفقت حصارِ عافیت میں ہر احمدی خود کو محفوظ سمجھ رہا ہے۔ خلافت کی بدولت ہمیں وحدت نصیب ہے اور یہی جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز ہے اسی کی برکت سے نورِ نبوت تمام دنیا میں پھیلتا چلا جا رہا ہے اور ہر خوف امن میں بدلتا جا رہا ہے آج دنیا میں فقط جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو حضرت رسول اکرم صلعم کے حکم پر دل و جان سے عمل پیرا ہے آپؐ نے فرمایا:۔

ان حالات میں اگر تم زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ دیکھو تو اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ خواہ اس کی پاداش میں تمہارا جسم لہولہان ہو جائے اور تمہارا مال چھین لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ 403)

آخر میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ اقتباس پیش ہے جسمیں آپؒ تمام عالم اسلام کو بڑے ہی دردمندانہ انداز میں خلافت حقہ اسلامیہ کی مؤید من اللہ قیادت کے زیر سایہ آنے کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اس کے بغیر اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے پیدا فرمایا ہے پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ سیادت سے اپنا تعلق باندھو خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن و فلاح کی راہ باقی نہیں۔

اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا ہے واپس آؤ توبہ استغفار سے کام لو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں خواہ معاملات کتنے ہی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرتسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اگست 1990ء)

پھر فرماتے ہیں

"یاد رکھیں آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور امت واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کے نصیب میں نہیں ہو سکتا میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے غلاموں کو امت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے جو اس سے تعلق کاٹ لے گا اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 1993ء)

ہم تمام مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ میں دعوت دیتے ہیں۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

بقیہ صفحہ (61)

پورٹ روانہ ہوا۔

نائیجیریا میں حضور کا مختصر قیام تھا عشاق پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ محبت و اخلاص کے عجیب نظارے دیکھنے میں آئے جب تک جہاز فضا میں بلند نہیں ہوا احباب ایئر پورٹ پر موجود رہے۔

14.4.04 صبح ۵ بج کر ۲۵ منٹ پر حضور لندن ایئر پورٹ پر پہنچے امیر صاحب اور احباب جماعت نے استقبال کیا۔ حضور بیت الفضل لندن روانہ ہوئے مسجد فضل سے استقبالیہ تقریب لائیو نشر کی گئی۔ ☆☆☆

بقیہ صفحہ (50)

میں گزارنے کے بعد سپین کی مسجد البشارت کے سنگ بنیاد کے بعد اپنے روح پرور خطاب میں دنیا کو بتایا:

"مسجد ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ بلحاظ انسان سب برابر ہیں اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہئے انسانیت کا یہی تقاضا ہے"

(دورہ مغرب صفحہ 544 مرتبہ جناب مولانا مسعود احمد خاں صاحب دہلوی مدیر الفضل شائع کردہ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ اشاعت 1981ء)

نظام نو کی تعمیر کا روح پرور نظارہ

الوصیت کے نظام نو کی تعمیر ی بدولت امن عالم کی کیفیت کیا ہوگی اور مستقبل کی دنیا کا معاشی سماجی انفرادی اور اجتماعی نقشہ کیا ہوگا؟ اس کی روح پرور تصویر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسی لیکچر کے آخر میں درج ذیل الفاظ میں کھینچی ہے۔

"جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی، اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم سے قوم لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

(نظام نو صفحہ 130)

جدید مغربی خاکہ اور نظام الوصیت میں خطِ امتیاز

بالآخر یہ بتانا ضروری ہے کہ مسٹر سموئیل کے خاکہ میں مغربی تہذیب کو کلیدی حیثیت حاصل ہے جس کا عروج منظم اور عالمگیر تشدد کا رہین منت ہے چنانچہ انہیں یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ

"مغرب نے اپنے خیالات، اقدار اور مذہب (جو دوسری تہذیبوں کے بہت کم لوگوں نے قبول کئے) کی برتری کی وجہ سے دنیا کو فتح نہیں کیا بلکہ منظم تشدد کرنے میں برتری کے باعث فتح کیا۔ اہل مغرب اس حقیقت کو اکثر بھول جاتے ہیں غیر مغربی کبھی نہیں بھولتے" (صفحہ 59)

اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبل از وقت خبر دی کہ الوصیت کا نظام نو تشدد سے نہیں دلوں کو فتح کرنے سے برپا ہوگا چنانچہ فرمایا:۔

"میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اُس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمالِ صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں۔ اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شائد انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب دنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا"۔

(پیغام صلح صفحہ 385)

ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

☆☆☆

زکوٰۃ

☆۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ایئرپورٹ کینیڈا کے لاؤنج میں کینیڈا کی معزز شخصیات حضرت امیر المؤمنین کا استقبال کرتے ہوئے ان میں آنریبل JUDY SGRO (فیڈرل منسٹر آف امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ) آنریبل JOEVOLPE (فیڈرل منسٹر آف ہیومن ریسورسیز) آنریبل JEAN AUGUSTINE (فیڈرل منسٹر آف ملٹی کلچرازم) آنریبل MARIA MINNA (ایم پی، سابقہ منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن)

مختلف ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کے مناظر

جلسہ سالانہ کینیڈا 2005 کا دلنشین منظر، حضرت امیر المؤمنین خطاب فرماتے ہوئے

جلسہ سالانہ غانا 2004 کا دلکش منظر

جلسہ سالانہ نائیجیر 2004 یامیں تیس ہزار سے زائد احباب اپنے آقا کی زیارت کے لئے جمع ہوئے، حاضرین کا

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مغربی افریقہ 2004 کے دوران ملک بینن کے 'پارہ کو' شہر میں دستی بیعت لیتے ہوئے۔

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے مناظر

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel. (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R N 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 54 Tuesday 20/27 Dec. 2005 Issue No. 51-52

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا بھارت میں ورود مسعود

سیدنا حضرت امیر المومنین دہلی ایئرپورٹ سے باہر تشریف لاتے ہوئے

دہلی ایئرپورٹ پر حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے جماعتی نمائندگان

حضور انور دہلی قیام کے دوران سپیکر پارلیمنٹ مسٹر سومناتھ چیٹر جی کی درخواست پر
ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ملاقات اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش کا ایک منظر

دہلی میں حضور انور کی پریس میٹنگ

لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت لدھیانہ حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے۔

جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ چیئرمین پولوشن کنٹرول بورڈ پنجاب
اور میونسپل کمیٹی قادیان کے اراکین آپ کے دفتر میں ملاقات کرتے ہوئے

درویشان قادیان اور احباب جماعت حضور انور کی تشریف آوری کے منتظر (16 دسمبر 05)

قادیان تشریف آوری پر حضور انور مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ السلام پر دُعا کرتے ہوئے۔

مزار مبارک پر دُعا کے بعد حضور انور دار المسیح میں تشریف لے جاتے ہوئے۔

درویشان قادیان اپنے محبوب امام کے ساتھ (16 دسمبر 05)

جناب پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر پی ڈبلیو ڈی و کلچرل امور پنجاب حضور انور سے ملاقات کرتے ہوئے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسجد اقصیٰ قادیان میں
تاریخی خطبہ جمعہ جو پہلی بار قادیان سے M.T.A کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک لائیو نشر ہوا۔

بابا آیا سنگھ ریاڑکی کالج تتلہ وال کی طالبات اپنے پرنسپل و سٹاف کیساتھ
حضور انور کی زیارت کیلئے آئیں۔ حضور انور طالبات کو تحفۂ قلم عطا فرماتے ہوئے۔

حضور انور زی ٹی وی اور دیگر نمائندگان کو انٹرویو دیتے ہوئے